حضور سیدنا غوث الاعظم ؓ کے اسمائے گرامی پر جامع شرح

تفریح الخاطر
فی
شرح اسماء عبدالقادر

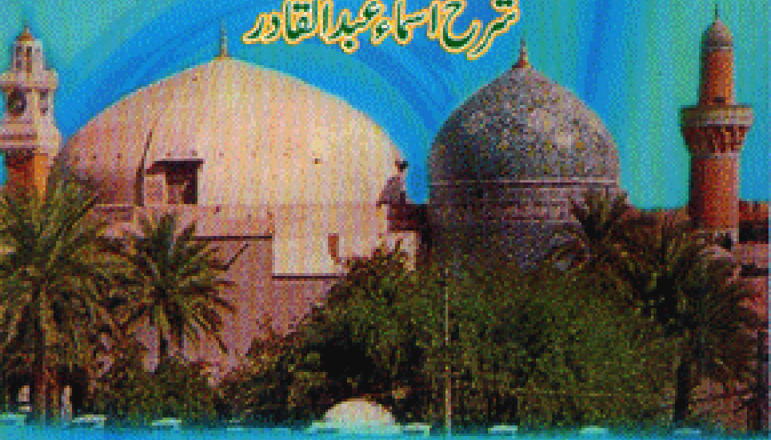

حضرت علامہ مولانا مفتی ابو صالح

محمد فیض احمد اویسی

قادریہ پبلشرز کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

تفریح الخاطر میں لکھتے ہیں، روایت ہے کہ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ننانوے نام ہیں اور آپ ایسے قطب ہیں کہ آپ کے مرتبہ کا کوئی قطب نہیں۔

آپ کے ننانوے نام ہیں وہ یہ ہیں:۔

عبدالقادر	سیّد	مؤید	کریم	عظیم	شریف	ظریف	امام	ہمام
سالک	ناسک	مؤمن	مؤقن	منعم	مکرم	طبیب	طیب	مطیب
جواد	منقاد	قائم	صائم	عابد	زاہد	ساجد	واجد	جیلی
حنبلی	نقی	کامل	باذل	ذکی	صفی	جمیل	جلیل	ماض
مناص	سعید	رشید	سخی	وفی	پارسا	نقیب	نجیب	خاضع
خاشع	صاحب	ثاقب	وارث	حارث	وارع	بارع	فائق	لائق
راسخ	شامخ	ولی	خفی	ظاہر	طاہر	مطیع	منیع	لبیب
حبیب	شاہد	راشد	زائد	قائد	بصیر	منیر	سراج	تاج
فائح	فاتح	مقرب	مہذب	خلیل	دلیل	صادق	حاذق	سلطان
برہان	حسنی	حسینی	عالم	حاکم	معین	مبین	مصباح	مفتاح
شاکر	ذاکر	ملاذ	معاذ	صالح	ناصح	فالح	واضح	محی الدین

(تفریح الخاطر، صفحہ ۵۴، ۵۵ مطبوعہ مصر)

نوٹ...... روزانہ یا گاہے گاہے پڑھنا موجب برکات ہے پڑھ کر دعا مانگنے سے دعا مستجاب ہوگی۔ ضروری ہے کہ ہر اسمِ اقدس سے پہلے **سیّدنا** اور اس کے بعد **رضی اللہ تعالیٰ عنہ** ضرور پڑھا جائے۔ (اویسی غفرلہٗ)

شرح الاسماء

حضرت امام السمہودی قدس سرہٗ خلاصۃ الوفاء اور وفاء الوفاء میں لکھتے ہیں کہ کثرۃ الاسماء تدل علی شرافۃ المسمّٰی اسماء کی کثرت مسمی کی شرافت اور بزرگی پر دلالت کرتی ہے اسی قاعدہ کے پیش نظر آپ نے مدینہ طیبہ کے اسماء مبارکہ کی شمار مع شرح وفاء الوفاء میں تحریر فرمائی جسے فقیر نے اپنی تصنیف محبوبِ مدینہ میں مفصل لکھا ہے اسی قاعدہ پر سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصانیف اور آپ کے متعلق مناقب و کمالات و کرامات پر لکھی گئی کتب سے آپ کے اسماء کثیر التعداد میں ثابت ہیں فقیر وفاء الوفاء علامہ سمہودی قدس سرہٗ کے نہج پر حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسماء مبارکہ مع شرح لکھنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے اور چونکہ یہ مضمون خاصہ طویل ہوگیا ہے اسی لئے اس کا نام نزهة النواظر فی شرح اسماء عبدالقادر تجویز کرتا ہے۔

وما توفیقی الا باللّٰہ العلی العظیم وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ الکریم

وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

مدینہ طیبہ۔ جمادی الاوّل ۱۴۱۹ھ

اسماء سیّدنا عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صفاتی اسماء مبارکہ کی تعداد کتب تاریخ اور آپ کی سیر و مناقب سے بکثرت حاصل ہو سکتے ہیں۔ لیکن فقیر صرف ننانوے اسماء مبارکہ پر اکتفا کرتا ہے۔ چونکہ اسماء الٰہیہ و اسماء نبویہ کی مشہور تعداد یہی ہے اسی لئے اسی نہج پر فقیر بھی حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ننانوے اسماء مبارکہ پر اکتفا کرتا ہے۔

نوٹ...... اس کے تتمہ میں مزید چند دیگر اسماء محض شہرت کی وجہ سے لکھ کر ان کی بھی شرح عرض کی جائے گی مثلاً دستگیر، پیر پیراں، میر میراں وغیرہ وغیرہ اور یہ شرح فقیر کی تصنیف غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ یعنی شرح حضور غوثِ اعظم کا باب اوّل ہے اور عاشقانِ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں نذر......

گر قبول افتد زہے عز و شرف

یہی آپ کی علمیت ہے آپ کی کنیت ابو محمد ہے امام شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ابو صالح کنیت لکھی وہ غلط ہے لیکن یہ امام شعرانی قدس سرہ کا قول نہیں بلکہ مدسوس ہے جیسا کہ آپ کی تصانیف میں بکثرت غلط اقوال درج ہوئے ہیں۔ تحقیق دیکھئے فقیر کی کتاب تحقیق الاکابر فی قدس الشیخ عبدالقادر۔ اس کے علاوہ باقی اسماء صفاتی ہیں اور آپ خود اپنے نام کیلئے اپنے مشہور قصیدہ مبارکہ (غوثیہ) میں فرماتے ہیں، **عبدالقادر آلمشهور اسمي۔ وجدی صاحب العین الکمال**

میرا نام عبدالقادر مشہور و معروف اسم ہے اور میرے نانا پاک حضور نبی پاک شہ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صاحبِ کمال اور چشمہ کمال کے مالک ہیں......اس شعر کی شرح تو ہم نے شرح قصیدہ غوثیہ شریف میں لکھ دی ہے یہاں اسم عبدالقادر کے متعلق عرض کرنا ہے۔

حضرت مولانا عبدالمالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بعض کتب میں لکھا ہے کہ اسم پاک عبدالقادر میں وہ تاثیر ہے جو اسمِ اعظم میں ہے اسی لئے اہل عقیدت اسم عبدالقادر کو اسمِ اعظم کہتے ہیں۔ (اس کی مزید تفصیل **وظیفة شیأ لله** میں آئے گی اِن شاءاللہ تعالیٰ)

مولانا غلام غوث مرحوم نے اسی تاثیر کے پیشِ نظر فرمایا ؎

نام تو با اسم اعظم است ہم رنگ شرف
از مع نازم تو اعجاز مسیحائی کنم

(شرح قصیدہ غوثیہ، صفحہ ۱۵۸)

تحقیق اسم اعظم

حضرت شیخ موئدالدین جندی قدس سرہ فرماتے ہیں، وہ اسم اعظم کہ جس کا ذکر مشہور ہو گیا ہے اور جس کی خبر چار سو پھیل چکی ہے اور جس کا چھپانا لازم اور ظاہر کرنا حرام ہے وہ حقیقۃً ومعنیً عالم حقائق سے ہے اور صورۃً ولفظاً عالم صورۃ و الفاظ سے ہے۔ جمیع حقائق کمالیہ سب کی سب جمع احادیث کا نام حقیقت ہے اور اس کا معنی وہ انسان کامل ہے جو ہر زمانہ میں ہوتا ہے یعنی وہ قطب الاقطاب جو امانتِ الٰہی کا حامل اور اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہوتا ہے اور اسمِ اعظم کی صورت ولی کامل کی ظاہری صورت کا نام ہے۔

فائدہ......اسم اعظم کا علم سابقہ امم پر حرام کر دیا گیا تھا جب تک کہ حقیقتِ انسانیہ کا اپنی اکمل صورت میں ظہور نہ ہوا۔ بلکہ اس کا ظہور اس زمانہ کے کامل کی قابلیت پر موقوف تھا۔ جب اسمِ اعظم کا معنی اور اس کی صورت رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وجودِ مقدس سے پایا گیا تو محض اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے اسمِ اعظم کا علم مباح فرما دیا۔ (روح البیان سورۂ فاتحہ)

عالمِ ارواح

عالمِ ارواح میں بھی آپ اسی اسم مبارک سے مشہور تھے یہاں تک کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شبِ معراج آپ کے اسی اسم مبارک سے متعارف کرایا گیا۔ عالمِ ارواح کے بیانات علیحدہ مستقل ایک باب میں عرض کئے جائینگے۔ اِن شاءَ اللہ عزّ وجل

بشارات

حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت سے پہلے اور بعدِ ولادت آپ کو اسی اسم مبارک سے یاد کیا گیا۔ اس کی تفصیل آئے گی۔ اِن شاءَ اللہ تعالیٰ

پیدائش

آپ کی ولادتِ باسعادت کے بعد یہی اسم مبارک آپ کیلئے منتخب ہوا اور دائماً یہی اسم مبارک آپ کا علم مقرر ہوا اور اب انسانوں، جنّوں، حیوانات، ملکوت وملک کے ذرّہ ذرّہ میں یہی اسم مبارک آپ کیلئے مشہور ہے اور تا قیامت پھر قیامت اور جنت میں اسی نام سے آپ کو پکارا جارہا ہے اور پکارا جائے گا۔

سیّدنا السیّد رضی اللہ تعالٰی عنہ

لغوی معنی ہے سردار اور عرف میں اولادِ فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا ایک فرد' اس کے متعلق آنے والے ابواب میں تفصیل آئے گی۔ یہاں ہم بمعنی سردار کی تفصیل اجمالی طور عرض کرتے ہیں۔ آپ کی سرداری بایں معنی کہ آپ برگزیدہ ہیں تو اس معنی پر آپ کو ساداتِ انبیاء علیہم السلام اور ملائکہ اور جملہ اولیاء کرام و عوام سب سردار مانتے ہیں۔

اور اپنے آپ سے فوق کا معنی ہے تو قدمی علی رقبة الخ میں اس کی تفصیل آئے گی۔

علامہ سیّد مکی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

آپ نے عربی میں السیف الربانی فی عنق من اعتراض علی الغوث الجیلانی تحریر فرمائے اس کے صفحہ ۷۸ تا ۹۲ میں قدمی علی رقاب اولیاء اللہ عجیب و غریب بحثیں لکھی ہیں چونکہ وہ سوالات و جوابات سے متعلق ہیں اسی لئے فقیر نے دوسری تصنیف میں 'اقدام محی الدین' نقل کیے ہیں۔

علامہ آفندی بغدادی (پروفیسر جامعہ عباسیہ بہاولپور)

حضرت مولانا آفندی بغدادی مرحوم نے فرمایا کہ غرض جو اولیاء اللہ زندہ تھے وہ اپنے جسموں کے ساتھ اور جو وفات شدہ تھے وہ اپنی روحوں کے ساتھ اس مجلس انور میں حاضر تھے۔ رجال الغیب اور فرشتے باادب اس مجلس میں کھڑے ہوئے تھے۔ کئی صفیں ہوا میں کھڑی تھیں اور روئے زمین پر کوئی ایسا ولی اس وقت نہ تھا جس نے آنجناب کے قول کے سامنے گردن تسلیم خم نہ کی ہو۔ (رسالہ شہ جیلان)

علامہ فاضل کلانوری

حضرت شاہ حبیب اللہ چشتی فرمودہ کہ مشہور آنست کہ مراد اولیائے ہمہ عصر اند یعنی مشہور یہ ہے کہ اس سے ہر زمانہ کے اولیاء مراد ہیں۔ (مقدمہ شرح قصیدہ غوثیہ، صفحہ ۱۱ بحوالہ رموزِ خمریہ)

مولانا عبدالمالک مشیر مال بہاولپور

حضرت (غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا تھا قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ جس کی طاعت میں تمام اولیاء وغیرہ نے کشف سے معلوم کر کے سنتے ہی اسی وقت اپنی گردنیں جھکالی تھیں۔

اتنا ہوں تیری تیغ کا شرمندۂ احسان سر میرا تیرے سر کی قسم اُٹھا نہیں سکتا

مسئلہ......قدم ایک مشہور مسئلہ ہے جس کی تفصیل کئی کتابوں میں درج ہے مستند علماء اور ثقاۃ، فضلاء کی روایات سے اس واقعہ کو ثابت کیا گیا ہے یہاں تک کہ مختلف ممالک میں ایک ہی وقت جس جس ولی نے حضرت کے اس فرمان پر سر تسلیم خم کیا ان کے نام بھی مذکور ہیں حقیقت یہ ہے کہ جس طرح ہم ظاہری حواس سے چیزوں کو دیکھتے ہیں اور آوازوں کو سنتے ہیں جو ہمارے حواس سے باہر ہیں۔ جب ہم جانتے کہ خوردبین ودُوربین سے ایسی چیزوں کو دیکھ سکتے ہیں جو آنکھ سے دکھائی نہیں دیتیں تو پھر عالم کشف ورویا سے انکار کرنا جہالت نہیں تو اور کیا ہے۔ (شرح قصیدہ غوثیہ، صفحہ ۱۹۵ مطبوعہ لاہور)

شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ

آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کبریٰ اور ولایتِ عظمیٰ کا مرتبہ عطا فرمایا۔ فرشتوں سے لے کر زمینی مخلوق تک آپ کے کمال، جلال اور جمال کا شہرہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے بخشش کے خزانوں کی کنجیاں اور جسمانی تصرفات کے لوازم واسباب آپ کے اختیار و اقتدار میں دے دیئے ہیں اور تمام اولیاء اللہ کو آپ کا مطیع و فرمانبردار بنادیا تھا غرضیکہ تمام اولیائے وقت حاضر وغائب قریب وبعید ظاہر و باطن سب کے سب آپ کے فرمانبردار و اِطاعت گذار تھے اور آپ تمام اولیاء کے سردار تھے کیونکہ آپ قطب الوقت سلطان الوجود امام الصدیقین حجۃ العارفین روح معرفت قطب الحقیقۃ خلیفۃ الوقت فی الارض وارث کتاب نائب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الوجود الجث نور الصرف سلطان الطریق اور متصرف فی الوجود علی التحقیق ہیں۔ (اخبار الاخیار)

متقدمین و متاخرین اور معاصرین

موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جناب غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کراماتِ جلیلہ میں قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ کا اعلان عظیم الشان معرکہ مانا جاتا ہے جب اس اعلان کی شہرت کائناتِ ارض کے تمام مشائخ وقت اور عظیم آئمہ آفاق تک پہنچی تو متقدمین نے اس اعلان کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا معاصرین کی گردنیں جھک گئیں اور دنیا کے تمام مشائخ خواہ حاضر تھے یا غائب ؟ چھوٹے تھے یا بڑے مشرق میں تھے یا مغرب میں غرضیکہ ہر ایک نے تصدیق و تائید کی ارباب حال نے تو اس اعلان پر بڑے لطیف اور نفیس انداز میں تبصرے کئے ہیں۔ (زبدۃ الآثار، صفحہ ۳۰)

ایضاً......حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل وکمالات کے موضوع پر متقدمین ومتاخرین نے قدمی ھذہ الخ پر اظہار خیال کیا ہے وہ حد وحساب سے باہر ہے مشائخ وقت اور متقدمین نے جس انداز میں بیان کیا ہے وہ آپ کے کمالات کی بڑی دلیل ہے۔ (ایضاً، صفحہ ۳۶)

تعارف شاہ عبدالحق قدس سرہ

دیوبندی حضرات کے مشہور عالم اشرف علی تھانوی ان کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ بعض اولیاء اللہ ایسے بھی گزرے ہیں کہ خواب میں یا حالتِ غیبت میں روزمرہ ان کو دربارِ نبوی میں حاضری کی دولت نصیب ہوتی تھی۔ ایسے حضرات صاحبِ حضوری کہلاتے ہیں۔ اُنہیں میں سے ایک حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (علیہ الرحمۃ) ہیں کہ یہ بھی اس دولت سے مشرف تھے اور صاحبِ حضوری تھے۔ (افاضات الیومیہ، جلد ۷)

غیر مقلدین کے مستند عالم ابراہیم میر سیالکوٹی بھی شیخ کے متعلق رقمطراز ہیں کہ (شیخ عبدالحق محدث دہلوی سے) مجھ عاجز (ابراہیم میر) کو علم و فضل اور خدمتِ علم حدیث اور صاحبِ کمالات ظاہری و باطنی ہونے کی وجہ سے حسنِ عقیدت ہے۔ آپ کی کئی ایک تصانیف میرے پاس موجود ہیں جن سے میں بہت سے علمی فوائد حاصل کرتا رہتا ہوں۔

شیخ عدی بن مسافر علیہ الرحمۃ

شیخ ابو محمد یوسف العاقولی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت شیخ عدی بن مسافر علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہوا تو شیخ عدی علیہ الرحمۃ نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کہاں کے رہنے والے ہیں تو میں نے عرض کیا کہ بغداد شریف کا رہنے والا ہوں اور سرکارِ غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مریدین میں سے ہوں تو آپ نے ارشاد فرمایا خوب خوب۔

طالبِ غوث الاعظم والے شالا رہن نہ کدی ماندی ہو

جنیدے اندر عشق دی رتی رہن سدا کر لاندے ہو

(یعنی) وہ تو قطبِ وقت ہیں۔ جبکہ اُنہوں نے قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله فرمایا تو اس وقت تین سو اولیاء اللہ اور سات سو رجال غیب نے جن میں سے بعض زمین پر بیٹھنے والے اور بعض ہوا میں اُڑنے والے تھے' اُنہوں نے اپنی گردنیں جھکا دیں پس یہ میرے نزدیک ان کی عظمت و بزرگی کیلئے کافی دلیل ہے۔ (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۹۔ قلائد الجواہر، صفحہ ۲۴)

شیخ احمد رفاعی علیہ الرحمۃ

شیخ ابومحمد یوسف العاقولی علیہ الرحمۃ ہی بیان کرتے ہیں کہ ایک عرصہ بعد میں حضرت شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ الباری کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور شیخ عدی علیہ الرحمۃ کا مندرجہ بالا مقولہ جو اُنہوں نے شہنشاہِ بغداد غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق فرمایا تھا بیان کیا تو آپ نے فوراً فرمایا صدق الشیخ عدی کہ شیخ عدی علیہ الرحمۃ نے بالکل سچ فرمایا ہے۔ (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۹۔ قلائد الجواہر، صفحہ ۲۴)

جب سرکار غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ فرمایا تو شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی گردن کو جھکا کر عرض کیا علی رقبتی میری گردن پر بھی' موجود حاضرین نے عرض کیا، حضورِ والا! آپ یہ کیا فرما رہے ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت بغداد شریف میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی نے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ کا اعلان فرمایا ہے اور میں نے گردن جھکا کر تعمیل ارشاد کی ہے۔ (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۹۔ قلائد الجواہر، صفحہ ۲۵)

مشائخ کی نیاز مندی

☆ حضرت شیخ علی بن ابی النصر الہیتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میں ایک دفعہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کیلئے بغداد گیا وہاں میں نے آپ کو اپنے مدرسہ کی چھت پر صلوٰۃ الضحیٰ پڑھتے پایا۔ اچانک خلاء میں جو میں نے نظر اُٹھا کر دیکھا تو مجھے رجال غیب کی چالیس صفیں دکھائی دیں جن میں سے ہر ایک صف میں قریباً ستر ستر شخص تھے ہر ایک شخص کھڑا تھا۔ میں نے اُن سے کہا کہ تم بیٹھتے کیوں نہیں؟ انہوں نے کہا کہ جب تک قطبِ وقت نماز سے فارغ ہو کر ہمیں اجازت نہ دیں گے ہم ہرگز نہ بیٹھیں گے کیونکہ وہ ہمارے سردار ہیں اُن کا قدم ہماری گردنوں پر ہے۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو سب نے بڑھ کر آپ کو سلام کیا اور آپ کے ہاتھوں کو بوسہ دیا۔ (بہجہ، صفحہ ۱۹)

☆ شیخ علی بن ابی نصر الہیتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے اصحابِ کبار کے ساتھ زریران سے حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کو آیا کرتے تھے۔ جب وہ بغداد کے قریب پہنچتے تو آپ اصحاب سے فرماتے کہ دریائے دجلہ میں غسل کر لو اور بعض دفعہ خود بھی اُن کے ساتھ غسل کرتے پھر اُن سے فرماتے کہ اپنے دِلوں کو صاف کرو اور خطرات کو روکو کیونکہ ہم سلطان کی خدمت میں حاضر ہونے کو ہیں۔

جب آپ بغداد میں داخل ہوتے تو لوگ آپ سے ملتے اور آپ کی طرف بھاگ کر آتے مگر آپ اُن سے فرماتے کہ شیخ عبدالقادر کی طرف بھاگو۔ جب آپ حضور غوثیت مآب رضی اللہ عنہ کے مدرسہ کے دروازہ پر پہنچتے تو اپنا پاپوش اُتار دیتے اور توقف فرماتے۔ جب حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کو پکارتے تو آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے۔

مشائخ جھاڑو بردار

شیخ ابوعمرو عثمان صریفینی ذکر کرتے ہیں کہ شیخ بقا بن بطو اور شیخ علی بن ابی النصر الہیتی اور شیخ ابوسعد قیلوی رضی اللہ عنہم سیّدنا شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مدرسے میں آیا کرتے اور اسکے دروازے میں جھاڑو دیتے اور چھڑکاؤ کرتے تو شیخ فرماتے بیٹھ جاؤ وہ عرض کرتے کیا ہمارے لئے امان ہے۔ شیخ فرماتے ہاں تمہارے لئے امان ہے پس وہ ادب سے بیٹھ جاتے۔ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سواری کے وقت ان میں سے جو حاضر ہوتا' وہ آپ کے آگے غاشیہ زین اٹھاتا اور اسے لے کر چند قدم چلتا آپ منع فرماتے وہ عرض کرتے کہ ہم اس فعل سے قربِ الٰہی طلب کرتے ہیں۔

راوی کا قول ہے کہ میں اکثر مشائخ عراق کو دیکھا کرتا کہ وہ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مدرسے یا خانقاہ کے پاس پہنچتے تو آستانہ مبارک کو بوسے دیتے۔ (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۱۶۰)

شیخ ابو محمد عبد اللہ الجوی قدس سرہ النورانی

آپ نے ۴۶۸ھ میں کوہِ حرو میں اپنی خلوت میں ارشاد فرمایا کہ عنقریب بلادِ عجم میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کی کرامات اور خوارق کی وجہ سے بہت شہرت ہوگی۔ اس کو تمام ارض الرحمٰن کے نزدیک مقبولیت نامہ حاصل ہوگی۔ اس کے وجود سے اہل زمانہ شرف حاصل کریں گے اور جو اس کی زیارت کرے گا' نفع اُٹھائے گا۔ (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۴۰)

شیخ محمد شبنکی علیہ الرحمۃ

فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے پیر کامل شیخ ابوبکر بن ہوارا علیہ الرحمۃ سے سنا کہ عراق کے اوتاد آٹھ ہیں: (۱) حضرت معروف کرخی (۲) امام احمد بن حنبل (۳) حضرت بشر حافی (٤) منصور بن عمار (٥) حضرت جنید بغدادی (٦) حضرت سری سقطی (۷) حضرت سہل بن عبداللہ تستری (۸) حضرت عبدالقادر جیلانی (علیہم الرضوان)۔ میں نے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ حضرت عبدالقادر جیلانی کون ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ شرفاءِ عجم میں سے ایک شخص بغداد شریف میں آکر سکونت اختیار کریگا اس کا ظہور پانچویں صدی میں ہوگا اور وہ شخص اوتاد، افراد اور اقطاب زمانہ سے ہوگا۔

شیخ ابو بکر بن ھوارا علیہ الرحمۃ

سے باسناد بیان کیا گیا ہے کہ ایک روز اُنہوں نے اپنے مریدین سے فرمایا، عنقریب عراق میں ایک عجمی شخص جو کہ اللہ تعالیٰ اور لوگوں کے نزدیک عالی مرتبت ہوگا اُس کا نام عبدالقادر ہوگا اور بغداد شریف میں سکونت اختیار کریگا۔ قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ کا اعلان فرمائے گا اور زمانہ کے تمام اولیاء اللہ اس کے مطیع ہوں گے۔

شیخ مسلمہ بن لغمۃ السروجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے کسی نے پوچھا کہ اس وقت قطبِ وقت کون ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ قطبِ وقت اس وقت مکہ مکرمہ میں ہیں اور ابھی وہ لوگوں پر مخفی ہیں، انہیں صالحین کے سواء دوسرا کوئی نہیں پہچانتا، نیز عراق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ عنقریب ایک عجمی شخص جس کا نامِ نامی اسمِ گرامی عبدالقادر ہوگا ظاہر ہوگا جس سے کرامات اور خوارقِ عادات بکثرت ظاہر ہوں گی اور یہی وہ غوث اور قطب ہونگے جو مجمع عام میں قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله فرمائیں گے اور اپنے اس قول میں حق بجانب ہونگے تمام اولیائے وقت آپ کے قدم کے نیچے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی ذات بابرکات اور ان کی کرامات کی تصدیق کرنے کی وجہ سے لوگوں کو نفع پہنچائے گا۔ ابن اہوار نے فرمایا کہ عراق کے اوتاد آٹھ ہیں: (۱) حضرت معروف کرخی (۲) امام احمد بن حنبل (۳) حضرت بشر حافی (٤) منصور بن عمار (٥) حضرت جنید بغدادی (٦) حضرت سری سقطی (۷) حضرت سہل بن عبداللہ تستری (۸) حضرت عبدالقادر جیلانی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)۔ ہم نے آپ سے دریافت کیا کہ عبدالقادر کون ہیں؟ آپ نے فرمایا عجمی شریف ہیں جن کا مسکن بغداد اور ظہور پانچویں صدی میں ہوگا اور وہ منجملہ صدیقین اوتاد افراد اعیان الدنیا اقطاب الارض ہوں گے۔ (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۱۳۴)

اسی طرح شیخ ابوبکر نے ایک روز اثنائے وعظ میں اولیائے کرام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ عراق میں ایک عجمی ظاہر ہوگا۔ اللہ اور بندوں کے نزدیک اس کا بڑا مرتبہ ہوگا۔ اس کا نام (سیّدنا شیخ) عبدالقادر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور مسکن بغداد ہوگا۔ وہ یہ کہے گا قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله (میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے) اور اُس وقت کے اولیاء اللہ اُس کے آگے سر جھکائیں گے۔ وہ اپنے وقت کا فرد ہوگا۔ (بہجہ، صفحہ ۴)

عزازین

شیخ عزازین [1] مستودع بطائحی نے ۵۴۹ھ میں فرمایا کہ بغداد میں ایک عجمی نوجوان شریف (سیّدنا شیخ) عبدالقادر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نام کا داخل ہوا ہے وہ عنقریب ہیبت ناک مقامات کی سیر کرے گا، اس سے بڑی بڑی کرامتیں ظاہر ہوں گی، وہ حال پر غالب ہوگا رفعت محبت میں بلند ہوگا، کچھ مدت کون اور مافی الکون اسکے سپرد ہونگے، اُسے تمکین میں قدم راسخ اور حقائق میں ید بیضا حاصل ہوگا اور وہ ان اربابِ مراتب میں سے ہوگا جو بہت سے اولیاء کو نصیب نہیں ہوئے۔ (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۱۴۰)

شیخ منصور

شیخ منصور [2] بطائحی کی مجلس میں سیّدنا شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا کہ ایک زمانہ آنے والا ہے کہ جس میں اُن کی ضرورت پڑیگی عارفین میں ان کا مرتبہ بلند ہوگا اور ان کی وفات اس حال میں ہوگی کہ وہ اُس وقت روئے زمین پر اللہ اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے محبوب ہوں گے پس تم میں سے جو اُس وقت کو پائے اُسے چاہئے کہ اُن کی حرمت کو ملحوظ رکھے اور ان کی تعظیم کرے۔ (بہجہ، صفحہ ۱۴۲)

---

[1] آپ مشہور مشائخ عراق میں سے ہیں۔ آپ سے جن ہم کلام ہوتے تھے۔ شیر و وحوش آپ سے اُنس رکھتے تھے اور پرندے آپ کی پناہ لیتے تھے۔ آپکا ارشاد ہے کہ جو اللہ سے اُنس رکھتا ہے اُس سے سب چیزیں اُنس رکھتی ہیں اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اس سے سب ڈرتے ہیں ایک دفعہ آپ کھجوروں کے باغ میں سے گزر رہے تھے کہ کھجوروں کو طبیعت چاہی۔ پس درخت خرما کی شاخیں اتنی جھک گئیں کہ آپ نے کھجوریں توڑ کر کھائیں پھر شاخیں اپنی اصلی حالت پر ہوگئیں۔ (بہجہ، صفحہ ۱۳۷)

[2] آپ اکابر مشائخ عراق میں سے ہیں۔ صاحبِ کرامات تھے۔ جب آپ کی والدہ حمل میں نسبی رشتہ کے سبب شیخ ابو محمد شنبکی کے ہاں جایا کرتی تھیں تو آپ کھڑے ہوجاتے تھے۔ آپ سے سبب پوچھا تو فرمایا کہ میں اس بچے کی تعظیم کیلئے کھڑا ہوتا ہوں جو ان کے پیٹ میں ہے کیونکہ وہ بچہ مقربین اور اصحابِ مقامات میں سے ہے۔

ابو الوفاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت تاج العارفین ابوالوفاء محمد کاکیس [1] ایک روز کرسی پر وعظ فرما رہے تھے کہ اتنے میں سیّدنا عبدالقادر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جو بغداد میں نو وارد تھے آپ کی مجلس میں آئے۔ تاج العارفین نے سلسلہ کلام قطع کر دیا اور شیخ کے نکال دینے کا حکم دیا فوراً تعمیل کی گئی تاج العارفین نے کلام شروع کیا پھر حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجلس میں داخل ہوئے۔ تاج العارفین نے سلسلہ کلام قطع کر کے شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نکالنے کا حکم دیا۔ پس شیخ نکال دیئے گئے۔ تاج العارفین کرسی سے اُترے اور آپ سے معانقہ کیا اور حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیشانی پر بوسہ دیا اور حاضرین سے فرمایا کہ اے اہل بغداد! اللہ کے ولی کیلئے کھڑے ہو جاؤ۔ میں نے جوان کے نکالنے کا حکم دیا تھا وہ اہانت کیلئے نہ تھا بلکہ اس لئے کہ تم ان کو پہچان لو۔ معبودِ حقیقی کی عزت کی قسم کہ اس کے سر پر جھنڈے ہیں جن کے پھریرے مشرق و مغرب سے تجاوز کر گئے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا، عبدالقادر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! اب وقت ہمارا ہے، یہ عنقریب تمہارا ہو جائیگا۔ عبدالقادر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! تجھے عراق عطا ہوا ہے۔ عبدالقادر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! ہر ایک مرغ بانگ دیتا ہے پھر چپ ہو جاتا ہے مگر تیرا مرغ قیامت تک بانگ دیتا رہے۔ پھر آپ نے اپنا سجادہ، قمیض، تسبیح، پیالہ اور عصا (سیّدنا) غوثِ اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو عطا کیا۔ جب مجلس ختم ہوئی اور تاج العارفین کرسی سے اُترے تو آخیر پایہ پر بیٹھ گئے اور (سیّدنا) شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر کہا، عبدالقادر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! جب تیرا وقت آئے تو اس پیری کو یاد کرنا اور اپنی داڑھی ہاتھ سے پکڑ لی۔ (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۱۴۴)

سیّدنا حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تاج العارفین قدس سرہ کی زیارت کو اکثر قلمینیا میں آیا کرتے تھے۔ جب تاج العارفین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) آپ کو دیکھتے تو کھڑے ہو جاتے اور حاضرین سے فرمایا کرتے کہ اللہ کے ولی کیلئے کھڑے ہو جاؤ اور بعض دفعہ آپ ملنے کیلئے چند قدم آگے بڑھتے اور کبھی فرماتے کہ جو شخص اس نوجوان کیلئے کھڑا نہ ہوا وہ اللہ کے ولی کیلئے کھڑا نہ ہوا۔ جب بار بار تاج العارفین سے امر ظہور میں آیا تو آپ کے اصحاب نے سبب دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اس نوجوان کا ایک وقت ہے جب وہ آئے گا تو ہر خاص و عام اس کے محتاج ہوں گے۔ میں تو گویا دیکھ رہا ہوں کہ وہ بغداد میں علی رؤس الاشہاد یہ کہہ رہا ہے اور وہ سچا ہے کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔ پس اس کے وقت میں اولیاء کی گردنیں اس کے آگے جھک جائیں گی۔ کیونکہ وہ اپنے وقت میں ان کا قطب ہوگا۔ اس لئے تم میں سے جو شخص اس وقت کو پائے اُسے چاہئے کہ اُس کی خدمت کو سعادت سمجھے۔

---

[1] آپ عراق میں پہلے تاج العارفین ہیں۔ آپ کے مریدین میں سے چالیس بزرگ صاحبِ حال تھے۔ آپ کا قول ہے کہ انسان شیخ نہیں بن سکتا جب تک کہ کاف سے قاف تک نہ جان لے۔ آپ سے دریافت کیا گیا کہ کاف و قاف سے کیا مراد ہے؟ فرمایا کہ اوّل کن کے ساتھ ابتدائے آفرینش سے لیکر مقامِ وتفوا مسئولون تک جو کچھ کونین میں ہے سب پر اللہ تعالیٰ شیخ کو مطلع کر دیتا ہے۔
ماہِ ربیع الاوّل ۵۰۱ھ میں قلمینیا میں آپ کا وصال ہوا۔

ابو النجیب سہروردی

شیخ ابوالنجیب عبدالقاہر سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ [1] کا بیان ہے کہ میں ۵۰۳ھ میں بغداد میں شیخ حماد دباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں تھا۔ ان دنوں میں سیّدنا شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی صحبت میں تھے' وہ آئے اور ادب سے شیخ حماد کے سامنے بیٹھ گئے۔ پھر اُٹھ کھڑے ہوئے۔ آپ کے اُٹھنے کے بعد شیخ حماد نے فرمایا، اس عجمی کا وہ قدم ہے جو اپنے وقت میں اولیائے زمانہ کی گردنوں پر ہوگا اور وہ حکم سے کہے گا کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے اور اس وقت کے اولیاء کی گردنین اس کے آگے جھک جائیں گی۔ (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۵)

شیخ عقیل

شیخ عقیل منجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ [2] سے دریافت کیا گیا کہ اس وقت کا قطب کون ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس وقت کا قطب مکہ مشرفہ میں پوشیدہ ہے' اولیائے کے سوا کسی کو معلوم نہیں اور عراق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہاں عنقریب ایک عجمی جوان شریف ظاہر ہوگا جو بغداد میں لوگوں کو وعظ کرے گا اور خاص و عام اس کی کرامت کو پہچانیں گے۔ وہ اپنے وقت کا قطب ہوگا اور کہے گا کہ میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے' اولیاء اللہ اپنی گردنیں اس کے آگے جھکا دیں گے۔ اگر میں اس کے زمانے میں ہوتا تو اپنا سر اس کے آگے جھکا دیتا۔ جو اس کی کرامت کی تصدیق کرے گا' اللہ تعالیٰ اُسے نفع دے گا۔ (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۵)

---

[1] آپ صاحبِ کشف وکرامات تھے۔ زنجان کے قریب شہر سہرورد میں ۴۹۰ھ میں پیدا ہوئے۔ جوانی میں تحصیل علم کیلئے بغداد آئے۔ مدرسہ نظامیہ میں حدیث کے اُستاد تھے اور مفتی بھی تھے مفتی العراقین وقدوۃ الفریقین آپ کا لقب تھا۔ بغداد میں ۵۶۳ھ میں انتقال فرمایا اور دریائے دجلہ کے کنارے پل کہنہ کے متصل اپنے مدرسہ میں دفن ہوئے۔ شیخ شہاب الدین سہروردی آپ کے بھتیجے ہیں۔ عوارف المعارف میں ان سے بہت کچھ منقول ہے۔ (بہجہ، صفحہ ۲۳۳ معجم البلدان تحت لفظ سہروردی)

[2] آپ مشائخ شام کے شیخ تھے۔ مقام منبج میں (جو حلب سے دس فرسنگ ہے) اُنچاس سال رہے اور وہیں انتقال فرمایا۔ آپکو طیار کہتے ہیں کیونکہ جب آپ نے منبج سے بلادِ مشرق کو جانے کا ارادہ کیا تو اسکے منارے پر چڑھ کر لوگوں کو پکارا۔ وہ آپ کی طرف آئے تو آپ ہوا میں اُڑے اور لوگ دیکھ رہے تھے۔ جب آپ کے پاس پہنچے تو آپ کو زمین پر پایا۔ آپ کو غواص بھی کہتے ہیں کیونکہ ایک دفعہ آپ اپنے پیر بھائیوں کی ایک جماعت کے ساتھ اپنے شیخ مسلمہ کی زیارت کو نکلے' جب دریائے فرات پر پہنچے تو ہر ایک نے اپنا اپنا سجادہ سطح آب پر بچھا دیا اور دریا کو عبور کیا، آپ نے اپنے سجادہ پر بیٹھ کر دریا میں غوطہ لگایا اور دوسری طرف جا نکلے اور آپ کی کوئی چیز نہ بھیگی۔ جب آپ کے مرشد نے یہ ماجرا سنا تو فرمایا کہ شیخ عقیل خواصین میں سے ہیں۔ آپ کی اور کرامات مشہور ہیں۔ (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۱۴۸)

شیخ حقی

شیخ ابواحمد عبداللہ بن احمد بن موسیٰ الجونی الملقب بالحقی نے ۴۶۸ھ میں کوہِ حرد میں اپنی خلوت میں فرمایا کہ سرزمین عجم میں عنقریب ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ جس کی کرامت کے سبب بڑی شہرت ہوگی۔ تمام اولیاء کے نزدیک اس کو قبولیتِ تامہ ہوگی۔ وہ کہے گا، میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔ اس وقت کے اولیاء اس کے قدم کے نیچے ہوں گے۔ اس کے وجود سے اہل زمانہ شرف پائیں گے جو اس کی زیارت کرے گا وہ نفع اُٹھائے گا۔ (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۴)

شیخ عدی

شیخ ابوالقاسم عمر بن مسعود بن ابی العزیز [1] کا بیان ہے کہ سیّدی مرشدی حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر شیخ عدی بن مسافر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعریف کیا کرتے تھے۔ اس لئے مجھے اُن کی زیارت کا شوق پیدا ہوا۔ میں نے اپنے شیخ سے اجازت طلب کی۔ انہوں نے اجازت دے دی۔ میں سفر طے کرکے کوہ ہکار میں آیا اور شیخ عدی کو بالس [2] میں اپنے زاویہ میں کھڑا پایا۔ مجھے دیکھ کر فرمانے لگے عمر! تو سمندر کو چھوڑ کر نہر کے پاس آیا ہے۔ عمر! شیخ عبدالقادر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اس وقت تمام اولیاء کی باگوں کے مالک اور تمام محبین کی سواریوں کے قائد ہیں۔ (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۱۵۳)

---

[1] آپ سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اکابر اصحاب میں سے ہیں۔ پہلے بزازی کی دوکان کیا کرتے تھے پھر چھوڑ کر زاویہ نشین ہوگئے۔ بڑے مشہور تھے۔ لوگ نذریں لیکر حاضر ہوا کرتے تھے۔ ۷ ارمضان ۶۰۸ھ میں آپ کا وصال ہوا۔ (قلائدالجواہر، صفحہ ۱۲۰)

[2] یہ شہر ملک شام میں دریائے فرات کے مغربی کنارے حلب ورقہ کے درمیان واقع ہے۔ علامہ یاقوت لکھتے ہیں کہ دریائے فرات مشرق کو ہٹتا رہا ہے یہاں تک کہ اب بالس سے چار میل مشرق کو ہے۔

شیخ ہیتی

شیخ علی بن ابی نصر الہیتی فرماتے ہیں کہ میں نے سیّدنا شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ شیخ معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر مبارک کی زیارت کی۔ آپ نے فرمایا، السلام علیک اے شیخ معروف (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) آپ ایک درجہ ہم سے آگے ہیں۔ پھر دوسری بار جو زیارت کی اور میں آپ کے ساتھ تھا تو فرمایا، السلام علیک اے شیخ معروف ہم دو درجے آپ سے آگے بڑھ گئے۔ شیخ معروف نے قبر میں سے جواب دیا، وعليك السلام يا سيّد اهل الزمان۔ (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۲۳)

اسی طرح دیگر اولیائے کرام نے آپ کی شان میں الفاظ ذیل استعمال کئے ہیں:۔

ريحانة اسرار الاولياء فی هذا الزمان و اقرب اهل الارض الى الله و اجهم اليه فی هذا العصر (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۱۶۲)

ريحانة الله فی الارض (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۱۶۵)

امام اهل الارض (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۱۶۷)

فرد الاحباب و قطب الاولياء فی هذا الوقت (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۱۷۳)

من صدور اهل حضرة القدس (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۱۸۰)

سيّد الاولياء والمقربين فی هذا حين (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۱۸۳)

امام الصديقين و حجة الله على العارفين (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۱۹۰)

خير اهل الارض فی هذا الوقت (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۱۹۶)

قائد ركب المحبين و قدوة السالكين (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۱۹۸)

اكمل اولاولياء اورع العلماء و اعلم العارفين و امكن المشائخ (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۲۱۳)

سيّد المحققين (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۲۲۱)

اعيان الدنيا واحد افراد الاولياء (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۲۳۲)

خير الناس فی زماننا هذا و سلطان الاولياء سيّد العارفين فی وقتنا (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۲۳۳)

(جملہ سلاسل تصوف کی وابستگی) ...... یہی وجہ ہے کہ جملہ سلاسل کے مشائخ نے حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور میں نذرانۂ عقیدت پیش کیا ہے نمونہ کے طور پر چند بزرگوں کی نظمیں پیش کرتا ہوں۔

سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ

یا غوثِ معظم نورِ ہدیٰ مختارِ نبی مختارِ خدا
سلطانِ دو عالم قطبِ علیٰ حیراں ز جیلاں ارض و اسماء

در بزمِ نبی عالی شانی، ستارِ عیوب مریدانی
در ملک والایتِ سلطانی اے منبعِ فضل و جود و سخا

چوں پائے نبی شد تاج سرت تاج ہمہ عالم شد قامت
اقطابِ جہاں در پیش درت افتاد جو پیشِ شاہ و گدا

معین کہ بغلام نام تو شد در یوزہ گر اکرام تو شد

(یہ لمبا قصیدہ ہے اختصار کے پیش نظر نمونہ کے چند اشعار لکھ دیے ہیں تفصیل دیکھنا چاہیں تو فقیر کی کتاب کلام الاولیاء فی مناقب غوث الوریٰ میں دیکھئے۔ اُویسی غفرلہ)

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ

قبلۂ اہل صفاء حضرت غوث الثقلین — دستگیر ہمہ جا حضرت غوث الثقلین
خاکپائے تو بود روشنیٔ اہلِ نظر — دیدۂ را بخش ضیاء حضرت غوث الثقلین
قطب مسکین بغلامی درت منسوب الست — داغ مہدش بغزا حضرت غوث الثقلین

شیخ نور اللہ سورتی علیہ الرحمۃ

گر نہ بنی در نبوت مصطفٰے راہمقریں — شیخ محی الدین ندارد ثانی خود نیزھم
لاتِ تصرفہا کہ خاص شان اوست — گر کسے خواہد بیاں کردن نگر در بیش وکم

شیخ ابو المعالی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

گر کسے واللہ بعالم از مئے عرفانی است — از طفیل شاہ عبدالقادر گیلانی است
ہست ہر دم جلوہ کر از چہرہ اش از حسنِ حسن — زانجمالش مصطفٰے را راحت ایمانی است

شیخ المحدثین عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

غوثِ اعظم دلیل راہِ یقیں بیقیں رہبر اکابرِ دیں
اوست در جملہ اولیاء ممتاز چوں پیمبر در انبیاء ممتاز

منکر پروردۂ نوال دیم عاجز از مدحت کمال رسیم
درد و عالم باوست امیدم ہست باوے امید جاویدم

خلاصہ......غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قدم تمام اولیاء کی گردنوں پر حق ہے جب آپ کو مرتبۂ غوثیت سے نوازا گیا اور خلعتِ محبوبی زیبِ تن فرمائی گئی تو ایک روز جمعہ کے دن وعظ فرماتے ہوئے برسرِ منبر اعلان فرمایا، قدمی ھذا علی رقبۃ کل ولی اللہ میرا یہ قدم اللہ کے ہر ولی کی گردن پر ہے۔ اس ارشاد کے سنتے ہی تمام ولیوں نے جو مجلس میں حاضر تھے اور جو حاضر نہ تھے اپنی گردنیں جھکا دیں یہاں تک کہ جو اولیاء ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے ان کی روحوں نے اور باپوں کے اصلاب اور ماؤں کی ارحام میں تھے اپنی گردنیں خم کر دیں اور تسلیم کیا کہ بے شک آپ کا قدم ہماری گردنوں پر ہے اور منادیٔ غیب نے تمام عالم میں ندا کر دی کہ تمام اولیاء عظام اور بزرگانِ انام حضور غوث الاعظم، محبوبِ سبحانی، قطبِ ربانی، شیخ عبدالقادر جیلانی کی اطاعت کریں اور ان کے ارشادات کو بسر و چشم بجالائیں۔ ایک روایت میں ہے کہ جس وقت آپ نے فرمایا کہ میرا قدم تمام اولیاء کی گردن پر ہے تو علی بن ہیتی بصد واحترام کھڑے ہوئے اور آپ کے منبر کے قریب پہنچ کر آپ کے قدموں کو اپنی گردن پر رکھا۔ اس کے بعد تمام اولیاء اللہ جو مجلس میں حاضر تھے اپنی گردنوں کو خم کیا اور جو عالمِ ارواح میں تھے یا عالمِ برزخ میں وہ مثالی صورتوں میں متمثل ہوئے۔ یہی جمہور کا مذہب ہے۔ اگر کوئی اس کے خلاف اقوال ہیں تو مرجوح ہیں۔ سیّدنا مجدد الف ثانی امِ ربانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی مذہب ہے۔ آپ کے مکتوب شریف سے جن حضرات کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ اس کا ازالہ فقیر نے اپنے رسالہ فیضِ جیلانی بر امامِ ربانی میں کر دیا ہے۔

سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقولہ قدمی ھذا علی رقبۃ کل ولی اللہ امرِ الٰہی تھا آپ نے از خود نہیں فرمایا اور نہ ہی عالمِ سکر میں فرمایا بلکہ صحو میں اور منبرِ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر ہزاروں کے مجمع میں اس کا انکار کرنا قلبی مرض (تعصب سلسلہ یا کسی اور وجہ سے) اور روحانی شقاوت کی دلیل ہے۔

سیّدنا المؤید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اللہ تعالیٰ سے تائید والے۔ ظاہر ہے کہ اولیائے کرام میں جتنا تائید من اللہ سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حصہ میں آئی کسی دوسرے ولی کامل کو نصیب نہ ہوئی۔ سب کو مسلّم ہے یہاں تک کہ مخالفین اور حاسدین بھی مانتے ہیں کہ حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامات معجزاتِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح لاتعداد ولاتحصٰی ہیں۔ مثلاً مخلوقات کے ظاہر و باطن میں تصرف کرنا، انسان اور جنات پر آپ کی حکمرانی، لوگوں کے راز اور پوشیدہ اُمور سے جانکاری، عالمِ ملکوت کے بواطن کی خبر، عالمِ جبروت کے حقائق کا کشف، عالمِ لاہوت کے سربستہ اسرار کا عالم، مواہبِ غیبیہ کی عطا، باذنِ الٰہی حوادثِ زمانہ کا تصرف و انقلاب، مارنے اور جلانے کے ساتھ متصف ہونا، اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرنا، مریضوں کی صحت، بیماروں کی شفاء، زمین و آسمان پر اجرائے حکم، پانی پر چلنا، ہوا میں اُڑنا، لوگوں کے تخیل کا بدلنا، اشیاء کی طبیعت کا تبدیل کردینا، غیب کی اشیاء کا منگانا، ماضی و مستقبل کی باتوں کو بتلانا اور اسی طرح کی بے شمار کرامتیں ہیں اس اللہ کے پیارے ولاڈلے ولی کی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان سے راضی ہوا اور تائید فرمائی تو صدورِ کرامات بکثرت ہوا۔

یہ اسم بھی حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بجتا ہے اس لئے کہ آپ کا خلق خدا پر کرم اور جود و فضل اتنا ہے کہ جس کا احصاء ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ سب سے بڑھ کر آپ کا کرم یہی ہے کہ آپ نے دین کا احیاء فرمایا۔ تفصیل محی الدین اسم مبارک کی تشریح میں آئے گی اِن شاءَ اللہ۔ آپ کے احیائے دین کا یہ حال تھا کہ نہ صرف اپنا ملک بلکہ غیر ممالک میں بھی سفر کر کے احیائے دین فرمایا اور مدد کرنا نہ صرف انسانوں، جنوں تک محدود تھا بلکہ حیوانات تک آپ کی مدد کا سلسلہ جاری رہا۔

کراماتِ غوثیہ میں تفصیل عرض کی جائے گی۔ یہاں چند معروضات حاضر ہیں۔

امداد

قافلہ کا قصہ مشہور ہے۔ تفصیل کرامات میں آئے گی۔ قافلہ سردار نے کہلا بھیجا کہ میں نے حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت سراپا اقدس میں نذرانہ پیش کرنا ہے۔ ہم نے قافلہ کے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے اجازت عنایت فرمادی نیز ارشاد فرمایا کہ جو کچھ یہ نذرانہ دیں وہ ان سے لے لو۔ قافلہ اندر حاضر خدمت ہوا اور اُنہوں نے ہم کو ریشمی، اُونی کپڑے کچھ سونا وغیرہ اور آپ کی وہ دونوں کھڑاوئیں جن کو آپ نے ہوا میں پھینکا تھا دیں۔ ہم نے ان سے دریافت کیا کہ یہ کھڑاوئیں تمہیں کہاں سے ملی؟ انہوں نے کہا کہ ۳ صفر کو ہم چل رہے تھے کہ ناگاہ عرب ہم پر آپڑے، جن کے دو سرگروہ تھے۔ انہوں نے ہمارا مال لوٹ لیا اور ہم میں سے بعض کو قتل کر ڈالا اور وہ وادی میں تقسیم کرنے کیلئے اُترے اور ہم کنارۂ وادی پر اُترے۔ ہم نے کہا اگر ہم اس وقت شیخ محی الدین کا نام لیں اور بصورت سلامت اپنے مال میں سے آپ کیلئے کچھ نذر مان لیں تو بہتر ہے پس جب ہم نے آپ کا نام لیا تو ہم نے دو نعرے سنے جن سے جنگل گونج اُٹھا اور ہم نے ان کو خوف زدہ پایا۔ ہم نے گمان کیا کہ دوسرے عرب ان کے پاس آگئے ہیں پس ان میں سے بعض ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے آؤ اپنا مال لے لو اور دیکھو کہ ہم پر ناگاہ کیا مصیبت ٹوٹ پڑی۔ پھر وہ ہم کو اپنے سرگروہوں کے پاس لائے۔ ہم نے ان کے سرداروں کو مردہ پایا اور ہر ایک کے پاس پانی سے تر ایک کھڑاؤں پڑی ہے اور انہوں نے ہمارا مال ہمیں واپس کر دیا۔ (قلائد الجواہر، صفحہ ۶۸، ۶۹۔ نزہۃ الخاطر القاتر، صفحہ ۵۹، ۶۰۔ سفینۃ الاولیاء، صفحہ ۳۷۔ تحفہ قادریہ، صفحہ ۴۸)

اسیروں کے مشکل کشا غوثِ اعظم
فقیروں کے حاجت روا غوثِ اعظم

گھرا ہے بلاؤں میں بندہ تمہارا
مدد کیلئے آؤ یا غوثِ اعظم

تیرا نام لے کر جو نعرہ لگایا
مہم سر ہوئی ایک دم غوثِ اعظم

شیخ عبداللہ الجبائی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ہمدان میں ظریف نامی شخص سے میری ملاقات ہوئی۔ یہ شخص دمشق کا رہنے والا تھا۔ اُس نے مجھ سے یہ واقعہ بیان کیا کہ نیشاپور کے راستہ میں بشر المفرضی سے میری ملاقات ہوئی، یہ چودہ اونٹ پر شکر لادے ہوئے جا رہے تھے۔ اُنہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ہمیں راستہ میں ایک بیابان جنگل میں اُترنے کا اتفاق ہوا' جو بہت ہی خوفناک تھا اور وہاں ٹھہرنا بہت مشکل تھا۔ جب پہلی رات کو اونٹ لادے جاچکے تو ان میں سے میرے چار اُونٹ گم ہوگئے' میں نے ہر چند تلاش کیا مگر کچھ پتا نہ چلا۔ میں قافلہ سے جدا ہوگیا اور شُتر بان بھی میرے ساتھ رہ گیا۔ جب صبح ہوئی۔ میں نے شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکارا کیونکہ آپ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ جب تمہیں کوئی مشکل پیش آئے تو تم مجھ کو پکارنا تمہاری مشکل حل ہوجائیگی۔ پس میں نے عرض کیا یا شیخ عبدالقادر میرے اونٹ نا معلوم کہاں چلے گئے ہیں اور میں ان کو صبح تک تلاش کرتا رہا مگر کہیں نہیں ملے اور میں قافلہ سے بھی بچھڑ گیا ہوں۔

گِھرا ہے بلاؤں میں بندہ تمہارا مدد کیلئے آؤ یا غوثِ اعظم
جو دُکھ بھر رہا ہوں جو غم سہہ رہا ہوں کہوں کس سے تیرے سوا غوثِ اعظم
کمر بست بر خونِ من نفس قاتل اغثنی برائے خدا غوثِ اعظم

استغاثہ کے فوراً بعد ہی مجھے ایک شخص ٹیلے پر دِکھائی دیا جس نے سفید لباس پہنا ہوا تھا۔ اُس نے مجھے ہاتھ سے ایک طرف اشارہ کر کے بتلایا پھر جب میں نے اس ٹیلے پر چڑھ کر دیکھا تو وہ آدمی مجھے نظر نہ آیا اور ٹیلے کے دامن میں مجھے اپنے اونٹ بیٹھے دکھائی دیئے۔ ان کا بوجھ اُن پر اُسی طرح لدا ہوا تھا۔ ہم نے اُنہیں پکڑ لیا اور قافلے سے جا ملے۔ (قلائد الجواہر، صفحہ، سطر ۱۱ تا ۱۸۔ تفریح الخاطر، صفحہ ۳۷۔ تحفہ قادریہ، صفحہ ۴۷)

تیرا نام جو لے کر نعرہ لگایا مہم سر ہوئی ایک دم غوثِ اعظم
مریدوں کو خطرہ نہیں بحرِ غم سے کہ بیڑے کے ہیں ناخدا غوثِ اعظم

فائدہ...... اسی طرح کا ایک واقعہ امام نووی شارح مسلم علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے۔ مجھ سے ایک بہت بڑے بزرگ نے اپنا واقعہ بیان فرمایا کہ میرا خچر بھاگ گیا اور مجھے یہ حدیث شریف (تم میں سے اگر کسی کا جانور جنگل میں بھاگ جائے تو اُسے چاہئے کہ وہ یوں پکار کر کہے اے اللہ کے بندوں میری مدد کرو) یاد تھی تو میں نے فوراً اعینونی یا عباد اللہ کہہ کر پکارا۔ تو اللہ کریم نے اس خچر کو اُسی وقت روک لیا۔

علامہ نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں بذاتِ خود ایک جماعت کے ساتھ جا رہا تھا کہ ہمارا چوپایہ بھاگ گیا۔ ہم سب اس کو پکڑنے سے عاجز آ گئے تو میں نے بھی یہی (اعینونی یا عباد اللہ) کہا تو چوپایہ رُک گیا اور ہم کو مل گیا۔ اس پکار کے علاوہ کچھ بھی ہم نے نہ کہا تھا۔ (کتاب الاذکار، صفحہ ۲۰۱)

نیز مندرجہ بالا حدیث شریف اور واقعہ کو امام الوہابیہ قاضی محمد بن علی شوکانی نے بھی اپنی کتاب **تحفۃ الذاکرین** صفحہ ۱۸۱ مطبوعہ مصر میں درج کیا ہے۔

فائدہ......اس حدیث شریف کی صحت سند اور مزید حوالہ جات فقیر کی کتاب ندائے یارسول اللہ میں ملاحظہ ہوں۔

شیاءً للّٰہ کا جواز

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قضائے حاجت کیلئے ایک ختم کی ترکیب تحریر فرماتے ہیں کہ دو رکعت نفل پڑھ کر ایک سو گیارہ مرتبہ دُرود شریف پھر ایک سو گیارہ مرتبہ کلمہ تمجید اور بعد ازاں ایک سو گیارہ مرتبہ شیاءً للّٰہ یا شیخ عبد القادر جیلانی پڑھے۔ (انتباہ فی سلاسل اولیاء)

مولوی رشید احمد گنگوہی

جو دیوبندی مسلک کے بہت بڑے عالم تھے۔ اسی وظیفہ کو پڑھنے کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص ان کلمات (یا شیخ عبد القادر جیلانی شیاءً للّٰہ) میں اثر جان کر پڑھتا ہے وہ کافر اور مشرک نہ ہوگا اور جو شیخ (عبد القادر جیلانی) قدس سرہ کو متصرف بالذات اور عالم بذاتِ خود جان کر پڑھے گا وہ مشرک ہے۔ اس عقیدہ سے پڑھنا کہ شیخ (عبد القادر جیلانی) کو حق تعالیٰ اطلاع کر دیتا ہے اور باذنہ تعالیٰ شیخ حاجت براری کر دیتے ہیں۔ یہ بھی مشرک نہ ہوگا۔ (فتاویٰ رشیدیہ کامل صفحہ ۴ مطبوعہ کراچی)

مولوی اشرف علی تھانوی

بھی جواز کے متعلق اسی طرح رقمطراز ہیں۔ (یا شیخ عبد القادر جیلانی شیاءً للّٰہ پڑھنے کی) صحیح العقیدہ سلیم الفہم کیلئے جواز کی گنجائش ہو سکتی ہے۔ (فتاویٰ اشرفیہ، جلد ا صفحہ ۶، مطبوعہ کانپور، امداد الفتاویٰ، جلد ا صفحہ ۹۴ مطبوعہ مجتبائی)

مولوی اشرف علی تھانوی صاحب بلکہ خود اس کے عامل تھے۔ وہ مولوی رشید احمد گنگوہی سے اس طرح استغاثہ کرتے ہیں:

یا سیدی للّٰہ شیاءً انہ ...... انتم لی المجدی و انی جادی

میرے سردار خدا کے واسطے کچھ تو دیجئے۔ آپ معطی ہیں میرے میں ہوں سوالی اللہ۔

(تذکرۃ الرشید، صفحہ ۱۱۴، ۱۱۵)

مولوی ذوالفقار علی دیوبندی

نے اپنے پیرو مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کی شان میں قصیدہ لکھا ہے۔ جس میں وہ حاجی صاحب کی خدمت میں عرض کرتے ہیں:

یا مرشدی و یا موئلی یا مفزعی ...... یا ملجائی فی مبدی و معادی

اے میرے مرشد اے میری پناہ اے میری گھراہٹ کے سہارا اور اے جائے پناہ دنیا اور آخرت میں۔

یا سیدی للہ شیاءً انہ ...... انتم لی المجدی و انی جادی

اے میرے سردار خدا کے واسطے کچھ عطا ہو۔ بیشک آپ میرے لئے جُود کرنے والے ہیں اور میں سائل ہوں۔

(کراماتِ امدادیہ، صفحہ ۳، مطبوعہ دیوبند)

عورت کی فریاد رسی

ایک عورت حضرت کی مرید ہوئی۔ اس پر ایک فاسق شخص عاشق تھا۔ ایک دن وہ عورت کسی حاجت کیلئے باہر پہاڑ کی غار کی طرف گئی تو اس فاسق شخص کو بھی اس کے جانے کا علم ہو گیا تو وہ بھی اُس کے پیچھے ہو گیا حتیٰ کہ اس کو پکڑ لیا۔ وہ اس کے دامن عصمت کو ناپاک کرنا چاہتا تھا۔ تو اس عورت نے بارگاہِ غوثیہ میں اس طرح استغاثہ کیا:۔

الغیاث یا غوث اعظم الغیاث یا غوث الثقلین

الغیاث یا شیخ محی الدین الغیاث یا سیدی عبدالقادر

حضرت اس وقت اپنے مدرسہ میں وضو فرما رہے تھے۔ آپ نے اپنی کھڑاؤں کو غار کی طرف پھینکا۔ وہ کھڑاوئیں اُس فاسق کے سر پر لگنی شروع ہو گئیں حتیٰ کہ وہ مر گیا۔ وہ عورت آپ کی نعلین مبارک لے کر حاضر خدمت ہوئی اور مجلس میں سارا قصہ کہہ سنایا۔ (تفریح الخاطر، صفحہ ۳۷، سطر ۵ تا ۱۴، از علامہ عبدالقادر الاربلی مطبوعہ مصر)

غوثِ اعظم بمنِ بے سر و ساماں مددے قبلۂ دیں مددے کعبۂ ایماں مددے

فائدہ...... شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے جدِ امجد اور شاہ ولی اللہ صاحب کے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ (یعنی) حضرت خواجہ عبید اللہ احرار قدس اللہ تعالیٰ سرہما کے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد یحییٰ قدس سرہ العزیز سے منقول ہے کہ اہل تصرف کی کئی اقسام ہیں۔ بعضے ماذون و مختار ہیں کہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ کے اذن سے اور اپنے اختیار سے جب چاہتے ہیں تصرف کرتے ہیں۔ (ارشاداتِ رحیمیہ فارسی صفحہ ۴۴ سطر ۱۰ تا ۱۵۔ سراجاً منیرا، صفحہ ۴۱، ۴۲۔ مصنف مولوی ابراہیم سیالکوٹی)

مولوی اشرف علی تھانوی رقمطراز ہیں کہ بزرگوں کی توجہ سے انکار نہیں۔ بے شک بزرگوں کی توجہ سے بہت کچھ حاصل ہوتا ہے۔

(دعواتِ عبدیت، صفحہ ۱۹ چوتھا حصہ وعظ اوّل)

اونٹنی کی تیز رفتاری

امام المحدثین حضرت مولانا علی قاری رحمۃ اللہ الباری نے اپنی تصنیفِ لطیف نزہۃ الخاطر الفاتر میں تحریر فرمایا ہے کہ ابو حفص عمر بن صالح بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی اونٹنی ہانکتے ہوئے حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے کہ میں حج بیت اللہ شریف کو جانا چاہتا ہوں مگر میری اونٹنی قابلِ سفر نہیں، اس کے سوا میرے پاس کوئی دوسری سواری بھی نہیں۔ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اونٹنی کی پیشانی پر ہاتھ رکھا اور ایک ایڑی لگائی تو وہ اُونٹنی بیت اللہ شریف تک کسی سے پیچھے نہ رہی۔ (نزہۃ الخاطر الفاتر، صفحہ ۶۵۔ بہجۃ الاسرار، صفحہ ۷۸،۷۹)

مریدوں کو خطرہ نہیں بحرِ غم سے　　　　کہ بیڑے کے ہیں ناخدا غوثِ اعظم

آپ کی عظمت اس سے بڑھ کراور کیا ہوگی جوایک شاعر نے فرمایا ؎

غوثِ اعظم درمیانِ اولیاء　　چوں مصطفےٰ درمیانِ انبیاء

نیز آپ کے فضائل ومناقب، خصائل وشمائل کے بلانکیر ہرایک عرصہ سے معترف چلے آرہے ہیں۔اولیائے جہاں ان کے قصیدے لکھتے پڑھتے چلے آرہے ہیں۔علماء ملت رطب اللسان ہیں حتیٰ کہ ثقلین ان کے حضورنذرانہ عقیدت پیش کرتے ہوئے فخرمحسوس کرتے ہیں۔ اولیائے کرام اور مشائخ عظام کی گردنیں ان کے پائے اقدس کوترستی رہتی ہیں۔ حقیقتاً ان کے مدارج ومراتب کا احاطہ ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔تفصیل فقیر نے 'کلام الاولیاء فی مناقبِ غوث الوریٰ' میں لکھی ہے یہاں چندنمونے ملاحظہ ہوں۔ عارف کامل حضرت مولانا سیّدغلام محی الدین نقشبندی قصوری دائم الحضوری علیہ الرحمۃ اپنے کلام عدیم المقام میں یوں اظہارفرماتے ہیں:

داش خدااقرب آنچناں، کس نیست یارائے بیاں　　پائے شریفش رامکان، برگردنِ کل اولیاء

باشد کرامتہائے اوچوں معجزات مصطفےٰ　　خارج زحد بیرون زعد، حدش نہ داند جز خدا

فخر سلسلہ نقشبندیہ

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ امام عبداللہ یافعی سے تاریخ نفحات الانس میں لکھتے ہیں کہ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامات تحریروتقریر میں نہیں آسکتیں۔ائمہ کرام نے مجھے بتایا کہ آپ کی کرامات تواتر سے ہم تک پہنچتی ہیں اور یہ ثابت ہوگیا ہے کہ آپ سے جن کرامات کاظہور ہوا ہے کسی اور بزرگ سے نہیں ہوا۔آپ کی حیات مبارکہ میں جوکرامات ظاہر ہوئیں اور جو بعد میں دیکھنے میں آئیں اگران کوجمع کیا جائے توایک دفتر چاہئے۔اس لئے اختصاراً اتنا لکھ دیا ہے کہ یہ کرامات جوظاہر ہوئیں اور ہوتی رہیں گی' درحقیقت رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزہ کا اثر ہے۔جیسا کہ عبدالرحمٰن جامی نے فرمایا ؎

ازولی خارقی کہ مسموع است　　معجزۂ آں نبی متبوع است

ہمارے اورچشت اہل بہشت کے سرتاج حضرت شیخ فریدالدین چشتی قدس سرہ سے کسی شخص نے پوچھا کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 'قدمی ہذہ الخ' فرمایا ہے اس میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا اگرمیں اس زمانہ میں ہوتا تو آنحضرت کے قدم آنکھوں پر رکھتا۔

فائدہ......اس سے ظاہری جسم مراد ہے ورنہ عالم ارواح میں تمام اولیاء نے گردن جھکائی تھی۔

اس سے عرفی بمعنی صفتی السید ہو تو آپ کی سیادت میں شک ہے تو یہودیوں کو یا شیعوں کو۔ اس کی تفصیل فقیر کی کتاب 'کیا غوثِ اعظم سید نہیں' میں دیکھئے۔ آپ کا سلسلہ نسب پدری یوں ہے:

حسب و نسب

آپ والد ماجد کی نسبت سے حسنی ہیں۔ سیّد محی الدین ابو محمد عبدالقادر بن سیّد ابوالصالح موسیٰ جنگی دوست بن سیّد یحیٰ بن سیّد داؤد بن سیّد موسیٰ ثانی بن سیّد عبداللہ موسیٰ جون بن سیّد عبداللہ محض بن سیّد امام حسن مثنیٰ بن سیّد امام حسن بن سیّدنا علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)۔

آپ والدہ ماجدہ کی نسبت سے حسینی سیّد ہیں۔ سیّد محی الدین ابو محمد عبدالقادر بن امۃ الجبار بنت سیّد عبداللہ صومعی بن سیّد ابو جمال الدین محمد بن جواد بن امام سیّد علی رضا بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن زین العابدین بن امام ابو عبداللہ حسین بن امیر المؤمنین علی المرتضیٰ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)۔

خاندان

آپ کا خاندان اولیاء اللہ کا گھرانہ تھا۔ آپ کے نانا جان، دادا جان، والد ماجد، والدہ محترمہ، پھوپھی جان، بھائی اور صاحبزادگان سب اولیاء الرحمان تھے۔

فائدہ...... اگر شریف شرافت سے ہو تو آپ کی شرافت و بزرگی کا کیا کہنا جبکہ نہ صرف انسان بلکہ جنّ وملک بھی آپ کی بزرگی کے معترف ہیں بلکہ شیطان نے مقابلہ کر کے آپ کی بزرگی کا لوہا مان لیا۔

شیخ عثمان الصیر فینی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ میں نے شہنشاہِ بغداد حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان مبارک سے سنا کہ آپ نے ارشاد فرمایا میں شب و روز بیابان اور ویران جنگلوں میں رہا کرتا تھا۔ تو میرے پاس شیاطین مسلح ہو کر ہیبت ناک صورتوں میں صف بہ صف آتے اور مجھ سے مقابلہ کرتے۔ مجھ پر آگ پھینکتے مگر میں اپنے دل میں بہت زیادہ ہمت اور طاقت محسوس کرتا اور غیب سے کوئی مجھے پکار کر کہتا، اے عبدالقادر! اُٹھو ان کی طرف بڑھو مقابلہ میں ہم تمہیں ثابت قدم رکھیں گے اور تمہاری مدد کرینگے پھر جب میں ان کی طرف بڑھتا تو وہ دائیں بائیں یا جدھر سے آتے اُسی طرف بھاگ جاتے۔ ان میں سے کبھی میرے پاس صرف ایک ہی شخص آتا اور ڈراتا اور مجھے کہتا کہ یہاں سے چلے جاؤ۔ تو میں اُسے ایک طمانچہ مارتا تو وہ بھاگتا نظر آتا۔ پھر میں لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھتا تو وہ جل کر خاک ہو جاتا۔ (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۸۵،۸۶۔ قلائد الجواہر، صفحہ ۱۱)

سیّدنا الظریف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ظرافت سے مشتق ہے بمعنی زیرگی (دانائی) ولایت سے بڑھ کر زیرگی اور کیا ہوگی اور یہ انتہائی درجہ ہے زیرگی کا اور آپ کی ولایت کی خوشخبری آپ کی ولادت سے قبل اکابر نے دی۔

امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیّدنا حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے سجادہ (مصلیٰ) حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پہنچانے کیلئے اپنے ایک مرید کو دیا اور وصیت فرمائی کہ اس کو بہت حفاظت سے رکھنا اور اپنے مرنے کے وقت کسی معتمد اور معتبر شخص کو دے دینا اور اس کو وصیت کرنا کہ وہ بھی مرتے وقت کسی دوسرے شخص کو دے دے' اسی طرح پانچویں صدی کے درمیان تک یہ سلسلہ چلتا رہے حتیٰ کہ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کا نام مبارک شیخ عبدالقادر الحسنی الجیلانی ہوگا ظاہر ہوں گے یہ ان کی امانت ہے ان کو پہنچانا اور میرا سلام کہنا۔

حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھے عالمِ غیب سے معلوم ہوا کہ پانچویں صدی کے وسط میں سیّدالمرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی اولادِ اطہار میں سے ایک قطبِ عالم ہوگا، جن کا لقب محی الدین اور اسم مبارک سیّد عبدالقادر ہے اور وہ غوثِ اعظم ہوگا اور گیلان میں پیدائش ہوگی۔ ان کو خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اولادِ اطہار میں سے آئمہ کرام اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے علاوہ اوّلین وآخرین کے ہر ولی اور ولیہ کی گردن پر **میرا قدم ہے** کہنے کا حکم ہوگا۔ (تفریح الخاطر،صفحہ ۲۶۔۲۷)

حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ

محمد بن احمد سعید بن زریع الزنجانی قدس سرہ النورانی نے اپنی کتاب روضۃ النواظر ونزہۃ الخواطر کے باب ششم میں ان مشائخ کا جنہوں نے حضرت سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قطبیت کے مرتبہ کی شہادت دینے کا تذکرہ فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں۔ آپ سے پہلے اولیاءِ رحمٰن میں سے کوئی بھی حضرت کا منکر نہ تھا بلکہ اُنہوں نے آپ کی آمد آمد کی بشارت دی۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے زمانۂ مبارک سے لیکر حضرت شیخ محی الدین قطب سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ مبارک تک بالوضاحت آگاہ فرمادیا ہے کہ جتنے اولیاء اللہ گزرے ہیں سب نے شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خبر دی ہے۔ (تفریح الخاطر،ص ۱۳،۱۴)

شیخ ابو احمد عبد اللّٰہ الجونی قدس اللہ سرہ النورانی

شیخ ابو محمد عبداللہ الجونی الملقب بالحقی علیہ الرحمۃ نے ۴۶۸ھ میں کوہِ حرہ میں اپنی خلوت میں ارشاد فرمایا کہ عنقریب بلادِ عجم میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کی کرامات اور خوارق کی وجہ سے بہت شہرت ہوگی۔ اس کو تمام اولیاء الرحمٰن کے نزدیک مقبولیت نامہ حاصل ہوگی۔ اس کے وجودِ باجود سے اہل زمانہ شرف حاصل کریں گے اور جو اس کی زیارت کرے گا نفع اُٹھائے گا۔ (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۴)

شیخ محمد شبنکی علیہ الرحمۃ

فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے پیر کامل شیخ ابوبکر ہوارا علیہ الرحمۃ سے سنا کہ عراق کے اوتاد آٹھ ہیں: (۱) حضرت معروف کرخی (۲) امام احمد بن حنبل (۳) حضرت بشر حافی (٤) منصور بن عمار (۵) حضرت جنید بغدادی (٦) حضرت سری سقطی (۷) حضرت سہل بن عبداللہ تستری (۸) حضرت عبدالقادر جیلانی (علیہم الرضوان)۔ میں نے آپ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا کہ حضرت عبدالقادر جیلانی کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا (یعنی) شرفاءِ عجم میں سے ایک شخص بغداد شریف میں آکر سکوت اختیار کرے گا۔ اس کا ظہور پانچویں صدی میں ہوگا اور وہ شخص اوتاد، افراد اور اقطاب زمانہ ہوگا۔ (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۱۳۷ مصنفہ علامہ نورالدین علی بن یوسف شطنوفی۔ قلائد الجواہر، صفحہ ۲۲ سطر ۳ تا ٦ مصنفہ علامہ محمد بن یحییٰ حلبی)

شیخ ابو بکر بن ھوارا علیہ الرحمۃ

سے باسناد بیان کیا گیا ہے۔ (یعنی) ایک روز اُنہوں نے اپنے مریدین سے فرمایا، عنقریب عراق میں ایک عجمی شخص جو کہ اللہ تعالیٰ اور لوگوں کے نزدیک عالی مرتبت ہوگا، اُس کا نام عبدالقادر ہوگا اور بغداد شریف میں سکونت اختیار کرے گا قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللّٰہ کا اعلان فرمائے گا اور زمانہ کے تمام اولیاء اللہ اس کے مطیع ہوں گے۔ (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۴ سطر ۴ تا ٦۔ قلائد الجواہر، صفحہ ۲۳ سطر ۲ تا ۵)

شیخ مسلمہ بن نعمۃ السروجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے کسی نے پوچھا کہ اس وقت قطبِ وقت کون ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا، قطبِ وقت اس وقت مکہ مکرمہ میں ہیں اور ابھی لوگوں پر مخفی ہیں۔ اُنہیں صالحین کے سوا دوسرا کوئی نہیں پہچانتا۔ نیز عراق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ عنقریب ایک عجمی شخص جس کا نام نامی اسمِ گرامی عبدالقادر ہوگا ظاہر ہوگا۔ جس سے کرامات اور خوارقِ عادات بکثرت ظاہر ہوں گے اور یہی وہ غوث اور قطب ہوں گے جو مجمع عام میں قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللّٰہ فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی ذاتِ بابرکات اور ان کی کرامات کی تصدیق کرنے کی وجہ سے لوگوں کو نفع پہنچائے گا۔ (قلائد الجواہر، صفحہ ۲۳، ۲۴ مطبوعہ مصر)

جس کی منبر بنیں گردنِ اولیاء　　　اُس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

اپنی ولایت کا چھوٹی عمر میں علم ہونا

حضور پُر نور سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا، آپ کو کب سے معلوم ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے ولی ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا، میں بارہ برس کا تھا کہ اپنے شہر کے مدرسہ میں پڑھنے کیلئے جایا کرتا تھا تو میں اپنے اردگرد فرشتوں کو چلتے دیکھتا تھا اور جب مدرسہ میں پہنچتا تو میں انہیں یہ کہتے ہوئے سنتا کہ ہٹ جاؤ! اللہ تعالیٰ کے ولی کو بیٹھنے کیلئے جگہ دو۔ (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۲۱۔ قلائد الجواہر، صفحہ ۹۔ اخبار الاخیار فارسی، صفحہ ۲۲۔ سفینۃ الاولیاء، صفحہ ۶۳۔ تحفہ قادریہ)

حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں صغر سنی کے عالم میں مدرسہ کو جایا کرتا تھا تو ایک نہ ایک فرشتہ انسانی شکل میں میرے پاس آتا اور مجھے مدرسہ لے جاتا۔ خود بھی میرے پاس بیٹھا رہتا۔ میں اس کو مطلقاً نہ پہچانتا تھا کہ یہ فرشتہ ہے۔ ایک روز میں نے اس سے پوچھا، آپ کون ہیں؟ تو اُس نے جواب دیا، میں فرشتوں سے ایک فرشتہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلئے بھیجا ہے کہ میں مدرسہ میں آپ کے ساتھ رہا کروں۔ (قلائد الجواہر، صفحہ ۱۳۵، ۱۳۶)

شہنشاہِ بغداد قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ ایک روز میرے قریب سے ایک شخص گزرا جس کو میں بالکل نہ جانتا تھا۔ اُس نے جب فرشتوں کو یہ کہتے سنا کہ کشادہ ہوجاؤ تاکہ اللہ کا ولی بیٹھ جائے تو اُس نے فرشتوں میں سے ایک کو پوچھا، یہ لڑکا کس کا ہے؟ تو فرشتے نے جواب دیا، یہ سادات کے گھرانے کا لڑکا ہے تو اُس نے کہا عنقریب یہ بہت بڑی شان والا ہوگا۔ حضور شاہِ جیلان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ چالیس سال کے بعد میں نے اُنکو پہچانا کہ وہ ابدالِ وقت میں سے تھا۔ (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۲۱۔ قلائد الجواہر، ص ۹ مطبوعہ مصر)

حضرت غوثِ صمدانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں کہ میں جب بچپن میں کبھی بچوں کیساتھ کھیلنے کا ارادہ کرتا تو میں کسی کہنے والے کی آواز کو سنتا جو مجھے کہتا اے خوش بخت اور خوش نصیب تم میرے پاس آجاؤ۔ تو میں فوراً والدہ محترمہ کی گود میں چلا جاتا۔ (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۲۱۔ قلائد الجواہر، صفحہ ۹)

آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب ابتدائے جوانی میں مجھ پر نیند غالب آتی تو میرے کانوں میں یہ آواز آتی، اے عبدالقادر! ہم نے تجھ کو سونے کیلئے پیدا نہیں کیا۔ (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۲۱۔ سفینۃ الاولیاء، صفحہ ۶۳)

علمِ دین حاصل کرنے کا اشارہ

شیخ محمد بن قلائد الاوانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ محبوبِ سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے فرمایا کہ حج کے دن بچپن میں مجھے ایک مرتبہ جنگل کی طرف جانے کا اتفاق ہوا اور ایک بیل کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا کہ اُس بیل نے میری طرف دیکھ کر کہا اے عبدالقادر! تم کو اس قسم کے کاموں کیلئے تو پیدا نہیں کیا گیا۔ میں گھبرا کر لوٹا اور اپنے گھر کی چھت پر چڑھ گیا تو میں نے عرفات کے میدان میں لوگوں کو کھڑے ہوئے دیکھا۔ بعدازیں میں نے اپنی والدہ ماجدہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا، آپ مجھے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیں اور مجھے بغداد جانے کی اجازت مرحمت فرمائیں کہ میں وہاں جا کر علمِ دین حاصل کروں اور صالحین کی زیارت کروں۔

آپ نے مجھ سے اس کا سبب دریافت کیا۔ میں نے بیل والا واقعہ عرض کیا تو آپ کی مبارک آنکھوں میں آنسو آگئے اور وہ اَسّی دینار جو میرے والد ماجد کی وِراثت تھے' میرے پاس لے آئیں تو میں نے ان میں سے چالیس دِینار لے لئے اور چالیس دینار اپنے بھائی سیّد ابو احمد (علیہ الرحمۃ) کیلئے چھوڑ دیئے۔ آپ نے میرے چالیس دینار میری گدڑی میں سی دیئے اور مجھے بغداد جانے کی اجازت عنایت فرما دی۔

آپ نے مجھے ہر حال میں راست گوئی اور سچائی کو اپنانے کی تاکید فرمائی اور جیلانی کے باہر تک مجھے الوداع کہنے کیلئے تشریف لائیں اور فرمایا اے میرے فرزندِ ارجمند! میں تجھے محض اللہ تعالیٰ کی رِضا اور خوشنودی کی خاطر اپنے سے جدا کرتی ہوں اور اب مجھے تمہارا منہ قیامت کو ہی دیکھنا نصیب ہوگا۔ (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۱۶۷۔ قلائد الجواہر، صفحہ ۸، ۹۔ نزہۃ الخاطر الفاتر، صفحہ ۳۲۔ اخبار الاخیار فارسی، صفحہ ۲۲۔ نفحات الانس فارسی، صفحہ ۵۱۳)

حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ صرف طریقت و معرفت و حقیقت کے امام تھے بلکہ شریعت کے مسلم امام تھے۔ آپ کی شرعی حیثیت طریقت کے اُمور سے اُجاگر تھی یہاں تک کہ شریعت کے ایک مستقل مجتہد امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو اپنے مسلک کی تائید کی استدعا کر ڈالی۔ چنانچہ منقول ہے کہ ایک دن حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر تشریف لے گئے۔ میں نے دیکھا کہ امام احمد بن حنبل اپنے مزار سے باہر تشریف لے آئے۔ انہوں نے غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے آغوش میں لے کر فرمایا، اے عبدالقادر! مجھے علمِ شریعت و علمِ حقیقت و طریقت میں تمہاری ضرورت ہے۔

دولتِ علمی ...... آپ نے مستقل طور علمِ دین پڑھا اور پڑھایا۔ آپ کی طالب علمی کے دور کی پُرکٹھن کیفیات مشہور ہیں۔ ہم آپ کی طالب علمانہ زندگی کے باب میں تفصیل عرض کریں گے۔ اِن شاءَ اللہ عزّ وجل

قرآنِ پاک تو آپ نے پہلے ہی حفظ کر لیا تھا۔ اُس کے بعد آپ نے **علمِ فقہ** عرصہ دراز تک بہت بڑے بڑے فقہاء مثلاً ابوالوفا علی بن عقیل الحنبلی، ابوالخطاب محفوظ الکوزانی الحنبلی، ابوالحسن محمد بن قاضی ابویعلی، محمد بن الحسین بن محمد الفراء الحنبلی اور قاضی ابوسعید سے حاصل کیا۔

علمِ حدیث شریف بڑے محدثین محمد بن الحسن الباقلانی، ابوسعید محمد بن عبدالکریم بن خشیشا، ابوالغنائم محمد بن محمد بن علی بن میمون الفرسی، ابوبکر احمد بن المظفر، ابوجعفر بن احمد بن الحسین القاری، السراج، ابوالقاسم علی بن احمد بن بنان الکرخی، ابوطالب عبدالقادر بن محمد بن یوسف، عبدالرحمٰن بن احمد، ابوالبرکات ہبۃ اللہ ابن المبارک، ابوالعز محمد بن المختار، ابونصر محمد، ابوغالب احمد، ابوعبداللہ یحییٰ، ابوالحسن بن المبارک بن الطیوری، ابومنصور عبدالرحمان القزاز، ابوالبرکات طلحہ العاقولی علیہم الرحمۃ وغیرہم سے حاصل فرمایا۔

علمِ ادب آپ نے ابوذکریا یحییٰ بن علی التبریزی سے حاصل فرمایا۔

تصوف آپ نے شیخ ابویعقوب یوسف بن ایوب الہمدانی علیہ الرحمۃ سے حاصل فرمایا۔ (قلائد الجواہر عربی، صفحہ ۴ مطبوعہ مصر)

آپ کا علمی مقام

امام ربانی شیخ عبدالوہاب الشعرانی، شیخ المحدثین عبدالحق محدث دہلوی اور علامہ محمد بن یحییٰ حلبی علیہم الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت غوث الاغیاث رضی اللہ تعالیٰ عنہ یتکلم فی ثلاثۃ عشر علما تیرہ علموں میں تقریر اِرشاد فرمایا کرتے تھے۔

(طبقات الکبریٰ، جلد ا صفحہ ۱۲۷ مطبوعہ مصر۔ قلائد الجواہر، صفحہ ۳۸)

سیّدنا الهمام رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بمعنی بلند ہمت، بادشاہ بہادر اور سخی اور سردار، شیر (المنجد) یہ تمام صفات سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو موزوں ہیں۔

آپ کے ان اوصاف کریمہ کے پیش نظر فقیر اُویسی غفرلہ بارگاہِ غوثیت میں عرض کرتا ہے:۔

مفلسیم آمدہ پیشِ تو بہ دریوزہ گری　　گرچہ بدحال و خرابم ز مریدانِ توام
ثقل اوزارِ الم پشتِ فوادم بشکست　　راہِ پُر خوف و خطر توشۂ خیرم مفقود
من بیدل بسرِ کوئے تو افتادہ زپاء　　غوث و مولا و فقیر و خواجہ مخدوم و غریب
افتقارم بجہاں سوئے جنابت کافیست　　آہ از دولتِ کونین با فلاس درم
قاسمِ گنج، شہنشاہِ رسولاں مددے　　غمگسارِ شب دیجور گدایاں مددے
مونسِ نازکئ وقتِ مُریداں مددے　　بازوئے خستہ دلاں زورِ ضعیفاں مددے
اے کفیلِ سفر فاقدِ ساماں مددے　　ہمتِ شیر دلاں مُردی مرداں مددے
شیخ و درویش و ولی سید و سلطان مددے　　اے کسے بیکسئ فقرِ فقیراں مددے

یہ اشعار حافظ ظہور الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہیں فقط اپنی استدعا کے اشعار لکھے گئے ہیں مکمل اور تفصیل فقیر کے سفرنامہ عراق وشام میں ہے۔

سیّدنا سالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بارگاہِ حق کی سیر و سلوک کو جس طرح حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طے فرمایا ممکن ہے کسی ولی کامل کو نصیب ہو اور نہ ہی منزل صرف اور صرف آپ کے حصہ میں آئی۔ تفصیل ریاضت و مجاہدات میں عرض کی جائے گی۔ یہاں اجمالی طور عرض ہے۔

قلائدالجوہر میں ہے کہ علوم ظاہری کی تکمیل کے بعد آپ نے خلوت گزینی کا ارادہ فرمایا۔ پچیس برس سے ریاضت و مجاہدہ کا دور شروع ہوا جو پورے پچاس برس تک جاری رہا۔ اس قول کی تصدیق آپ خود فرماتے ہیں میں پچیس برس عراق کے صحراؤں میں رہا اس کیفیت سے کہ نہ میں کسی کو جانتا تھا اور نہ مجھے کوئی جانتا تھا۔ اسی دوران دنیاوی اور شیطانی طاقتیں بھی غافل نہ تھیں۔ ایک رات جب آپ عراق کے بے آب و گیاہ صحرا میں مصروف عبادت تھے تو آپ کو ایک روشنی نظر آئی جس نے تمام آسمان کو منور کر دیا اور اس سے آواز آئی اے عبدالقادر! میں تیرا ربّ ہوں اور تیری عبادت و ریاضت سے راضی ہو کر تجھے اپنی عبادت سے آزاد کرتا ہوں حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خیال کیا کہ حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باوجود اس علوِ مرتبت کے عمر بھر عبادت کے مکلف و پابند رہے اور کوئی کیونکر اس سے آزاد ہو سکتا ہے اس لئے میں نے لاحول پڑھا تو شیطان اصلی صورت میں سامنے آیا اور کہنے لگا اے عبدالقادر! تجھے تیرے علم نے بچا لیا آپ نے پھر لاحول پڑھا اور فرمایا، دُور ہو اے مردود! مجھے میرے اللہ کے فضل و کرم نے بچا لیا، شیطان لعین سر پیٹنے لگا۔

الغرض سالہا سال راتوں تک جاگتے رہے حتیٰ کہ ایک نشست میں قرآن پاک ختم کیا کرتے تھے۔ ریاضت و مجاہدات کا کوئی ایسا طریق کار نہ تھا جو آپ نے طے نہ کیا ہو۔

سیّدنا ناسک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ناسک کا مادہ قرآنی آیت کے جملہ سے سمجھئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا (ترجمہ) تم فرماؤ بیشک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کیلئے ہے جو ربّ ہے سارے جہان کا۔ لغت میں نسک زاہد بننا اور درویش بننا ہے اس معنی پر سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا زاہد اور درویش اور کون ہے؟ آپ کی سیرت کے باب میں تفصیل عرض کرونگا۔ صوفیہ کرام فرماتے ہیں بلکہ خود حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تصوف کے متعلق آپ کا فرمان ہے کہ دل کو تمام کدورتوں سے صاف کرنے کا نام تصوف ہے اور اس کی بناء مندرجہ ذیل آٹھ خصلتوں پر ہے:۔

(۱) سخاوتِ سیّدنا ابراہیم علیہ السلام (۲) رضائے سیّدنا اسحاق علیہ السلام (۳) صبر سیّدنا ایوب علیہ السلام

(٤) مناجات سیّد زکریا علیہ السلام (۵) تضرع سیّدنا یحییٰ علیہ السلام (٦) صوت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام

(۷) ساحت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام (۸) فقر سیّدنا وسید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

علم و عمل...... فرمایا جو شخص علم پر عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے علم میں وسعت پیدا کردیتا ہے اور اس کی برکت سے علمِ لدنی جو اسے حاصل نہ تھا سکھلاتا ہے۔

الحمدللہ جامعیت کے ساتھ آپ ان اوصاف سے موصوف تھے۔ اسی لئے صحیح اور کامل ناسک آپ ہی ہیں اور زاہد بھی اور درویش صوفی بھی۔ چنانچہ آپ کی سیرت کے باب میں مفصل عرض کیا جائے گا۔ اِن شاءَ اللہ تعالیٰ

سیّدنا موقن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

باب افعال ایقان سے ہے اس کا مادہ یقین ہے۔ سب کو معلوم ہے کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفتِ یقین سے کتنا محکم و مضبوط ہیں کہ خود شیطان ابلیس بھی اعتراف کیے بغیر نہ رہ سکا۔ شیطان کیساتھ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقابلہ مشہور ہے۔

آپ نے خلقِ خدا کو نوازا اور نواز رہے ہیں جس کا احصاء ناممکن ہے۔ کرامات کے بیان میں آپ کے انعامات کی تفصیل آئے گی۔ بطورِ تبرک چند کرامات ملاحظہ ہوں۔

کرامات

١...... ایک عورت نے آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر گریہ وزاری کی کہ میرے بطن سے سات لڑکیاں پیدا ہوئی ہیں اور لڑکا ایک بھی نہیں۔ میرا خاوند دوسری شادی کرنا چاہتا ہے تاکہ لڑکا پیدا ہو۔ آپ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو میرے پیٹ سے لڑکا دے تاکہ وہ دوسری شادی کرنے سے باز رہے۔ آپ نے فرمایا جاؤ تمہاری دو لڑکیاں بحکمِ خدا لڑکے ہیں۔ جب وہ گھر میں آئی تو آپ کے فرمان کے مطابق اس نے لڑکیوں کو لڑکوں کی صورت میں پایا۔

٢...... آپ ایک گاؤں میں اپنے ایک دوست کی تیمارداری کے واسطے گئے وہاں کھجور کے دو سوکھے ہوئے درخت تھے۔ آپ نے ایک درخت کے نیچے وضو فرمایا اور دوسرے درخت کے نیچے نماز پڑھی وہ دونوں درخت اسی وقت ہرے اور پھل دار ہوگئے۔

٣...... ایک مرد نے خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی کہ میری عورت حاملہ ہے آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے حمل سے لڑکا عطا کرے۔ آپ نے فرمایا لڑکا ہوگا چنانچہ لڑکا ہی ہوا۔

٤...... ابو محمد نخلی بیان کرتے ہیں کہ میں مصر سے بغداد آپ کی زیارت کیلئے آیا اور عرصہ دراز تک آپ کی خدمت میں رہا۔ ایک دن میں نے واپس مصر جانے کی اجازت چاہی۔ آپ نے اجازت دے دی اور فرمایا راستہ میں کسی سے سوال نہ کرنا پھر آپ نے اپنی اُنگلی میرے منہ میں ڈال دی اور مجھ کو چوسنے کا حکم دیا۔ میں نے خوب چوسا اور رُخصت ہوا۔ بغداد سے لیکر مصر پہنچنے تک مجھ کو کھانے پینے کی حاجت نہ ہوئی۔

٥...... ایک دفعہ دریائے دجلہ میں بہت طغیانی آئی۔ اہل بغداد کو خطرہ لاحق ہوگیا۔ انہوں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر التجا کی کہ آپ ان کی مدد فرمائیں۔ آپ اپنا عصا لے کر دجلہ کے کنارے پر آگئے اور اپنا عصا دجلہ کی اصلی حد پر گاڑ کر فرمایا کہ بس یہیں تک رہ! دجلہ کی طغیانی اسی وقت ختم ہوگئی اور پانی اپنی مقدار پر بہنے لگا۔

٦...... ۵٦٠ھ کا ذکر ہے کہ آپ دولت خانہ سے باہر تشریف لائے اور عبد اللہ ذیال کی طرف دیکھا اور تبسم فرما کر اپنا عصا زمین پر گاڑ دیا اور وہ روشن ہوگیا۔ ایک گھنٹہ تک وہ ضیا افشانی کرتا رہا پھر آپ نے اٹھالیا اور وہ اپنی حالت پر آگیا۔

۷...... بغداد کی قحط سالی میں آپ نے اپنے رکاب دار ابو العباس کو دس سیر گندم عطا فرمائی اور ساتھ ہی فرمایا کہ اسے کوٹھی میں بند کر کے رکھو حسبِ ضرورت نکال کر استعمال کرو وزن نہ کرو۔ اس کے اہل وعیال پانچ سال تک کھاتے رہے وہ گندم ختم نہ ہوا۔ ایکدن اسکی بیوی نے منہ کھول کر کوٹھی میں جھانکا تو گندم اتنی ہی تھی جتنی پہلے دن تھی مگر اب دیکھنے کے بعد گندم ایک ہفتہ میں ختم ہوگئی جب آپ کو ختم ہونے کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا اگر تم اسے نہ دیکھتے تو اسی طرح کھاتے رہتے۔

۸...... ۵۶۰ھ میں آپ نے خضر الحسینی کو فرمایا کہ تم موصل چلے جاؤ۔ وہاں تمہاری اولاد ہوگی اور پہلی دفعہ لڑکا ہوگا جس کا نام محمد ہے جب سات برس کا ہوگا تو اسے بغداد کا ایک نابینا جس کا نام علی ہے چھ ماہ میں قرآن شریف حفظ کرادے گا اور تم خود چورانوے برس چھ مات سات دن کی عمر پا کر شہر اربل میں انتقال کرو گے اور تمہاری سماعت و بصارت اور دوسرے قویٰ اس وقت صحیح وتندرست رہیں گے۔ خضر الحسینی کے بیٹے محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کیا کہ میرے والد شہرِ موصل میں آکر رہے وہیں پر صفر ۵۶۱ھ میں پیدا ہوا۔ جب میں سات سال کا ہوا تو میرے والد نے ایک جید حافظ کو مقرر کیا۔ ان کا نام اور وطن دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا میرا نام علی اور میں بغداد کا رہنے والا ہوں۔ پھر جب ۹ صفر ۶۲۵ھ کو شہرِ اربل میں میرے والد نے انتقال کیا تو اس وقت ان کی عمر ۹۴ سال ۶ ماہ اور ۷ دن کی تھی اور قویٰ بھی صحیح تھے۔

۹...... عبد الصمد بن ہمام کو آپ سے کچھ نفرت تھی۔ بروزِ جمعہ وہ قضائے حاجت کیلئے گھر سے نکلا تو راستہ میں مسجد تھی۔ اس نے سوچا کہ پہلے ظہر کی نماز پڑھ لوں پھر رفع حاجت کیلئے جاؤں گا۔ وہ منبر کے قریب بیٹھ گیا لوگ جوق در جوق آنے لگے' اسے اس وقت معلوم ہوا کہ جمعہ ہے، رفع حاجت کیلئے اُٹھنا چاہا مگر کثرتِ ہجوم اور بھیڑ کے سبب نہ اُٹھ سکا اور ادھر حاجت بشدت معلوم ہوئی اور ادھر غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر پر جلوہ افروز ہوگئے۔ وہ سخت گھبرایا قریب تھا کہ بول و براز کردے، اتنے میں آپ منبر سے اُترے اور اس کے سر پر اپنی چادر ڈال دی، اس نے دیکھا کہ وہ ایک وسیع وکشادہ میدان میں ہے۔ وہاں اس نے بول و براز کیا اور فارغ ہو کر قریب ہی ایک ندی پر گیا۔ وہاں سے استنجاء اور وضو کیا، اس کے بعد آپ نے اس سے چادر ہٹالی۔ اس نے دیکھا کہ وہ اپنی جگہ پر موجود ہے اور حاجتِ بول و براز سے فارغ ہے اور نئے وضو سے اس کے اعضاء گیلے ہیں وہ بہت حیران ہوا، نماز سے فارغ ہوا تو اس نے اپنا رومال اور چابیاں نہ پائیں' بہت تلاش کی مگر نہ ملیں۔ ایکدن اسے عراق جانے کی ضرورت پڑی جب وہ عراق کی طرف روانہ ہوا تو راستے میں اس نے وہی جگہ دیکھی جہاں اس نے قضائے حاجت کی اور وضو کیا تھا اور اسی جگہ پر اس نے اپنا رومال اور چابیاں پڑی ہوئی پائیں۔ اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی، واپسی پر اس نے حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ہمیشہ کیلئے رہنے کا عہد ہے۔

۱۰......ابو سعید عبداللہ بغدادی بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میری سولہ سالہ لڑکی فاطمہ اچانک گھر کی چھت سے غائب ہوگئی، بہت تلاش کی گئی مگر نہ ملی۔ آخر معلوم ہوا کہ کوئی جن اُٹھا کرلے گیا ہے۔ میں حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور لڑکی کے گم ہونے کا واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا، کرخ کے قریب جو میدان ہے وہاں چلے جاؤ اور زمین پر "بسم اللہ علیٰ نیۃ عبدالقادر" پڑھ کر ایک گول دائرہ کھینچو اور اس میں بیٹھ جاؤ۔ جب آدھی رات کو خوب اندھیرا ہوگا تو تمہارے نزدیک سے جن جوق در جوق گزریں گے، ان کو دیکھ کر مت ڈرنا۔ سحری کے وقت ان کا بادشاہ بہت بڑے لشکر کے ساتھ آئے گا اور وہ تم سے پوچھے گا کہ کون ہو اور یہاں کیوں آئے ہو؟ پھر اس کو اپنی لڑکی کے اچانک غائب ہونے کا قصہ سنادو اور کہہ دو کہ مجھے عبدالقادر نے تمہارے پاس بھیجا ہے کہ میری لڑکی کو جن اُٹھا کرلے گیا ہے، اس سے لڑکی دِلوادو۔

ابو سعید نے کہا کہ میں کرخ کے میدان میں گیا اور جس طرح آپ نے فرمایا گول دائرہ کھینچ کر اس کے اندر بیٹھ گیا جب آدھی رات ہوئی اور خوب اندھیرا ہوگیا تو جنات اس دائرے کے پاس جوق در جوق گزرنے لگے یہاں تک کہ سحری کا وقت ہوا تو جنوں کا بادشاہ گھوڑے پر سوار ہوکر آیا اور دائرے کے پاس آکر بیٹھ گیا اور مجھ سے پوچھا تم کون ہے اور کیوں آئے ہو لیکن وہ دائرے کے اندر داخل نہ ہوا باہر ہی کھڑا رہا۔ میں نے کہا کہ مجھے تمہارے پاس شیخ عبدالقادر جیلانی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے بھیجا ہے، میری لڑکی کو کوئی جن اٹھا کرلے گیا ہے اس کی مجھے تلاش ہے۔ آپ کا نام مبارک سنتے ہی وہ گھوڑے سے اُتر آیا اور دائرے کے قریب دوزانو ہوکر بیٹھ گیا اور زمین کو بوسہ دیا پھر اس نے حکم دیا کہ جس دیو نے اس کی لڑکی کو اٹھایا ہے فوراً حاضر کرو اور تھوڑی دیر بعد وہ دیو لڑکی سمیت حاضر کیا گیا اور کہا گیا کہ یہ دیو چین کے ملک کا رہنے والا ہے۔ بادشاہ نے اس دیو سے پوچھا کہ تو نے یہ لڑکی کیوں اُٹھائی؟ اس نے کہا کہ مجھ کو اس سے محبت تھی۔ بادشاہ نے لڑکی میرے حوالے کی اور اس دیو کو قتل کرنے کا حکم دیا۔

۱۱ ...... مردانِ غیب میں سے ایک شخص ہوا میں اُڑتا ہوا جا رہا تھا جب وہ بغداد کی طرف آیا تو اس نے دل میں کہا کہ اب اس زمانہ میں کوئی مرد نہیں ہے۔ اسی وقت اس کا حال سلب ہوا اور فضا سے زمین پر گرا۔ چند دِنوں تک وہ اسی طرح پڑا رہا اور اپنی تباہی پر آنسو بہاتا رہا۔ ایک دن ابو القائمؒ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کے واسطے گئے تو اس نے کہا کہ وہاں جا کر میری سفارش کرو۔ حضرت ابو القائم جب دربارِ غوثیہ میں حاضر ہوئے تو آتے ہی اس شخص مسلوب الحال کی سفارش کی اور معافی کی درخواست کی۔ آپ نے اس کے قصور کو معاف فرمایا اور وہ پھر اپنے مقام پر فائز ہو کر ہوا میں اُڑتا ہوا چلا گیا۔

۱۲ ...... ابوالمظفر منصور بن مالک بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آیا۔ میرے بغل میں فلسفہ کی ایک کتاب تھی۔ آپ نے اس کتاب کو دیکھے بغیر فرمایا منصور! یہ کتاب تیرا برا ساتھی ہے اُٹھ کر اسے دھو ڈال میں اپنی جگہ سے نہ اُٹھ سکا اس لئے کہ مجھے اس کتاب کے ساتھ بہت دلبستگی تھی میں نے ارادہ کیا کہ اس کتاب کو لیکر گھر چلا جاؤں گا اور پھر کبھی شیخ کی مجلس میں نہیں آؤں گا۔ آپ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا، اس کتاب کو کھولو تو سہی۔ میں نے جب کتاب کو کھولا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اس کے ورق سفید کاغذ ہیں اور جو کچھ اس میں لکھا تھا اس میں سے ایک حرف بھی باقی نہیں ہے۔ میں نے وہ کتاب آپ کے ہاتھ میں دے دی۔ آپ نے اس کے ورق اُلٹے اور پھر فرمایا کہ یہ کتاب تو فضائل قرآن میں ہے۔ پھر وہ کتاب مجھے واپس دے دی۔ میں نے اس کو دیکھا تو وہ فضائل قرآن پر لکھی ہوئی تھی۔ اس کے بعد فلسفہ کی کتاب کا مضمون بھی میرے دل سے محو ہو گیا اور اس کا خیال تک میرے دل میں نہ گزرا۔

سیّدنا مکرم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

منجانب اللہ تعالیٰ جو آپ کو تعظیم وتکریم نصیب ہوئی کسی دوسرے ولی اللہ کو نہ ہے نصیب بچپن سے ہی یہ سلسلہ جاری ہو چکا ہے۔

اخبار الاخیار میں شیخ محقق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے کب سے منصبِ ولایت عطا فرمایا ہے؟ اس پر حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا، میں بارہ سال کا تھا کہ مدرسہ میں پڑھنے کیلئے جاتا تھا اس وقت میں اپنے اردگرد فرشتوں کو چلتے ہوئے دیکھتا تھا۔ جب میں مدرسہ میں پہنچتا تو ان فرشتوں کو کہتے ہوئے سنتا تھا کہ ہٹ جاؤ! اللہ تعالیٰ کے ولی کو بیٹھنے کیلئے جگہ دو۔

زبدۃ الاسرار میں حضرت شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، بچپن میں جب میں کھیلنے کیلئے گھر سے نکلتا تو مجھے ہاتف غیبی سے آواز آتی تھی کہ تعال الی یا مبارک (اے صاحبِ برکت! میری طرف رجوع کر) یہ آواز سنتے ہی میں بھاگ کر اپنی ماں کی گود میں چھپ جاتا تھا۔ مجھے آج بھی اپنی آواز خلوتوں میں سنائی دیتی ہے۔

جسے بچپن سے یہ تکریم نصیب ہوئی اسکے بعد تا حال آپ کی تعظیم وتکریم کا حال کیا ہوگا جبکہ آپ وللآخرة خيرلك من الاولى کے مظہر کامل ہیں۔

سیّدنا طبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

طبیب کا کام ہے بیماروں کو شفاء دینا اور سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیشمار بیماروں کو صحتیاب فرمایا اور فرما رہے ہیں۔ جسمانی امراض کی کرامات واضح سے واضح ہیں۔ روحانی بیماروں کی شفاء کا تو حساب ہی کوئی نہیں۔

شفاء الامراض الجسمانیہ...... ہم بطورِ نمونہ چند بیماروں کی شفایابی کا ذکر کرتے ہیں۔

لاعلاج مریض

شیخ ابوسعید قیلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی اللہ کے اِذن سے مادرزاد اندھوں اور برص کی بیماری والوں کو اچھا کرتے ہیں اور مُردوں کو زِندہ کرتے ہیں۔ (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۶۳۔ قلائد الجواہر، صفحہ ۳۷۔ نفحات الانس فارسی، صفحہ ۳۶۱)

شیخ خضر الحسینی الموصلی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ اقدس میں قریباً تیرہ سال تک رہا۔ اس دوران میں نے آپ کے بہت سے خوارق اور کرامات کو دیکھا۔ ان میں سے ایک یہ ہے، جس مریض کو حکیم لا علاج قرار دیتے تھے وہ آپ کے پاس آکر شفایاب ہوجاتا۔ آپ اُس کیلئے دعائے صحت فرماتے اور اُس کے جسم پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرتے تو اللہ کریم اُسی وقت اُس مریض کو صحت سے نوازتا۔ (قلائد الجواہر، صفحہ ۳۴۔ بہجۃ الاسرار، صفحہ ۷۸)

مرضِ استسقاء سے شفاء

ایک مرتبہ خلیفہ المستنجد باللہ کے عزیزوں میں سے ایک مریض مرضِ استسقاء میں مبتلا آپ کی خدمت میں لایا گیا۔ اُس کا پیٹ مرضِ استسقاء کی وجہ سے بہت بڑھ گیا تھا۔ تو آپ نے اُس کے پیٹ پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا تو اس کا پیٹ بالکل چھوٹا ہوگیا گویا کہ وہ کبھی بیمار تھا ہی نہیں۔ (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۷۸ سطر ۳۱، ۳۲۔ قلائد الجواہر، صفحہ ۳۴ سطر ۲۸، ۲۹)

تمہیں دُکھ سنو اپنے آفت زدوں کا
تمہیں درد کی دو دوا غوثِ اعظم

کُہنہ بخار

ایک مرتبہ ابوالمعالی احمد البغدادی الحنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ میرے بیٹے محمد کو عرصہ سوا سال سے بخار آرہا ہے ہر چند علاج کرایا مگر قطعاً بخار نہیں اُترا۔ تو آپ نے اُس کو ارشاد فرمایا، تم اس کے کان میں جاکر یہ کہہ دو کہ اے بخار! تم کو شیخ عبدالقادر جیلانی کا حکم ہے کہ میرے لڑکے سے دُور ہوکر حلہ (جو کہ ایک گاؤں کا نام ہے) میں چلے جاؤ حسبِ فرمان تعمیل کی تو بخار اُتر گیا۔ (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۷۸۔ قلائد الجواہر، صفحہ ۳۴۔ تحفہ قادریہ، صفحہ ۶۹)

جو دکھ بھر رہا ہوں جو غم سہہ رہا ہوں
کہوں کس سے تیرے سوا غوثِ اعظم

مفلوج اور اندھا

مشائخ عظام علیہم الرضوان کی ایک معتبر جماعت سے مروی ہے کہ آپ کی خدمت سراپا اقدس میں بغداد شریف کا مشہور تاجر ابو غالب حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ کے جدِ امجد سرورِ کائنات، فخرِ موجودات، منبع کمالات محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ کوئی شخص دعوت دے تو اس کی دعوت کو قبول کر لینا چاہئے۔ لہٰذا میں اپنے غریب خانہ میں آپ کو قدم رنجہ فرمانے کی درخواست کرتا ہوں۔

چند لمحے مراقبہ فرمانے کے بعد آپ نے فرمایا چلو۔ حضرت اپنے خچر پر سوار ہوئے۔ شیخ علی بن الہیتی علیہ الرحمۃ آپ کے دائیں رکاب کے ساتھ چل رہے تھے۔ تاجر کے گھر پہنچے تو دیکھا کہ وہاں بغداد شریف کے بڑے بڑے رؤسا، مشائخ اور علماء جمع ہیں اور دسترخوان بچھا ہوا ہے جس پر مختلف انواع واقسام کے کھانے چُنے ہوئے ہیں۔ اسی اثناء میں ایک بڑا سا مٹکا جس کا منہ بند تھا لایا گیا اور اس کو ایک کونے میں رکھتے ہوئے ابو غالب نے عرض کیا حضور! کھانا تناول فرمایئے۔ مگر سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سر جھکائے ہوئے بیٹھے رہے۔ آپ نے نہ تو خود کھانا تناول فرمایا اور نہ ہی اپنے ساتھیوں کو کھانے کا حکم فرمایا۔ آپ کی عظمت و جلالت سے اہل مجلس بھی ہاتھ بڑھائے بغیر بے حس بیٹھے رہے۔

اس واقعہ کے راوی کہتے ہیں کہ آپ نے حضرت علی بن الہیتی علیہ الرحمۃ کو حکم فرمایا کہ اس مٹکے کو اُٹھا لائیں۔ جب مٹکے کو اُٹھا کر آپکے سامنے رکھ دیا اور اُس کا منہ کھول کر دیکھا تو ابو غالب کا بیٹا مفلوج، اندھا اور لنگڑا اس میں بند ہے۔ آپ نے دیکھتے ہی فرمایا بیٹا اُٹھو اور صحیح سالم کھڑے ہو جاؤ۔ لڑکا صحت منداور توانا ہو کر اٹھا اور دوڑنے لگا نیز یوں دکھلائی دیتا کہ اسے کوئی بیماری تھی ہی نہیں۔ یہ دیکھتے ہی لوگوں میں ایک شور برپا ہو گیا اور آپ آنکھ بچا کر مجلس سے چلے گئے اور کچھ نہ کھایا۔ (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۶۲، ۶۳۔ نزہۃ الخاطر الفاتر، صفحہ ۵۷، ۵۸۔ نفحات الانس، صفحہ ۳۶۱)

زمانے کے دکھ درد کی رنج وغم کی ترے ہاتھ میں ہے دوا غوثِ اعظم

اپاہج بچہ اور رافضیوں کی توبہ

شیخ ابوالحسن القرشی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ۵۵۹ھ کا واقعہ ہے کہ رافضیوں کی ایک بہت بڑی جماعت دو ٹوکرے جن کا منہ بند کیا ہوا تھا لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے پوچھا کہ آپ بتائیں کہ ان میں کیا چیز ہے؟ آپ نے ایک ٹوکرے پر دستِ مبارک رکھ کر فرمایا اس میں ایک بچہ ہے جو اپاہج ہے۔ حضرت نے اپنے لختِ جگر نورِ نظر صاحبزادہ عبدالرزاق قدس سرہ کو حکم فرمایا کہ اس ٹوکرے کا منہ کھولو تو اُس میں اپاہج بچہ تھا۔ تو آپ نے اپنے دستِ مبارک سے اس کو اُٹھا کر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُٹھ کھڑا ہو۔ تو وہ فوراً کھڑا ہو گیا پھر آپ نے دوسرے ٹوکرے پر ہاتھ مبارک رکھکر فرمایا، اس میں صحت مند اور بالکل صحیح بچہ ہے۔ اُس ٹوکرے کا منہ کھول کر بچہ کو حکم فرمایا کہ باہر نکل کر بیٹھ جاؤ۔ تو وہ حسب ارشاد باہر نکل کر بیٹھ گیا۔ اس پر وہ تمام رافضی (شیعہ) تائب ہو گئے۔ (جامع کرامات الاولیاء، صفحہ ۲۰۳ سطر ۱۸ تا ۲۲۔ قلائد الجواہر، صفحہ ۳۰۔ نفحات الانس فارسی، صفحہ ۳۶۱۔ نزہۃ الخاطر الفاتر، صفحہ ۵۸۔ بہجۃ الاسرار، صفحہ ۶۳)

سیّدنا طیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کی پاکیزگی کا یہ حال تھا کہ جسم پر مکھی نہ بیٹھتی تھی آپ کے جسمِ اطہر پر لباس کی نفاست سے اندازا لگایئے کہ آپ کیسے طیب تھے۔

لباس مبارک

آپ کی طبیعت نفاست پسند اور مزاج از حد لطیف تھا۔ نفاست اور نظافت بہت خوب تھی۔ لباس بھی اعلیٰ درجے کا شاندار استعمال فرماتے تھے مگر خلافِ شریعت نہیں کیونکہ تمام کتابوں میں یہ بات موجود ہے کہ آپکا لباس مبارک عالمانہ تھا۔ بیش قیمت سے بیش قیمت کپڑا آپ کیلئے خریدا جاتا تھا۔

چنانچہ بغداد شریف کے ایک مشہور بزاز شیخ ابوالفضل احمد بن قاسم قریشی سے مروی ہے کہ ایک دفعہ حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خادم میرے پاس آیا اور اُس نے کہا کہ مجھے ایسا قیمتی اور عمدہ کپڑا درکار ہے، جس کے ایک گز کی قیمت ایک اشرفی ہو نہ اس سے کم نہ اس سے زیادہ۔ میں نے پوچھا ایسا قیمتی کپڑا کس کے واسطے درکار ہے؟ خادم نے حضور کا نام لیا۔ اُس وقت میرے دِل میں خطرہ گزرا کہ جب فقراء ایسا قیمتی لباس زیب تن کریں گے تو بادشاہِ وقت یعنی خلیفہ کون سا کپڑا پہنے گا۔ اُنہوں نے تو بادشاہ کیلئے کوئی کپڑا باقی نہیں چھوڑا۔ ابھی یہ خطرہ میرے دل میں گزر رہا تھا کہ میرے پاؤں میں غیب سے ایک کیل ایسی چُبھی کہ قریب المرگ ہو گیا۔ ہر چند اس کو باہر نکالنے کی کوشش کی مگر ناکام ہوئی۔ پھر مجھ کو اُٹھا کر حضور کی خدمت میں لائے تو آپ نے ارشاد فرمایا، اے ابوالفضل! تو نے اپنے دل میں ہم پر کیوں اعتراض کیا۔ خدا کی قسم میں نے اس کپڑے کو نہ پہنا جب تک کہ مجھے یہ نہ کہا گیا یعنی تجھے میرے حق کی قسم ایک قمیص ایسے کپڑے کا پہن جس کی قیمت فی گز ایک اشرفی ہو۔ (اخبار الاخیار فارسی، ص ۲۱

بہجۃ الاسرار، محفل نامہ گیارھویں شریف، صفحہ ۴۹، ۵۰۔ تفریح الخاطر، صفحہ ۲۳۔ قلائد الجواہر، صفحہ ۳۵۔ نزہۃ الخاطر الفاتر، صفحہ ۴۷۔ تحفۂ قادریہ، صفحہ ۱۵)

اطابۃ سے ہے یعنی دوسروں کو پاکیزہ بنانا۔ یہ کہ سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ کمال ہے جو تا حال جاری ہے کہ آپ کے فیض سے ہر ولی کامل فیضیاب ہو رہا ہے۔ اِن شاءَ اللہ آپ کے فیض عام کے باب میں تفصیل آئے گی۔ یہاں تبرک کے طور دو نظمیں نذر گذارتا ہوں۔

﴿۱﴾

خدا خود والہ و شیدا جنابِ غوثِ اعظم کا
سرِ عالم میں ہے سودا جنابِ غوثِ اعظم کا

بشر شیدا ملک شیدا زمین و آسماں شیدا
جسے دیکھا وہی شیدا جنابِ غوثِ اعظم کا

جو دیکھے اک نظر بھر کہ شہِ بغداد کا جلوہ
رہے تا حشر متوالا جنابِ غوثِ اعظم کا

تعال اللہ زہے حسنِ جمالِ شاہِ جیلانی
عجب حسنِ جہاں آرا جنابِ غوثِ اعظم کا

دلِ مضطر کی کیفیت بدل جاتی ہے دم بھر
میں ہے کیا پُر کیف نظارا جنابِ غوثِ اعظم کا

جلالِ پاک کی ہیبت ہے چھائی سارے عالم
میں ہے ہر سو بج رہا ڈنکا جنابِ غوثِ اعظم کا

اگر وہ ناز سے پوچھیں تو کس کا بندہ ہے حافظؔ
ہوں بے ساختہ شاہا جنابِ غوثِ اعظم کا

﴿۲﴾

دستگیر دو جہاں حضرتِ غوث الثقلین
مظہرِ ذاتِ جہاں حضرتِ غوث الثقلین

فخر کرتے ہیں غلامی پہ سلاطینِ زماں
والیٔ کون و مکاں حضرتِ غوث الثقلین

دیکھ لے ان کو جسے شوقِ لقائے باری
بے نشاں کے ہیں نشاں حضرتِ غوث الثقلین

شانِ محبوبی کے قربان خدائی ساری
دلبرِ جملہ جہاں حضرتِ غوث الثقلین

سوختہ جانوں کی تسکین و دوا اور مرہم
چارۂ دردِ دلاں حضرتِ غوث الثقلین

زہے تقدیر مجھے مل گئے مرشدِ اکمل
منبعِ فیضِ رواں حضرتِ غوث الثقلین

دم لبوں پہ ہو اور آپ کا اسمِ اعظم
ہو میرا وِرد زبان حضرتِ غوث الثقلین

سیّدنا جواد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کے جود وسخا کا اعتراف غیروں کو بھی ہے۔ آپ کے در پر جو بھی آیا منہ مانگی مراد پا کر گیا۔ دَراہم و دِینار پر تو ہر ایک مٹا ہے یہاں تو ولایت تقسیم ہوتی ہے یہاں تک کہ چوروں کو ولیٔ کامل اور عام آدمیوں کو قطبِ وقت بنایا جاتا ہے۔ حضرت شاہ ابوالمعالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بغداد کے چند افراد اور مشائخ ولایت طلبی کیلئے حاضر ہوتے اور شیخ خلیل نے آکر رُتبہ قطبیت کی درخواست کی۔ شیخ صاحب (عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی) نے فرمایا، خدا کی قسم! میں (ابوالخیر) نے دیکھا کہ جس نے جو کچھ مانگا اُسے مل گیا۔ (تحفہ قدریہ، صفحہ ۲۵،۲۶۔ بہجۃ الاسرار، صفحہ ۳۰)

اُن کے در سے کوئی خالی جائے ہوسکتا نہیں
اُن کے دروازے کھلے ہیں ہر گدا کے واسطے

سیّدنا منقاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

منقاد بمعنی فرمانبردار۔ تمام لوگ جانتے ہیں کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ' اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کیسے فرمانبردار تھے آپ کی ریاضت ومجاہدہ کے باب میں پڑھیں گے کہ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا اپنے ربّ کا فرمانبردار کون؟ ریاضت ومجاہدہ میں آپ نے ہر طرح کی تکالیف برداشت کیں یہاں تک کہ ذہنی پریشانیوں تک کا بوجھ آپ نے اُٹھایا۔ آپ کی ریاضت ومجاہدہ کے متعلق کتب سیر وتاریخ میں مرقوم ہے کہ

سلوک اور مجاھدہ

آپ نے علمِ طریقت حضرت حماد بن مسلم دباس سے حاصل کیا۔ اس زمانے میں شیخ حماد بن مسلم علوم وحقائق میں علمائے راسخین میں سے تھے۔ مریدوں کی تعلیم وتربیت میں اُن سے بڑھ کر بغداد میں کوئی شیخ نہ تھا اور بغداد کے مشائخ اور صوفیہ انہی کے فیض یافتہ تھے۔ آپ بغداد کے مظفرہ پہ رہا کرتے تھے اور آپ کا ۵۲۵ھ میں انتقال ہوا۔

غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں طلبِ علم کیلئے اُن کی خدمت میں حاضر ہوتا تو آپ فرماتے کہ تو ہمارے پاس کیوں آیا ہے تُو فقیہ ہے فقہاء کے پاس جا مگر میں خاموش رہتا پھر مجھے پریشان کرنے کیلئے وہ حضرات فرماتے، آج ہمارے پاس بہت سی روٹیاں اور فالودہ آیا ہے مگر ہم نے سب کھا لیا ہے اور تیرے لئے کچھ نہیں رکھا اور مجھے بڑی اذیت دیتے۔ آپ کے اصحاب بھی جو اکثر اپنے شیخ کو مجھے اذیت دیتے دیکھا کرتے تھے۔ مجھ سے تعرض کرنے لگے اور کہنے لگے تو فقیہ ہے یہاں کیا کرے گا یہاں کیوں آیا ہے میرے شیخ نے جب یہ معاملہ دیکھا تو فرمایا، اے لوگو تم اسے کیوں اذیت دیتے ہو۔ اللہ کی قسم! تم میں اس جیسا ایک بھی نہیں۔ میں تو اسے آزمائش کیلئے اذیت دیتا ہوں مگر دیکھتا ہوں کہ یہ ایک پہاڑ ہے جو اپنی جگہ سے نہیں ٹلتا۔

قادریہ طریقہ

سلوک میں حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طریقہ بہ لحاظ شدت ولزوم بے نظیر تھا۔ مشائخ زمانہ میں سے کوئی بھی ریاضت میں ان کی برابری نہیں کرسکتا تھا۔ آپ ہمیشہ تفویض وتسلیم، قلب وروح کی موافقت، ظاہر وباطن کا اتحاد ہر حال میں تعلق مع اللہ، کتاب وسنت کو ملحوظ رکھنا، احکامِ شریعت کی پابندی کرنے اور اسرارِ حقیقت کا مشاہدہ کرنے میں مصروف رہتے۔

واقعہ قارورہ

آپ کی ریاضت کا حال حکایتِ قارورہ سے سمجھنا آسان ہوگا منقول ہے کہ ایک مرتبہ پیرانِ پیر بیمار ہوگئے۔ آپ کے احباب نے انتہائی کوشش سے آپ کا علاج کرانے کا پروگرام بنایا۔ ایک کامل طبیب جو کہ مذہباً کافر تھا اسکے پاس مرض کی تشخیص اور علاج کیلئے آپ کو قارورہ بھیجا گیا۔ قارورہ دیکھتے ہی اس طبیب نے زاروقطار رونا شروع کردیا اور بے اختیار پکار اُٹھا کہ آپ ایسے بیمار ہیں جن کا علاج اطباء سے قطعاً ناممکن ہے کیونکہ جو عشق خداوندی سے سرشار ہوں جب تک انہیں حقیقی قرب نصیب نہ ہو کبھی شفایاب نہیں ہوسکتے اور جنہیں شربت وصال نصیب ہو ان کا علاج دنیا میں محال ہے اس کے ساتھ اس نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہوگیا۔

دیکھ قارورہ بے دیناں نے فیض حقیقی پایا   نال محبت ہنجو برسن کلمہ بول سنایا

سیّدنا قائم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اگر قائم سے مراد استقامت علی الدین ہے تو بھی آپ اس صفت میں یکتا تھے۔ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حال پڑھنے والوں کو بخوبی معلوم ہے کہ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس صفت کاملہ پر گامزن ہوئے اس میں بال برابر بھی لچک نہیں دکھائی۔ مثلاً سچ بولنے کو دیکھئے آپ خود فرماتے ہیں کہ میں نے مکتب (مدرسہ) میں داخلہ کے وقت سے زندگی بھر جھوٹ نہیں بولا۔ آپ کی اس استقامت علی الصدق کی برکت سے کئی چور ابدال بنے۔ ایسے ہی آپ کے جود و سخا کی استقامت کا حال مشہور ہے۔ ایک دفعہ بغداد شریف میں ایک درویش حاضر ہوا اور عرض کی دجلہ پار کرنا چاہتا ہوں لیکن کرایہ نہ ہونے کی بناء پر ملاح نے کشتی سے مجھے اُتار دیا۔ اسی دوران ایک شخص نے حضرت کی خدمت میں تیس دِینار بطورِ نذرانہ پیش کیے۔ آپ نے اس درویش کو سب دینار دے کر فرمایا کہ ملاح کو لے جا کر دے دو اور اس سے کہنا کہ آئندہ کسی غریب کو واپس نہ لوٹائے۔ نیز آپ نے اپنا پیراہن بھی اُتار کر اس درویش کو دے دیا اور پھر بیس دِینار میں خود ہی اس سے خرید لیا۔

حضرت غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک بار بغداد کے دورانِ قیام مجھ کو بیس دن تک کھانے کی کوئی چیز میسر نہ ہوئی اور میں رزقِ حلال کی تلاش میں بغداد سے کچھ دُور ایوانِ کسریٰ کی طرف گیا لیکن وہاں پہنچ کر دیکھا کہ ستر اولیائے کرام کھانے کی تلاش میں گھوم رہے ہیں۔ میں یہ حال دیکھ کر بغداد واپس آ گیا جہاں مجھ کو میرے شہر کے ایک شخص نے میری والدہ ماجدہ کے بھیجے ہوئے سونے کے ریزے دیئے۔ میں اسی وقت ایوانِ کسریٰ کی طرف لوٹ گیا اور ان حاجت مند بزرگوں کو جو اکلِ حلال کی تلاش میں سرگرداں تھے وہ سب ریزے پیش کر دیئے اور اپنی ضرورت کیلئے صرف ایک ریزہ رکھ لیا جب میں نے ان اربابِ حاجات کو ریزے پیش کیے تو انہوں نے دریافت کیا کہ یہ کہاں سے لائے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میری والدہ محترمہ نے میرے اخراجات کیلئے بھیجے تھے لیکن میری اخوت اور محبت نے آپ کی ضرورت دیکھتے ہوئے تنہا خرچ کرنا گوارہ نہ کیا۔

حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ قحط سالی کے زمانے میں بھوک سے نڈھال ہو کر بغداد کی مشہور منڈی سوق الریحانین کی حد میں گیا اور گوشہ میں جا کر بیٹھ گیا تھوڑی دیر بعد ایک نوجوان بھنا ہوا گوشت اور روٹیاں لے کر مسجد میں آیا اور کھانا شروع کر دیا۔ حضرت فرماتے ہیں کہ اس کو کھاتے ہوئے دیکھ کر میرا نفس بے چین ہو گیا لیکن میں نے خودداری کو ہاتھ سے نہ جانے دیا اور نفس کی اس بے صبری پر اس کو ملامت کرتا رہا۔ اسی اثناء میں اس نوجوان کی نظر مجھ پر پڑی اور اس نے بااصرار اپنے ساتھ کھانے میں شریک کر لیا۔ حضرت فرماتے ہیں کہ ابھی میں نے چند ہی لقمے کھائے تھے کہ اس نوجوان نے میرا نام اور وطن کا حال دریافت کیا اور بغداد میں قیام کا سبب معلوم کیا۔ میں نے دیکھا کہ اس کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا اور بڑی ندامت کے ساتھ اس نے کہا، میرے بھائی میں تمہارے وطن گیلان سے آیا ہوں اور تمہاری والدہ نے مجھ کو آٹھ دِینار تمہیں پہنچانے کیلئے دیئے تھے۔ میں کئی دن سے تم کو تلاش کر رہا تھا لیکن پتا نہ چلا۔ میری ذاتی رقم اسی جدوجہد میں ختم ہو چکی تھی اس لئے آج میں نے کئی وقت کا فاقہ کرنے کے بعد تمہاری اس امانت میں سے یہ کھانا خرید کر کھایا ہے اب میں تمہارا مہمان ہوں اور تم میرے میزبان ہو تمہاری رقم خرچ کرنے کی جو جسارت میں نے کی اسے معاف کر دو۔ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس نوجوان کو اطمینان دِلایا اور اپنی اس رقم میں سے مزید رقم اس نوجوان کو مرحمت فرمائی۔

حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ زمانہ طالب علمی میں مجھ پر بارہا ایسا وقت آیا کہ فاقوں کی نوبت آ گئی لیکن میں نے کبھی صبر و استقلال کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ میں اپنے اساتذہ اور مشائخ کی خدمت سے فارغ ہو کر جنگلوں میں نکل جاتا اور پیٹ بھرنے کیلئے سبزیاں تلاش کرتا اور بعض اوقات دریائے دجلہ کے کنارے بہتی ہوئی ترکاری اُٹھا کر کھاتا جب نفس بے تاب ہوتا آیتِ پاک فان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا پڑھتا یعنی دُشواری کے ساتھ آسانی ہے یقیناً دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر غور کرتے ہی سکون و اطمینان نصیب ہو جاتا۔

منازل سلوک طے کرنے میں نفس کی ہر خواہش کو پامال کیا جاتا ہے۔ حضرت فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مسلسل فاقوں سے بے حال ہو کر محلّہ قطعیہ شرقیہ سے گزر رہا تھا کہ ایک صاحب نے میرے ضعف اور نقاہت کو دیکھ کر ایک دکاندار کے نام خط لکھ دیا جس نے خط پڑھ کر عمدہ قسم کی پوریاں اور حلوہ مجھ کو دیا میں یہ چیزیں لے کر ایک وِیران مسجد میں چلا گیا اور سوچنے لگا کہ حلوہ پوری کھاؤں کہ اتنے میں میری نظر ایک کاغذ کے ٹکڑے پر پڑی جو دیوار مسجد کے پاس پڑا ہوا تھا میں نے اُسے اٹھا کر پڑھا تو اس میں لکھا ہوا تھا کہ خدا کے شیر نفس کی خواہشوں کی لذتوں سے بے نیاز ہوتے ہیں۔ حضرت فرماتے ہیں کہ عبارت پڑھتے ہوئے میں نے اپنا رومال کھولا اور حلوہ پوری محرابِ مسجد میں رکھ دی اور نوافل پڑھ کر بغیر کچھ کھائے پیئے واپس چلا آیا۔

حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس صوفی کو ناپسند فرماتے ہیں جو ظاہری علوم سے بے نیاز ہو کر طریقت کی راہ میں قدم رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ شیخ عبداللہ جبائی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھ کو خیال پیدا ہوا کہ مخلوق الٰہی سے قطع تعلق کر کے گوشہ نشینی اختیار کرلوں اور زندگی کی باقی ساعتیں ذکر الٰہی میں گزاردوں اور اس مشورہ کیلئے بارگاہِ غوثیت میں حاضر ہوا اور آپ کی اقتدا میں نماز ادا کی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ کے سامنے مودب بیٹھ گیا آپ نے مجھ کو دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ تم جب تک علم حاصل نہ کرو اور شیوخِ طریقت کی خدمت میں رہ کر سلوک کی تعلیم پوری نہ کرو اس وقت تک مخلوقِ الٰہی سے قطع تعلق کرنا جائز نہیں ہے اگر تم حصول علم سے پہلے خلوت نشینی اختیار کرو گے تو تمہاری متاع مرغ بے پر کی ہوگی جب تم کو کوئی دینی مشکل پیش آئے گی تم اسے معلوم کرنے کیلئے پھر باہر نکلو گے گوشہ نشینی کیلئے وہ شخص موزوں ہوتا ہے جو شمع کی طرح روشن ہوتا کہ مخلوق اس سے فیضیاب ہوسکے۔

غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے زمانے کے اُن جید علماء میں سے تھے جن کا شمار اُنگلیوں پر ہوتا تھا۔ حضرت کی مجلس وعظ وارشاد میں اکابرین فقہاء وعلماء بکثرت شریک ہوتے تھے آپ کے ملفوظات گرامی تحریر کرنے کیلئے آپ کی مجلس میں چار چار سو لکھنے والے ہوتے تھے آپ کے وعظ ونصیحت کی کل مدت چالیس سال ہے درس وتدریس اور فتویٰ نویسی کی مدت ۳۳ سال ہے آپ ہفتہ میں تین دن وعظ فرماتے تھے۔ آپ کے دستِ مبارک پر ہزاروں بندگانِ خدا نے اسلام قبول کیا اور آپ کے فیوض وبرکات سے لاکھوں تشنگان طریقت سیراب ہوئے آپ کی مجلس مبارک میں امراء بھی سلاطین بھی شریک ہوتے اور فیض یاب ہو کر جاتے۔

ایک مرتبہ خلیفہ المستنجد باللہ حاضر خدمت ہوا اور اس نے دس تھیلیاں زر وجواہر کی پیش کیں آپ نے اس کی نذر قبول کرنے سے انکار کردیا۔ خلیفہ نے بہت منت سماجت کرتے ہوئے نذر قبول کرنے کیلئے اصرار کیا، جب آپ نے اس کا بہت اصرار دیکھا تو آپ نے دو تھیلیاں اُٹھا کر اپنے دونوں ہاتھوں میں لیں اور ان کو زور سے دبایا تو ان سے خون ٹپکنے لگا۔ خلیفہ پر اس واقعہ سے لرزہ طاری ہوگیا۔ غرضیکہ آپ ہر صفت کاملہ کے پہاڑ تھے۔

سیّدنا صائم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہمارے غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدائشی روزے دار تھے۔آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ میرا بیٹا عبدالقادر رَمضان میں پیدا ہوا لیکن رمضان میں دن کے وقت اس نے کبھی دودھ نہیں پیا بلکہ شام کو روزہ اِفطار کے وقت دودھ پیا کرتا تھا اور اس واقعہ کی تمام شہر میں شہرت ہوگئی کہ سادات میں ایک ایسا بچہ پیدا ہوا ہے جو احترامِ رمضان کے باعث دن کو ماں کا دودھ نہیں پیتا۔

آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں۔دوسرے سال اُنتیسویں شعبان کو جب ماہِ رمضان المبارک کا چاند نظر نہ آیا اور صبح کو پہلے روزے کی بابت لوگوں کو شک ہوا۔شہر کے چند معزز حضرات نے میرے گھر کے دروازے پر تشریف لاکر دریافت کیا، کیا آپ کو رویتِ ہلال کا علم ہے؟ کیا آپ کے برخوردار نے آج دن کو دودھ پیا؟ میں نے جواب دیا کہ مجھے چاند کے متعلق کوئی علم نہیں البتہ میرے بیٹے عبدالقادر نے آج دودھ نہیں پیا۔مجھ سے دریافت کرنے کے بعد لوگوں نے اس دِن کا روزہ رکھا اور بعد ازاں اس کی تحقیق بھی ہوگئی کہ واقعی رمضان المبارک کی اس دن پہلی تاریخ تھی۔

سیّدنا عابد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بچپن ہی سے بڑے عبادت گزار تھے۔ہمیں آپ کے عہدِ طفولیت کی بعض روایات آپ ہی کی زبان مبارک سے ملتی ہیں۔فرماتے ہیں کہ جب میں پانچ برس کا ہوا تو جب کبھی میں اپنے ہم عمر بچوں کے ساتھ کھیلنے کا ارادہ کرتا تو غیب سے یہ ندا میرے کانوں میں آتی، الی یا مبارک اے برکت والے ادھر آ۔فرماتے ہیں کہ میں یہ ندائے غیب سن کر فوراً اپنی والدہ صاحبہ کے پاس آکر چھپ جاتا۔آپ نے اپنی ذہانتِ طبعی اور شوقِ علمی کے باعث سب سے پہلے قرآنِ پاک حفظ کیا۔ ابھی آپ دس بارہ سال ہی کے تھے کہ والدِ محترم کا سایہ سر سے اُٹھ گیا، گھر کے کاروبار کی ذِمہ داری بھی آپ کے کندھوں پر آن پڑی لیکن آپ نے اِسی عمر میں گھریلو ذِمہ داریوں کے باوجود قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد اپنے وطن ہی میں چند درسی کتابیں پڑھ لیں۔

ایک دن جب آپ اپنی گائے کو کہیں لے جارہے تھے تو آپ کو یہ القاء ہوا ما لهذا خلقت ولا بهذا أمرت یعنی نہ آپ ان کاموں کیلئے پیدا کئے گئے ہیں اور نہ ہی ان کاموں کا آپ کو حکم دیا گیا ہے۔حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس القائے الٰہی پر غور وفکر کرتا ہوا اپنے مکان کی چھت پر چڑھا تو مجھے حاجی لوگ مقامِ عرفات میں نظر آئے اور میں نے تھوڑی ہی دیر میں ایک قافلہ بغداد جاتے دیکھا۔اس القائے الٰہی اور منظر نے میرے دل پر خاص اثر کیا۔میں نیچے اُتر کر اپنی والدہ صاحبہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔انہوں نے میری غمگین ہونے کی وجہ دریافت کی۔میں نے حصولِ علم کی خاطر سفرِ بغداد کی اجازت طلب کی۔اس کے بعد کا واقعہ مشہور ہے، جسے فقیر غوث اعظم کی طالب العلمی کے واقعات میں تفصیل سے عرض کریگا، ان شاءاللہ

سیّدنا زاھد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زہد کسی سے ڈھکا چھپا نہیں دنیا کو تو آپ نے تین طلاق دے رکھی تھی اس کے باوجود آپ کے پاس تحائف وہدایا اور نذرانے پیش ہوتے تو آپ حاضرین پر تقسیم فرما دیتے۔

ایک دفعہ خلیفہ بغداد مستنجد باللہ نے بصد ادب و نیاز دس بدرے اشرفیوں کے پیش کیے۔ آپ نے لینے سے انکار کیا۔ اس نے بالحاح وزاری قبول فرمانے کی درخواست کی۔ آپ نے دو بدروں کو اٹھا کر دونوں کو ہاتھوں سے دبایا تو ان سے خون نکلنا شروع ہوگیا۔ آپ نے خلیفہ کو دیکھ کر فرمایا، تجھے خدا سے شرم نہیں آتی کہ تو بندگانِ خدا کا خون پیتا ہے۔ اگر مجھ کو قرابتِ رسول کا پاس نہ ہوتا تو میں ان بدروں کو یہاں تک دباتا کہ تیرے مکان تک خون پہنچ جاتا۔ آپ کسی امیر وزیر کے گھر نہ جاتے اور نہ ان کی تعظیم کے واسطے کھڑے ہوتے۔ جب کوئی خلیفہ یا بادشاہ آتا آپ اُٹھ کر اندر چلے جاتے، جب وہ آ کر بیٹھ جاتا تو آپ تشریف لاتے۔ بادشاہوں اور خلیفوں کو بہت نصیحت کرتے اور وہ عرض کرتے آپ کا فرمان ہمارے سر آنکھوں پر ہے اور جب بوقتِ ضرورت بادشاہوں کو خط لکھتے تو اس طرح خطاب فرماتے، شیخ عبدالقادر تم کو حکم دیتا ہے۔

سیدنا ساجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کی سجدہ ریزی کی مثال نہیں ملے گی اور آپ کی ریاضت ومجاہدہ کا حال سب کو معلوم ہے کہ ریاضات ومجاہدات اور نفس کشی میں بڑی جفاکشی اور بلند ہمتی کیساتھ سلوک ومعرفت کی اعلیٰ منازل کو طے فرمایا۔ شیخ ابوالفتوح ہروی کا بیان ہے۔ آپ پچیس سال تک عراق کے جنگلوں میں صحرانوردی کرتے رہے۔ میں آپ کی خدمت میں چالیس سال تک حاضر رہا۔ اسی دوران آپ ہمیشہ صبح کی نماز عشاء کے وضو سے ادا فرماتے۔ آپ ہمہ وقت باوضو رہتے۔ جب بھی وضو کرتے اس کے بعد دو رکعت نفل ادا کرتے۔ عشاء کی نماز کے بعد اپنی خلوت گاہ میں تشریف لے جاتے اور کسی کو بھی وہاں جانے کی اجازت نہ ہوتی تمام رات محو عبادت رہتے۔ طلوع کے وقت باہر نکلتے۔ ایک دفعہ خلیفہ وقت رات کو زیارت کیلئے حاضر خدمت ہوا مگر اسے بھی فجر سے پہلے باریابی نصیب نہ ہو سکی۔

اسی دوران رات کو مسلسل پندرہ سال عشاء کی نماز کے بعد ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر تلاوتِ قرآن شروع کرتے اور سحری تک قرآن مجید ختم کر لیتے۔ بعض اوقات چالیس چالیس دن تک کھانے کو کچھ نہ میسر آتا، ادھر دنیا اپنے حسن و جمال اور دل فریب رنگینیوں اور خواہشات کے ساتھ لبھانے آتی مگر شیخ ثابت قدم رہے۔ گیارہ سال تک برج بغداد میں محو عبادت رہے۔ آپ ہی کی وجہ سے اس کا نام برج عجمی پڑ گیا۔

اسی زمانہ ریاضت میں ایک بار ایسا بھی ہوا کہ آپ برہنہ پا صحرا میں پھر رہے تھے۔ پاؤں میں کانٹے چبھتے، سورج کی حدت اور موسم کی شدت سے بے نیاز عبادت میں مگن تھے کہ بے ہوش ہو گئے۔ لوگوں نے مردہ سمجھ کر تکفین وتدفین کی تیاری کی جارہی تھی بلکہ غسل دیا جا رہا تھا کہ ہوش آ گیا۔ (مدارج، جلد ا صفحہ ۱۱۵)

سیّدنا واجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یعنی عارف اللہ مرتبہ ٔعرفان و وجدان میں بھی سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اعلیٰ مقام ہے اور یہ مقامِ اعلیٰ بھی آپ نے خداداد صلاحیتوں سے ریاضات و مجاہدات کے ذریعہ حاصل کیا جیسا کہ آپ کی ریاضت و مجاہدہ کے بارے میں ہے۔ مدرسہ نظامیہ بغداد میں جب تعلیم مکمل کر چکے تو عبادت و ریاضت کی عادت ڈال لی۔ پہلے ایک سال مدائن کے کھنڈرات میں شب و روز یادِ حق میں بسر کیا۔ سالہا سال عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی۔ رات کو نیند کرنے کی نوبت بہت کم آتی تھی۔ جسمانی عیش سے کنارہ کشی کی اور مراتب علیا حاصل کئے۔ کسی نے کیا ہی خوب کہا، من العلی سحر اللیالی یعنی جو شخص سر بلندی چاہتا ہے تو لازم ہے کہ راتوں کو جاگے اور مطلوب حقیقی سے محو گفتگو ہو۔ پچیس سال کے مجاہدات کے بعد آپ نے شیخ الشیوخ ابوسعید مبارک مخزومی کے دستِ حق پر بیعت کر کے میدانِ سلوک میں ناموری حاصل کی۔

سیّدنا جیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ آپ کی نسبت اصلی وطن کی وجہ سے ہے۔

وطن مالوف...... آپ کا وطن گیل ہے، جس کو گیلان بھی کہتے ہیں اہل عرب اس کو جیل اور جیلان بھی کہہ دیتے ہیں۔ یہ طبرستان کے پاس ایک علاقہ ہے جو ملک عجم میں واقع ہے۔ اس علاقہ کے نیف نام کے ایک گاؤں میں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ یہ علاقہ بغداد سے سات دن کی مسافت پر واقع ہے۔ بغداد اور مدائن کے قریب بھی جیل یا گیل نام کے دو گاؤں ہیں لیکن ان دونوں گاؤں کو غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مولد سمجھنا درست نہیں کیونکہ یہ ملک عراق سے متعلق ہیں اور حضرت کا عجمی ہونا محقق ہے۔ اس کی مزید تحقیق آپ کی ولادت کے باب میں آئے گی۔ اِن شاءَ اللہ عزّ وجل

سیّدنا حنبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فقہی مسلک حنبلی تھا یعنی امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فقہ کی پیروی اور وہ بھی انہی کی استدعاء پر جیسے فقیر نے اس تصنیف میں واقعہ نقل کیا ہے۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ آپ اتنے بڑے کامل ہو کر دوسرے کے مقلد کیوں ہوئے۔ اس کی تفصیل فقیر کی کتاب 'کیا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہابی تھے' میں دیکھئے۔ یاد رہے کہ آپ دورِ تقلید میں پیدا ہوئے آپ میں اجتہادِ مطلق کی استعداد بطریق اتم و اکمل تھی اس کے باوجود آپ نے تقلید اختیار کی تاکہ اُمت کا شیرازہ نہ بکھرے۔ اسی لئے ہم مخالفین کو کہتے ہیں کہ اگر تقلید شرک یا بدعت ہوتی تو حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی کی تقلید نہ فرماتے اسی سے تو سبق ملتا ہے کہ دورِ حاضرہ میں کوئی کتنا ہی بڑا مجتہد کیوں نہ ہو اُسے تقلید ضروری ہے۔

سیّدنا نقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیّدنا نقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں اسماء مبارکہ آپ کی صفات میں سے اعلیٰ صفتیں ہیں۔ وضاحت کی ضرورت ہی نہیں۔

سیّدنا کامل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کی کاملیت میں نہ کسی کو شک ہے نہ ہوگا۔

سیّدنا باذل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

راہِ خدا میں مال و اسباب لٹانا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ادنیٰ کمال میں سے تھا۔ تفریح الخاطر میں ہے کہ کہتے ہیں کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لباس نفیس ہوتا تھا جس کا ایک ذرع دس دینار کا ہوتا تھا۔ ایک دفعہ آپ نے ستر ہزار دینار کی قیمت کا عمامہ باندھا اُسی حال میں ایک فقیر کو دیکھا تو اُسے دے دیا۔

سیّدنا زکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کی فہم وزکاء کا امتحان علمائے بغداد نے لینا چاہا تو انتہائی زکی پایا۔

غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روحانی تصرفات کا اعتراف کرتے ہوئے امام یوسف بن اسماعیل نبھانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب جامع کراماتِ اولیاء میں لکھتے ہیں کہ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علم کا شہرہ چاردانگ عالم میں تھا۔ بغداد کے ایک سوا جل فقہاء نے آپ کے علم کو پرکھنا چاہا اور آپ کا امتحان لینے کی غرض سے اپنے تئیں پیچیدہ ترین سوالات لے کر آپ کی خدمت میں آئے۔ جب بیٹھ گئے تو حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے قلب پر توجہ فرمائی بس پھر کیا تھا' اللہ کا نور آپ کے سینے سے ایک کرن کی صورت میں نکلا' جس سے سارے فقہاء کے دِلوں سے سوالات محو ہوگئے۔ وہ سخت پریشان، شرمندہ اور مضطرب ہو کر چیخنے لگے اپنے عمامے اُتار دیئے اور کپڑے پھاڑنے لگے۔ اب حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُٹھے اور کرسی پر جلوہ افروز ہوئے اور ان علماء کے سوالات کو ان کے بیان کرنے سے پہلے خود ہی بیان فرماتے اور ساتھ ہی اس کا جواب بھی مرحمت فرمادیتے۔ حتیٰ کہ تمام فقہاء نے آپ کے اعلیٰ منصب علمی کو تسلیم کرلیا۔ عظیم محدث ومفسر ابن کثیر نے اپنی تاریخ میں یہ تاریخی کلمات لکھے ہیں کہ آپ (غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ) علمِ حدیث، فقہ، وعظ اور علوم حقائق میں یدِ طولیٰ رکھتے تھے۔

شاہِ شاہاں شیخ عبدالقادر است　　دل نشین و دلربا و دلبر است

سیّدنا صفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ وہ صفت ہے کہ جس کی تشریح کی ضرورت نہیں۔

سیّدنا جمیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کے حسن وجمال کی تفصیل آپ کے حلیہ مبارک میں بیان کی جائے گی۔ اِن شاءاللہ تعالیٰ

سیّدنا جلیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کی جلالت اور بزرگی کا انکار کسی بدبخت کو ہوگا' ورنہ اکابر اولیاء کرام نے آپ کی جلالت کا یوں اعتراف فرمایا جیسے ایک مرید اپنے شیخ کامل کے کمالات اور جلالت شان کا اعتراف کرتا ہے۔ تفصیل قدم غوث کے مضامین میں آئے گی۔ اِن شاءاللہ

سیّدنا ماضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ نام مبارک عالمِ ارواح کی طرف اشارہ فرماتا ہے اس کی تفصیل عالمِ ارواح میں آئے گی۔ اِن شاءاللہ

سیّدنا مناص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ لفظ قرآن مجید میں بھی ہے: فنادو اولات و حین مناص تو اب وہ پکاریں اور چھوٹنے کا وقت نہ تھا۔ (پ۲۳۔ع۱۶)

یعنی حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلاصی دہندہ ہیں اور واقعی آپ نے ایک کو نہیں بے شمار مخلوق کو خلاصی بخشی بیشمار واقعات دلالت کرتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بندگانِ خدا کو نجات بخشی۔ صرف دو واقعات ملاحظہ ہوں۔

(۱) عورت کی فریاد رسی

کہتے ہیں کہ ایک خوبصورت عورت نے حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت کی اس سے پہلے اس پر ایک فاسق عاشق تھا۔ ایک روز وہ عورت اپنے کسی کام کیلئے پہاڑ کے غار کی طرف گئی تو اس کا عاشق بھی اس کے غار کی طرف جانے کی خبر سن کر اس کے پیچھے ہولیا اور اُس کے پاس جا کر عصمت ریزی کرنے لگا۔ عورت نے اپنی خلاصی کی جب کوئی بھی صورت نہ دیکھی تو غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام مبارک لے کر اس طرح پکارنے لگی: 'الغیاث یا غوث اعظم، الغیاث یا غوث الثقلین، الغیاث یا شیخ محی الدین، الغیاث یا سیّدی عبدالقادر' آپ اس وقت مدرسہ میں وضو کر رہے تھے اور پاؤں میں لکڑی کی کھڑاویں تھیں آپ نے اُنہیں پاؤں سے اُتار کر غار کی طرف پھینکا۔ وہ فاسق کے مراد پانے سے پہلے پہنچ گئیں اور سر پر پڑنے لگیں حتیٰ کہ وہ مرگیا۔ پھر وہ عورت انہیں اُٹھا کر حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربارِ عالی میں حاضر ہوئی اور حاضرین کے سامنے آپ سے اپنا سارا واقعہ عرض کیا۔

(۲) مرید کی خلاصی

کہتے ہیں کہ ایک تاجر قافلہ کی روانگی کا انتظار کرتا رہا تا کہ اُن کے ہمراہ تجارت کیلئے جائے جب قافلہ روانہ ہوا تو یہ چھ اُونٹوں پر سرخ شکر لاد کر قافلہ کے ہمراہ روانہ ہوگیا۔ راستہ میں (رات کے وقت) اس کے اونٹ گم ہوگئے بہت تلاش کئے مگر نہ ملے سخت گھبرایا چونکہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرید اور معتقد تھا اسلئے با آواز بلند پکارنے لگا، یا سیّدی غوثِ اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) میرے اونٹ اسباب سمیت غائب ہوگئے ہیں۔ دیکھا کہ پہاڑ پر ایک سفید پوش بزرگ کھڑے اپنی آستین سے اپنی جانب اشارہ فرما رہے' گویا اپنی طرف بلا رہے ہیں۔ جب اُس طرف گیا تو اُس اشارہ کرنے والے کو گم پایا اونٹ مع اسباب اُس مکان سے مل گئے۔ (تفریح الخاطر)

فائدہ...... نہ صرف دنیا میں بلکہ آخرت میں تو بے شمار میرے جیسوں کو نجات دلائیں گے۔ (الحمدللہ علی ذٰلک) اسے مفصل فقیر آئندہ ابواب میں عرض کرے گا۔ اِن شاءَ اللہ تعالیٰ

سیّدنا سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیّدنا رشید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دونوں اسماء مبارکہ اپنی لفظی جامعیت کے لحاظ سے ظاہر ہیں اور سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موزونیت رکھتے ہیں اسی لئے مزید تشریح کی ضرورت نہیں۔

سیّدنا سخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سخاوت کا کیا کہنا! چند واقعات ملاحظہ ہوں۔

خود فرماتے ہیں کہ میں نے وہاں ستر ولیوں کو پایا جو سب کے سب میری طرح پیٹ کیلئے مباحات کی تلاش میں پھر رہے تھے۔ میں نے دل میں سوچا ان کی مزاحمت کرنا مروت سے بعید ہے۔ اس لئے میں بغداد کی طرف لوٹ آیا۔ راستے میں مجھے اپنے وطن کا ایک شخص ملا جس سے میں واقف نہ تھا۔ اُس نے مجھے ایک پارۂ زر دیا اور کہا کہ تیری والدہ نے یہ تیرے واسطے بھیجا ہے۔ میں اسے لے کر جلد ویرانے کی طرف واپس گیا۔ اس میں سے کچھ اپنے واسطے رکھ لیا اور باقی ان ستر ولیوں میں تقسیم کر دیا۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ یہ کیسا ہے؟ میں نے کہا کہ یہ میری ماں نے بھیجا ہے مگر میں نے پسند نہ کیا کہ سب اپنے پاس ہی رکھ لوں پھر میں بغداد میں آیا اور جو میرے پاس باقی تھا اس کے عوض کھانا لیا اور فقیروں کو آواز دی پس ہم سب نے مل کر کھایا۔

(بہجۃ الاسرار، صفحہ ۱۰۳)

اسی طرح ماں نے ایک دفعہ آٹھ دینار بھیجے۔ وہ بھی جلد صَرف ہو گئے۔ ابو بکر تمیمی کا بیان ہے کہ میں نے سیّدنا شیخ محی الدین کو سنا کہ فرماتے تھے۔ ایک قحط میں جو بغداد میں پڑا' مجھے ایسی تنگی ہوئی کہ کئی دن کھانا نہ کھایا بلکہ گری پڑی چیزیں اُٹھا کر کھاتا تھا۔ ایک روز بھوک کی شدت سے دریا کے کنارے کی طرف نکلا تاکہ کاہو کے پتے یا سبزی وغیرہ جو ملے کھالوں مگر جہاں جاتا وہاں پہلے ہی کوئی موجود ہوتا۔ اگر کوئی چیز ملتی تو اُس پر فقیروں کا ہجوم ہوتا جن کی مزاحمت مجھے پسند نہ آئی۔ اس لئے میں لوٹ آیا یہاں تک کہ شہر میں سوق الریحانیین کی مسجد کے پاس پہنچا مجھے غائیت درجے کی بھوک لگی ہوئی تھی اور صبر کرنے سے عاجز آ گیا تھا میں مسجد میں داخل ہوا اور قریب الموت ایک گوشہ میں ہو بیٹھا۔ ایک عجمی جوان آیا جس کے پاس رصافی روٹی اور شوربا تھا وہ بیٹھ کر کھانے لگا۔ جب وہ لقمہ اُٹھاتا تو بھوک کی شدت میں اپنا منہ کھولنے کو ہوتا یہاں تک کہ میں نے اپنے نفس کو ملامت کی اور کہا یہ کیا؟ یہاں اللہ اور موت کے سوا نہیں۔ اچانک اس عجمی نے نظر اُٹھا کر میری طرف دیکھا اور کہا، بھائی آیئے۔ بسم اللہ! میں نے انکار کیا اس نے اصرار کیا اور مجھے قسم دلائی۔ میرے نفس نے مان لینے میں جلدی کی۔ پس میں نے آہستہ آہستہ کھایا۔ وہ مجھے پوچھنے لگا تیرا شغل کیا ہے؟ تو کہاں کا رہنے والا ہے؟ میں نے کہا میں جیلان کا رہنے والا ہوں اور علم فقہ پڑھتا ہوں۔ یہ سن کر اس نے کہا کہ میں بھی جیلان کا رہنے والا ہوں۔ کیا تو ایک جیلانی نوجوان عبدالقادر نام کا جانتا ہے؟ میں نے کہا وہ تو میں ہی ہوں۔ اس پر وہ گھبرا گیا اور اس کا رنگ بدل گیا۔ مجھ سے کہنے لگا بھائی اللہ کی قسم! میں بغداد میں پہنچا میرے پاس نفقہ باقی تھا میں نے آپ کا پتا پوچھا مگر کسی نے نہ بتایا یہاں تک کہ میرا نفقہ ختم ہو گیا۔ ختم ہونے کے بعد تین دن میں اس حالت میں رہا کہ آپ کی امانت کے سوا میرے پاس کھانا خریدنے کو کچھ نہ تھا۔ میں نے دل میں کہا کہ تین دن ہو گئے ہیں اس حالت میں شریعت نے بھی میرے لئے مردار کھالینا جائز رکھا ہے۔ اسلئے میں نے آپ کی امانت میں سے روٹی اور شوربا خریدا۔ اب آپ حلال وطیب کھانا کھائیں کیونکہ یہ آپ ہی کا ہے میں تو آپ کا مہمان ہوں۔ پہلے بظاہر یہ میرا تھا اور آپ میرے مہمان تھے۔ میں نے پوچھا یہ کیا معاملہ ہے؟ اس نے جواب دیا آپ کی والدہ نے آپ کیلئے آٹھ دینار میرے ہاتھ بھیجے ہیں، جن میں سے میں نے یہ کھانا خرید لیا ہے میں آپ سے معافی کا خواستگار ہوں کہ میں نے آپ کی امانت میں خیانت کی، گو شریعت کی طرف سے مجھے گنجائش تھی اُس کا یہ جواب سن کر میں نے اسے تسلی دی اور خوش کیا اور جو کھانا بچ رہا' وہ بھی اور کچھ دینار بھی اسے دیئے جو اُس نے لے لئے اور چلا گیا۔ (قلائد الجواہر، صفحہ ۹)

سیّدنا وفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جامع کمالاتِ علمیہ مجمع صفات عالیہ وعلیہ۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہمعات میں فرماتے ہیں ۔ اولیائے عظام سے راہِ جذب کی تکمیل کے بعد جس شخص نے کامل و اکمل طور پر نسبت اُویسیہ کی طرف رجوع کر کے وہاں کامل استقامت سے قدم رکھا ہے۔ وہ حضور شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ آنجناب اپنی قبر شریف میں زندوں کی طرح تصرف فرماتے ہیں۔ ہمعات کے علاوہ تفہیماتِ الٰہیہ جلد دوم حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اخبار الاخیار میں لکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قطبیتِ کبریٰ اور ولایتِ عظمیٰ کا مرتبہ عطا فرمایا۔ فرشتوں سے لے کر زمینی مخلوق تک میں آپ کے کمال اور جلال و جمال کا شہرہ تھا۔

امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی نور اللہ مرقدہ کہتے ہیں:۔

نامدز سلف عدیلِ عبدالقادر — ناید بخلف بدیلِ عبدالقادر
مثلش گراز اہلِ قرب جوئی گوئی — عبدالقادر مثیلِ عبدالقادر

اور حضرت شیخ عبدالقادر غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود اپنے بارے میں 'قصیدۂ غوثیہ' میں فرماتے ہیں:۔

انا الحسینی والمخدع مقامی …… واقدامی علیٰ عنق الرجال

میں حسینی ہوں اور میرا مرتبہ قرب خاص ہے اور میرے پاؤں مردانِ خدا کی گردن پر ہیں۔

سیّدنا پارسا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ فارسی لفظ بمعنی متقی۔ آپ کا تقویٰ بچپن سے ہی مشہور تھا یہی تقویٰ تو تھا کہ آپ نے دورانِ طالب علمی بغداد کو جاتے ہوئے ڈاکوؤں کو نہ صرف اسلام کی دولت سے نوازا بلکہ آپ کی برکت سے وہ اولیاء کاملین بن گئے۔ بغداد آئے تو کل پونجی چالیس دینار تھے جو وقتِ رُخصت والدہ ماجدہ نے عنایت کئے تھے۔ یہ مختصر رقم کب تک ساتھ دیتی۔ آخر محنت مزدوری کر کے قوتِ لا یموت حاصل کرتے رہے مگر علمی انہماک میں کسی دوسرے کام کیلئے وقت نکالنا بھی ممکن نہ تھا آخر نوبت فاقوں تک جا پہنچی۔ کبھی درختوں کے پتے، پیلو اور جنگلی پھل کھا کر گزارہ کرتے اور کبھی ایسا بھی ہوتا کہ آپ تلاشِ رزق میں نکلتے اور وہاں موجود حاجت مند لوگوں کی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے واپس لوٹ آتے۔ مزید آپ کے خصائل و عادات اور دورِ طالب علمی کے واقعات میں آئے گا۔ اِن شاءَ اللہ تعالیٰ

سیّدنا نقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قوم کا سردار۔ چونکہ آپ جملہ اولیاء اللہ کے سردار ہیں۔ جملہ اولیاء کرام رحمہم اللہ نے آپ کی سرداری ونقابت کو قبول کیا۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے کیا خوب فرمایا:۔

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا — اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا
جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے — سب ادب رکھتے ہیں دل میں میرے آقا تیرا

اولیاء اللہ کے دل میں غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقام کی عظمتیں کس طرح جاگزیں ہیں، اس کے چند مظاہر ملاحظہ فرمایئے۔

حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

یا غوث معظم نور ہدیٰ مختارِ نبی مختار خدا — سلطان دو عالم قطبِ علی حیراں زجالت ارض وسما
درصدق ہمہ صدیق وشی درعدل وعدالت چو عمری — اے کان حیا عثمان غنی مانندِ علی باوجود وسخا

حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں فرماتے ہیں، شیخ عبدالقادر بادشاہِ طریقت اور تمام وجود میں صاحبِ تصرف تھے۔ کرامات اور خوارق عادات میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ید طولیٰ عطا فرمایا تھا۔

حضرت امام ربانی مجددِ الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ العزیز 'مکتوب ۱۲۳' میں ارشاد فرماتے ہیں، حضور پُر نور سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ مبارک سے قیامت تک جتنے اولیاء اقطاب، اوتاد، غوث یا مجدد ہونگے سب فیضانِ ولایت وبرکاتِ طریقت حاصل کرنے میں حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے محتاج ہونگے بغیر ان کے واسطے اور وسیلے کے قیامت تک کوئی ولی نہیں ہوسکتا۔

سیّدنا نجیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شریف اور شریف خاندان والے۔اس کی تحقیق آپ کی نسب شریف کی تحقیق میں آئے گی۔اِن شاءاللہ تعالیٰ

سیّدنا خاضع رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیّدنا خاشع رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کا خشوع وخضوع زمانہ بھر میں مشہور ہے۔

سیّدنا صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صاحب فرمایا۔اسی حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو نصیب ہوا۔

سیّدنا ثاقب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قرآن مجید میں ہے شہاب ثاقب لغت کے اعتبار سے بمعنی روشن۔تو آپ کا نام اتنا روشن ہے کہ چودہ طبقات آپ کے نام کے غلغلے ہیں۔

رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم کے وارث آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ سے حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وراثت سے کرامات کا صدور بکثرت ہوا اور اس کا اعتراف علمائے شرع اور صوفیائے کرام رحمہم اللہ سب نے کیا ہے۔ چند حوالے فقیر آگے چل کر عرض کرے گا۔

وراثت کی روایت

بلکہ حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو اپنا مصلّی اور بعض روایات کے مطابق اس کے علاوہ اپنا جبّہ اپنے ایک نہایت معتبر و معتمد مرید کو عطا فرمایا اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا کہ اس کو بحفاظت اپنے پاس رکھو، وقتِ وصال اپنے وارث کو اس وصیت کے ساتھ دینا کہ پانچویں صدی ہجری میں پیدا ہونے والے مردِ قلندر عبدالقادر جیلانی تک پہنچایا جائے۔ انہیں یہ امانت پہنچانا ہے اور میرا اسلام بھی کہنا۔ گویا وہ مصلّی اور سلام نسل در نسل چلتے ہوئے حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچا۔

فائدہ...... یہ وہی وراثتِ قطبیتِ کبریٰ ہے جو آپ کو نصیب ہوئی اور جب تک امام مہدی تشریف نہیں لائینگے یہ وراثت آپ کے پاس رہے گی۔ اسی پر عزل و نصب کا دارومدار ہے یعنی ہر ولی کی ولایت پر مُہرِ غوثیت اسی وراثت کی وجہ سے ضروری ہے۔

کثرتِ کرامات کا اعتراف

حضرت مولانا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سرکارِ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نہایت ہی نیاز مند تھے۔ آپ نے رافضیوں کی تردید میں آپ کی حمایت میں ایک رسالہ ' نزہۃ الخاطر الفاتر فی مناقبِ شیخ عبدالقادر جیلانی ' تصنیف فرمایا، جس کے مقدمہ میں آپ تحریر فرماتے ہیں کہ بعض حاسد اور منافق رافضی ہمارے آقا و سیّد تاج المفاخر، قطبِ ربانی، غوثِ صمدانی، سلطان الاولیاء العارفین محی الملت والدین عبدالقادر الحسنی والحسینی قدس اللہ روحہٗ کی عظمت سے بے خبر رہ کر الزام تراشی کرتے ہیں۔

آپ کی کرامات حدِ تواتر سے تجاوز کر گئی تھیں۔ یہ بات متفق علیہ ہے کہ جس قدر کرامات و برکات آپ سے رونما ہوئیں کسی بھی صاحبِ ولایت سے ظہور میں نہیں آئیں۔ (نزہۃ الخاطر الفاتر، صفحہ ۱۷، ۳۳)

علامہ عبدالرحمٰن جامی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں۔ (ترجمہ) آپ کرامات ظاہرہ احوال باہرہ اور عالی مقامات کے مالک تھے۔ امام یافعی کی تاریخ میں ہے کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامات شمار سے باہر ہیں اور مجھے مشاہیر اماموں نے خبر دی ہے کہ آپ کی کرامات کو متواتر یا قریب بتواتر کا درجہ حاصل ہے اور حضرت غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہم عصر مشائخ سے کسی شیخ سے اس جیسی کرامات کے ظاہر نہ ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ (نفحات الانس جامی)

بزرگوں کو غوثِ اعظم کی بزرگی کا اعتراف

امام محمد بن یحیٰی حلبی علیہ الرحمۃ

تاریخ میں بیان فرمایا ہے کہ شیخ ابو محمد محی الدین والسنۃ عبدالقادر بن ابو صالح عبداللہ جنگی دوست الجیلی الزاہد صاحب کرامات ومقامات تھے۔ شیخ الفقہاء الفقراء امام زماں قطب دوراں شیخ الشیوخ تھے۔ آپ کی کرامات بکثرت متواتر طریقہ سے ثابت ہیں۔ آپ جیسی شخصیت بعد میں کوئی نہیں ہوئی۔ (قلائد الجواہر، صفحہ ۷)

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے
سب ادب رکھتے ہیں دل میں میرے آقا تیرا

شیخ علی بن الہیتی علیہ الرحمۃ

فرماتے ہیں کسی مرید کا شیخ اور مرشد حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید کے شیخ سے زیادہ افضل نہیں ہو سکتا۔ (ایضاً، صفحہ ۱۷)

شیخ عمر الحلاوی علیہ الرحمۃ

فرماتے ہیں کہ میں کئی برس شام، مصر اور مغرب ممالک میں پھرتا رہا اور اس عرصہ میں تین سو ساٹھ مشائخ کرام سے ملاقات کی تو ان سب کو میں نے یہی کہتے سنا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے شیخ اور پیشوا ہیں۔ (قلائد الجواہر، صفحہ ۱۵)

غوثِ اعظم دلیل راہِ یقین
بیقین رہبر اکابر دین

غوثِ اعظم امام التقا والنقاء
جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

مشائخ جہاں آئیں بجر گدائی
وہ ہے تیری دولت سرا غوثِ اعظم

سیّدنا حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اس کا مادہ حرث ہے المنجد میں ہے بمعنی ہل چلانا، کھیتی بونا اور حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روحانیت کا وہ کھیت تیار فرمایا کہ اولیائے عرب وعجم تا قیامت آپ کی ولایت سے سیراب ہو رہے ہیں۔

سیّدنا وارع رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اس کا مادہ ورع منع گناہوں سے دُور رہنا اور شبہات سے بچنا (المنجد) سب کو معلوم ہے کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس طرح گناہ اور شبہات سے بچے اور آپ جیسا پرہیزگار اور متقی کون ہے۔

سیّدنا بارع رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بُروع سے ہے بمعنی علم یا فضیلت اور جمال میں یکتا ہونا (المنجد) ظاہر ہے کہ ان جملہ اوصاف سے حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتم واکمل موصوف تھے۔

سیّدنا فائق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ جملہ اولیائے کرام سے فائق ہیں جیسا کہ قدمی علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ کا موضوع ہے۔

سیّدنا لائق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کی لیاقت علمی عملی واضح ہے۔

سیّدنا راسخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الراسخون فی العلم میں سے ایک آپ بھی ہیں جس کی وجہ سے آپ کا نام راسخ ہے۔

سیّدنا شامخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شمخ پہاڑ کا بلند ہونا (المنجد) حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بلند قدری تو واضح ہے اور پہاڑ جیسی بلندی بھی ظاہر ہے کہ جس طرح پہاڑ کو ٹکر مارنے والا خود پاش پاش ہو جاتا ہے ایسے ہی حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آپ کی زندگی مبارک میں یا بعد کو جس نے آپ کی مخالفت کی تو ایسا مٹا کہ نام تک نہ رہا۔ ہمارے دور میں بھی چند خبطی، بدقسمتی سے مخالفت اور بغض وعداوت پر تُل گئے۔ تحقیقی جائزہ نامی کتاب لکھ کر اور لکھوا کر اپنا انجام برباد کر رہے ہیں۔ ان کی بربادی ان کی زندگی میں سب دیکھ لیں گے یا خدا کرے انہیں توبہ کی توفیق ہو۔ آمین

سیّدنا ولی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کامل ولی اللہ ہیں اسی لئے المطلق یجری علی اطلاقه یا المطلق اذا اطلق یراد به الفرد الکامل کے قواعد پر ولی کا اطلاقِ کاملیت کے طور پر آپ ہی ہوگا۔

ازالۂ وہم...... بعض بیوقوفوں نے محض غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسد کے طور پر یہ شرارت پھیلائی ہے کہ آپ کی فضیلت علی الاطلاق اولیاء کیلئے ثابت کی جائے تو کفر اور گمراہی ہے اسی لئے ہر نبی ولی ہے اور ہر صحابی و تابعی ائمہ اہل بیت اولیاء ہیں۔

اس کا جواب واضح ہے کہ عرف کو شریعت میں بہت بڑی قوت ہے۔ عرفِ شرع و عرفِ عام میں اولیاء اور ولی کا اطلاق مذکورہ بالا شخصیات کو مستثنیٰ کر کے بولا جاتا ہے شے کا ہونا اور ہے اور اس کا اطلاق شے دیگر ہے تفصیل فقیر کی کتاب "تحقیق الاکابر فی قدم الشیخ عبدالقادر" میں ہے۔

سیّدنا خفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولایتِ کاملہ کا خفاء اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ اولیائی تحت قبائی مایعرفہم سوائی کے قاعدہ پر اسے سمجھا جاسکتا ہے۔

حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتنا ظاہر و باہر ہیں کہ ہر ملک کے ہر فرد میں آپ مشہور ہیں یہاں تک کہ مخالفین کے بچے بھی آپ کو جانتے ہیں بخلاف دوسرے اولیاء کرام کے کہ وہ کسی خاص علاقہ تک مشہور ہوتے ہیں اور نہ صرف انسانوں میں بلکہ آپ کی شہرت ملکوت میں بہت زیادہ ہے اور جنات میں تو انسانوں سے بھی زیادہ مشہور ہیں۔ چند حوالے جنات کے بارے میں ملاحظہ ہوں۔

جنّات نے تسلیم کیا

ابو نظر بن عمر بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد گرامی سے سنا کہ ایک مرتبہ بذریعہ عمل میں نے جنات کو بلایا تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ جس وقت غوث الثقلین کی مجلس میں حاضر ہوں تو نہ بلایا کریں۔ میں نے پوچھا کیا تم بھی ان کی حاضری دیتے ہو کہا کہ حضرت غوثِ اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی مجلس میں انسانوں کی نسبت ہم جنات بکثرت ہوتے ہیں اور ہماری کثیر التعداد نے آپ کے دست پر توبہ کی اور اسلام قبول کیا ہے۔ (قلائد الجواہر، صفحہ ۳۹)

ابو سعد عبداللہ ابن علی بن محمد بغدادی ازجی نے ۵۵۴ھ میں بیان کیا کہ میری ایک کنواری لڑکی فاطمہ ۵۳۷ھ میں ہمارے گھر کی چھت پر چڑھی اور اُسے کوئی چیز اُٹھا لے گئی۔ اُس وقت اس لڑکی کی عمر سولہ سال کی تھی۔ میں سیّدنا شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور اُن سے یہ واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا، آج رات کو کرخ کے ویرانے میں جا اور تل خامس (پانچویں ٹیلے) کے پاس بیٹھ جا اور اپنے گرد زمین پر دائرہ کھینچ لے اور دائرہ کھینچتے وقت یوں کہنا بسم اللہ علیٰ نیۃ عبدالقادر۔ جب آغازِ شب ہوگا تو جنّوں کے گروہ مختلف شکلوں میں تیرے پاس سے گزریں گے تو انہیں دیکھ کر خوف نہ کھانا۔ جب صبح ہو تو اُن کا بادشاہ ایک جماعت کے ساتھ تجھ پر سے گزرے گا اور تیری حاجت پوچھے گا اس وقت بتلا دینا کہ عبدالقادر نے مجھے تیرے پاس بھیجا ہے اور میری حاجت یہ ہے۔ پس میں چلا گیا اور آپ کے حکم کی تعمیل کی۔ حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بتلانے کے مطابق ڈراؤنی صورتیں مجھ پر سے گزرنے لگیں مگر کوئی دائرے کے قریب نہ آسکا۔ جنّ گروہا گروہ گزرتے گئے یہاں تک کہ ان کا بادشاہ ایک گھوڑے پر سوار آیا اور اس کے آگے کئی جماعتیں تھیں۔ وہ دائرے کے مقابل ٹھہر گیا اور مجھ سے کہا، اے انسان! تیری کیا حاجت ہے؟ میں نے کہا کہ سیّدنا شیخ عبدالقادر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے مجھے تیرے پاس بھیجا ہے۔ یہ سن کر وہ گھوڑے سے اُترا اور زمین کو بوسہ دیا اور دائرے کے باہر بیٹھ گیا اس کے ہمراہی بھی بیٹھ گئے۔ اُس نے پوچھا تجھے کیا ہوا ہے؟ میں نے اپنی لڑکی کا قصہ بیان کیا۔ اُس نے اپنے ساتھیوں سے کہا جس نے یہ کام کیا ہے، اُسے میرے پاس لاؤ۔ کچھ دیر کے بعد ایک سرکش جنّ لایا گیا جس کے ساتھ وہ لڑکی تھی اور بادشاہ نے اس سے پوچھا کہ تو قطبِ وقت کے قدم کے نیچے سے اس لڑکی کو کیوں اُٹھا لے گیا؟ اس نے کہا یہ مجھے اچھی معلوم ہوئی میں اس پر عاشق ہو گیا۔ بادشاہ نے اس کی گردن زنی کا حکم دیا اور لڑکی مجھے دے دی۔ میں نے بادشاہ سے کہا، سیّدنا شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حکم بجالانے میں آج کی رات کی مثل میں نے نہیں دیکھی۔ اس نے کہا ہاں وہ گھر بیٹھے ہم میں سے سرکشوں کو دیکھ لیتے ہیں خواہ کتنی دُور ہوں اور ان کی ہیبت سے وہ اپنے وطن کو بھاگ جاتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کوئی قطب قائم کرتا ہے تو جن وانس پر اس کو قدرت بخشتا ہے۔ (حیوۃ الحیوان، صفحہ ۱۸۵)

سیّدنا طاہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طہارت کا کیا کہنا کہ آپ کے جسم پر مکھی بھی نہ بیٹھتی تھی اور باطنی صفائی کا یہ حال ہے کہ ایک ہی سچی بات کہنے سے ڈاکوؤں نے توبہ کرلی۔ چنانچہ آپ کی مشہور کرامت ہے کہ حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بچپن شریف میں حصول تعلیم کیلئے سفر میں تھے کہ ایک نازک موقع پر آپ کی سچائی کی برکت سے ڈاکوؤں نے چوری اور ڈاکہ زنی سے توبہ کرلی۔

سیّدنا مطیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کا کیا کہنا کہ تاریخ شاہد ہے کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکام پر عمل کرکے ہر ایک کا پیار حاصل کیا اور جوانی میں بزرگوں کی خدمت کی، محنت اور کوشش کے ساتھ علم حاصل کیا، بڑوں کی ہمیشہ عزت کی اور چھوٹوں سے محبت کی، دین کے ہر حکم کی پابندی کرتے رہے لہٰذا ہر ایک کی نظر میں آپ کا مقام بلند ہوتا گیا اور لوگ آپ کی عزت کرنے لگے۔

جب آپ علم حاصل کرکے فارغ ہوگئے تو آپ نے ساری زندگی دنیا کو مذہبی تعلیم دینے کی طرف بلانے اور اسلام کی اس عظیم خدمت کی بدولت آپ کا نام دنیا کے کونے کونے میں مشہور ہوگیا اور آج تک آپ کا ذکر عزت اور عقیدت سے کیا جاتا ہے۔

ایک مرتبہ کسی نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کہ خدا نے آپ کو اتنی عزت اور شہرت عطا فرمائی ہے اس کا کیا راز ہے؟ آپ نے فرمایا، اس کی بڑی وجہ میری سچائی ہے۔ میری ماں نے مجھے ہمیشہ سچ بولنے کی نصیحت کی اور میں نے اس پر عمل کیا' اللہ نے مجھے عزت اور شہرت دی۔ آپ نے فرمایا کہ ماں کی اس نصیحت پر عمل کرنے ہی کی وجہ سے مجھے بچپن میں ہی یہ مقام مل گیا تھا۔...... بچپن کے بعد جوانی پر بڑھاپا اور ولایت کے جملہ کمالات تک کتنا عروج فرمایا۔

سیّدنا منیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وہ مضبوط قوی آدمی جس پر کوئی قابو نہ پاسکے۔

عقلمند اور ظاہر ہے کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اولیاء میں بڑھ کر اور عقلمند کون ہوگا۔

ابنِ کثیر کی گواہی

نے اپنی تاریخ میں فرمایا ہے، آپ علمِ حدیث، فقہ اور علوم حقائق میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ (قلائد الجواہر، صفحہ ۸)

مفسر قرآن شہ جیلان

شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ آپ کے علمی کمالات کے متعلق ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک روز کسی قاری نے آپ کی مجلس شریف میں قرآن مجید کی ایک آیت تلاوت کی تو آپ نے اس آیت کی تفسیر میں پہلے ایک معنی پھر دوسرے اس کے بعد تیسری معنی یہاں تک کہ حاضرین کے علم کے مطابق آپ نے اس آیت کے گیارہ معانی بیان فرمائے۔ بعدازیں دیگر وجوہات چالیس تک بیان فرمائے آپ کے بیان کردہ وجوہات کے متعلق۔

ابن الجوزی محدث کا اعتراف

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ نے اقرار کیا کہ ان کا مجھے علم تھا لیکن بعد والی چالیس وجوہات کے متعلق آپ نے لاعلمی کا اظہار کیا اور حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علمی مقام میں بھی بالادستی رکھنے کا اقرار کیا اور آپ کے نیازمند ہوگئے۔ (قلائد الجواہر، صفحہ ۳۸)

ابتداء میں حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمالات کے منکر تھے جب آپ کا تبحرِ علمی دیکھا تو تائب ہوئے اور تادمِ زیست آپ کے نیازمندوں میں رہے۔

منقول ہے کہ جب امام ابن الجوزی کو ان کے چچا حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لے گئے تو آپ نے ایک آیت کی چالیس حقیقتیں بیان فرمائیں، تمام حاضرین اور علماء دم بخود رہ گئے۔ اس کے بعد فرمایا اب ہم حال کو چھوڑ کر قال میں آتے ہیں پھر آپ نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا اس کلمۂ توحید کا زبان سے نکلنا تھا کہ تمام حاضرین مجلس کے دِلوں میں ایسی شورش اور اضطراب پیدا ہوا کہ لوگ اپنے کپڑے پھاڑ کر جنگلوں کی طرف بھاگنے لگے۔

مفتی غوث اعظم

علماء عراق اور گردونواح کے علماء اور دنیا کے گوشے گوشے سے آپ کے پاس فتوے آتے۔ آپ بغیر مطالعہ، تفکر اور غور و خوض کے جواب باصواب دیتے۔ حاذق علماء اور بہت بڑے فضلاء میں سے کسی کو بھی آپ کے فتوے کے خلاف کلام کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ (اخبار الاخیار فارسی، صفحہ ۱۷ مطبوعہ دیوبند۔ تحفہ قادری، صفحہ ۸۶)

علامہ شعرانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں، علماء عراق کے سامنے آپکے فتوے پیش ہوئے تو اُنکو آپ کی علمی قابلیت پر سخت تعجب ہوتا تھا اور وہ یہ پکار اُٹھتے تھے کہ وہ ذات پاک ہے جس نے ان کو ایسی علمی نعمت سے نوازا ہے۔ (طبقات الکبریٰ عربی، ج ا ص ۱۲۷ مطبوعہ مصر)

عجیب فتویٰ

بلادِ عجم میں سے آپ کے پاس ایک سوال آیا کہ ایک شخص نے تین طلاقوں کی قسم اس طور پر کھائی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ایسی عبادت کرے گا کہ جس وقت وہ عبادت میں مشغول ہوگا تو لوگوں میں سے کوئی بھی شخص عبادت نہ کرتا ہوگا۔ اگر وہ ایسا نہ کر سکے تو اس کی بیوی کو تین طلاقیں ہوجائیں گی تو اس صورت میں کون سی عبادت کرنی چاہیئے۔ اس سوال سے علماء عراق حیران اور ششدر رہ گئے اور اس کا جواب نہ دے سکنے کا اعتراف کرنے لگے اور اس مسئلہ کو حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ اقدس میں انہوں نے پیش کیا تو آپ نے فوراً اس کا جواب ارشاد فرمایا کہ وہ شخص مکہ مکرمہ چلا جائے اور طواف کی جگہ صرف اپنے لئے خالی کرائے اور تنہا سات مرتبہ طواف کرکے اپنی قسم کو پورا کرے۔ پس اس شافی جواب سے علماء عراق کو نہایت ہی تعجب ہوا کیونکہ وہ اس سوال کے جواب سے عاجز ہوگئے تھے۔ (طبقات الکبریٰ، جلد ا ص ۱۲۔ قلائد الجواہر، ص ۳۸)

سیّدنا حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اسی حبیب اسم کا کرشمہ ہے کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ محبوبِ سبحانی کے نام سے مشہور ہیں اور محبوب بھی ایسے کہ ہر بات ناز سے منواتے ہیں۔ بہجۃ الاسرار میں مرقوم ہے کہ شیخ نجیب الدین عبدالقاہر سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک روز شیخ حماد بن مسلم الدباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھا اور غوثِ پاک بھی وہاں موجود تھے غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بڑی کلام کے ساتھ تکلم کیا تو شیخ حماد نے کہا اے عبدالقادر تم نے عجیب بات کہی ہے کیا تم ڈرتے نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ مرتبہ سے گرادے گا تو غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا ہاتھ اُن کے سینے پر رکھ کر فرمایا اپنے دل کی آنکھ سے دیکھ میرے ہاتھ پر کیا لکھا ہوا ہے۔ شیخ حماد نے مراقبہ کر کے دیکھا پھر آپ نے اُن کے سینہ سے اپنا ہاتھ اُٹھایا تو شیخ حماد فرمانے لگے میں نے ہاتھ پر لکھا پڑھا ہے بے شک اس نے اللہ تعالیٰ سے ستر بار پختہ اِرادہ پکڑا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو مرتبہ سے نہیں گرائے گا۔ پھر شیخ حماد نے فرمایا اس کے بعد آپ کو کوئی خوف نہیں۔ اس کے بعد آپ کو کوئی خوف نہیں آپ نے یہ دو مرتبہ فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بہت بڑے فضل والا ہے۔

سیّدنا شاھد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ مشہور ہے۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حاضر و ناظر ہونا اسی لفظ سے ثابت کیا جاتا ہے اس کی تفصیل فقیر کی کتاب تنکۃ الخور طرفی تحقیق الحاظر والناظر میں ہے۔ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مظہر ہیں اسی لئے آپ بھی مشاہدہ رکھتے ہیں۔ خود فرمایا، میں نے اللہ تعالیٰ کے شہروں کو ایسے دیکھا ہے جیسے ہاتھ کی ہتھیلی پر رائی کا دانہ۔

سیّدنا راشد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کا رشد و ارشاد اکمل و کامل ہے کہ دنیا کا ہر سلسلہ آپ سے فیضیاب ہے اور تا قیامت ہوتا رہے گا۔

سیّدنا زائد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ولایت کے ہر شعبہ میں آپ کو ہر طرح کا کمال حاصل ہے۔

سیّدنا قائد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

واقعی آپ علے الاطلاق جملہ اولیائے کاملین کے قائد ہیں ایسے قائد کہ آپ کی قیادت پر جملہ اولیاء کرام کو ناز ہے جیسا کہ قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللّٰہ کے مضامین میں واضح ہے۔

سیّدنا بصیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ صفت باری تعالیٰ کی ہے اس سے شرک کے مفتی نہ گھبرائیں اس لئے کہ با قاعدہ اہلسنّت مجازاً صفات باری تعالیٰ بندوں پر استعمال کرنا جائز ہے یہ تو محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اللہ تعالیٰ نے عام بندوں کیلئے فرمایا، انا خلقنا الانسان من نطفة امشاج نبتلیه فجعلنه سمیعاً بصیرا۔ (پارہ۲۹۔دہر۲)

سیّدنا منیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ظاہر ہے کہ آپ نے عالمِ دنیا میں اسلام کی روشنی پھیلائی۔

سیّدنا سراج رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مرقومہ بالا صفت کی طرح ہے۔

سیّدنا تاج رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ تو اولیاء کرام جانتے ہیں کہ آپ کیسے تاج ہیں۔ شیخ علی بن ابی نصر الہیتی نے ۵۶۲ھ میں زریران میں بیان کیا۔ سیّدنا شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کیلئے بغداد گیا وہاں پر میں نے آپ کو اپنے مدرسے کی چھت پر صلوٰۃ الضحیٰ پڑھتے پایا۔ فضا میں جو میں نے نظر اُٹھا کر دیکھا تو رجال غیب کی چالیس صفیں دکھائی دیں جن میں سے ہر ایک صف میں ستر شخص تھے میں نے ان سے کہا تم بیٹھتے کیوں نہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم نہ بیٹھیں گے یہاں تک کہ قطبِ وقت اپنی نماز نہ پڑھ لیں اور ہمیں اجازت دے دیں کیونکہ ان کا ہاتھ ہمارے ہاتھوں کے اوپر ہے اور ان کا قدم ہماری گردنوں پر ہے اور ان کا امر ہم سب پر ہے۔ پس جب آپ نے سلام پھیرا وہ جلد آپ کی طرف بڑھے آپ کو سلام کیا اور آپ کے ہاتھوں کو بوسہ دیا۔ شیخ علی کا قول ہے کہ جب ہم سیّدنا شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ لیتے تو سب نیکی کو دیکھ لیتے۔ (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۱۹)

سیّدنا فائح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کے جسم اقدس سے خوشبو محسوس ہوتی تھی اور آپ کا جسم مبارک نہایت ہی نظیف تھا۔ امام ربانی غواثِ بحر عرفانی سیّدی عبدالوہاب شعرانی، امام المحد ثین حضرت علامہ علی قاری اور حضرت علامہ یوسف نبھانی تحریر فرماتے ہیں کہ شیخ شریف حسین موصلی اور شیخ خضر علیہما الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ اقدس میں تیرہ سال رہے ہیں، اس عرصۂ طویل میں ہم نے آپ کی ناک سے رینٹھ نکلتے ہوئے اور منہ سے بلغم نکلتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا تھا اور نہ ہی کبھی آپ کے جسمِ اطہر پر مکھی کو بیٹھتے ہوئے دیکھا۔

سیّدنا فاتح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ نے کیسی فتح فرمائی فقیر کی شرح حدائق بخشش میں جلد اول صفحہ ۹۹ تا ص ۱۰۸ کا مطالعہ کیجئے۔ مزید غوثِ اعظم کے کارنامے کے باب میں عرض کروں گا۔ اِن شاءَ اللہ

سیّدنا مقرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اللہ کے قریب کرنے والا۔ حضو غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑھ کر اور کون ہوگا جس نے چوروں کو ابدال بنایا۔

سیّدنا مھذب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تہذیب سکھانے والا۔ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہ صرف باطنی تہذیب کے کارنامے سرانجام دیئے آپ نے شرعی علوم کو بھی پروان چڑھایا۔ قاضی القضاۃ ابو عبداللہ محمد بن الشیخ العماد ابراہیم عبدالواحد المقدسی علیہ الرحمۃ سے منقول ہے کہ ان کے شیخ الشیخ موفق الدین نے بیان فرمایا کہ جب حضور غوث الثقلین مجلس مجمع البحرین رضی اللہ عنہ ۵۶۱ھ میں بغداد شریف تشریف لے گئے تو انہوں نے دیکھا کہ آپ علم و عمل حال اور استفتاء کی ریاست کا مرکز بنے ہوئے تھے۔

جب طلبہ آپ کی خدمتِ عالیہ میں پڑھنے کیلئے حاضر ہوتے تو پھر ان کو کسی دوسرے استاد کی طرف توجہ کرنے کی قطعاً ضرورت نہ رہتی کیونکہ آپ مجمع علوم و فنون تھے۔ آپ کثرت سے طلبہ کو پڑھاتے تھے۔ (قلائد الجواہر)

سیّدنا خلیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اللہ تعالیٰ کے دوست اور حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا اللہ تعالیٰ کا دوست اور کون ہوگا۔ خلیل ہونے کا ایک نمونہ ملاحظہ ہو۔

کہتے ہیں ایک روز حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ کی طرف سے سات سو مرد اور سات سو ہی عورتوں کو دوسری طرف جمع کر کے ان پر اپنی کیمیائی نظر ڈالی تو ان کے دلوں کے تانبے خالص سونا بن گئے اور آپ کی نظرِ کرم سے واصل باللہ ہو گئے۔ (تفریح الخاطر)

سیّدنا دلیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کی برہان ہیں۔ آپ کی سوانح عمری اس دعویٰ کی دلیل کافی ہے۔

ایک دفعہ رمضان المبارک کا چاند خرابی موسم کی بناء پر نظر نہ آیا لیکن قیاس یہی تھا کہ آج چاند نظر آئے گا چنانچہ ایک مجذوب نے اپنی ماں سے کہا کہ سیّد عبدالقادر کی ماں سے یہ پوچھو کہ انہوں نے آج دن کے وقت دودھ پیا ہے یا نہیں؟ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ آپ نے دودھ نہیں پیا لہٰذا لوگوں نے روزہ رکھا۔ بعد کی تحقیق سے معلوم ہوا کہ اس دن واقعتا رمضان کی پہلی تاریخ تھی۔

اخبار الاخیار میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ کی کرامات کے سلسلے میں لکھتے ہیں کہ لوگوں نے ایک مرتبہ آپ سے دریافت کیا کہ آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ آپ ولی اللہ ہیں؟ فرمایا میں دس سال کا تھا جب مدرسہ جاتا تو راستے میں فرشتوں کو اپنے گرد چلتے دیکھتا اور جب مکتب پہنچ جاتا تو فرشتوں کو یہ بات بچوں سے کہتے ہوئے سنتا کہ اے بچو اللہ تعالیٰ کے ولی کیلئے جگہ کشادہ کرو۔

یوں تو آپ کی کرامات بہت زیادہ ہیں۔ مورخین آپ کی کرامات کی کثرت پر متفق ہیں اور اس سے کتب بھی بھری پڑی ہیں لیکن آپ کی سب سے انوکھی کرامت جس کی وجہ سے آپ ولایت کے شہنشاہ مانے گئے اور جس کی بناء پر آپ کی شان تمام اولیاء پر فوقیت رکھتی ہے وہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ وعظ فرماتے ہوئے آپ پر حالت کشفی طاری ہوئی اور اس حالت میں آپ نے فرمایا، قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ (میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے) اس مجلس وعظ میں بڑے بڑے مشائخ واولیاء موجود تھے آپ کا یہ ارشاد گرامی سن کر سب نے اپنی گردنیں جھکا دیں بلکہ ساری کائنات پر اس وقت جہاں کہیں بھی اللہ کا کوئی ولی، کوئی قطب، ابدال یا غوث رہتا تھا آپ کی زبان اقدس سے فرمائے ہوئے یہ الفاظ سن کر اپنی گردن جھکا دی۔

چنانچہ حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں مشہور ہے کہ آپ ان دِنوں خراسان کے پہاڑوں میں عبادتِ الٰہی میں مصروف تھے، مجاہدہ اور ریاضت کر رہے تھے روحانی طور پر آپ نے بھی حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد گرامی سنا اور اپنی گردن جھکا دی۔

سیّدنا صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ جیسے سچے تھے ایسا کون کہ بچپن میں سچائی نے ڈاکوؤں کو ابدال بنادیا۔

سیّدنا حاذق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہر مرض کے حکیمِ حاذق ثابت ہوئے سیّدنا غوثِ اعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

سیّدنا سلطان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دین و دنیا کا سلطان سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جہاں دینی سلطنت پر فائز رہے دنیوی سلطنت بھی آپ کے قدموں میں تھی اور ہے۔

سیّدنا برہان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توحید کی اعلیٰ دلیل اور برہان ہیں جیسے پہلے بھی عرض کیا گیا ہے۔

سیّدنا حسنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیّدنا حسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیّدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے ہیں۔نسب پدری کے لحاظ سے حسنی اور مادری کے لحاظ سے حسینی ہیں اس لئے آپ نجیب الطرفین ہوئے۔تفصیل آپ کے نسب کے بیان میں آئے گی ویسے تحقیق فقیر نے دورِ سالوں میں لکھی ہے۔ (اماطۃ الاذی اور کیا غوثِ اعظم سیّد نہیں؟)

سیّدنا عالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علم کا لوہا مخالفین بھی مان گئے۔اسی لئے آپ کو علم کا سمندر کہا جائے تو بعید از قیاس نہیں۔

علم کا سمندر سیّد عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عام اذہان میں سما چکا ہے او جاہل پیروں نے بھی اپنی عزت بحال رکھنے کیلئے صرف تاثر نہیں بلکہ عوام کو باور کرادیا ہے اور مخالفین اولیاء نے کچھ ہوا دے رکھی ہے کہ یہ پیر فقیر صرف تعویذ گنڈے یا زیادہ سے زیادہ عبادت و ریاضت کرنا جانتے ہیں علمی گتھیاں سلجھانا کار دیگر است لیکن وہ بے چارے جاہل یا سوچے سمجھے متجاہل ہیں ورنہ تاریخ شاہد ہے کہ حقیقی ولی اللہ ہوتا بھی وہی ہے جو عالمِ دین ہو ورنہ جاہل کو کبھی ولایت نہیں ملتی اگر اللہ تعالیٰ کسی بے علم کو ولایت سے نوازتا ہے تو پہلے ان کو دولت علم سے نوازا جاتا ہے جتنے امّی اولیاء کرام گزرے ہیں یا قرب قیامت تشریف لائیں گے ان کا یہی دستور رہا ہے اور رہے گا۔

حال غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ حضور والا آپ کو یہ مقامِ قطبیت کیسے حاصل ہوا تو ارشاد فرمایا یعنی میں علمِ دین پڑھ کر قطب بن گیا ہوں۔

سیّدنا حاکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حکومت نہ صرف زمینوں میں بلکہ آسمانوں پر بھی ہے۔خود فرماتے ہیں:۔

مہینے اور زمانے جو گزر گئے ہیں بلاشک وہ میرے پاس حاضر ہوتے ہیں اور وہ مجھ کو گزرے ہوئے اور آنے والے واقعات کی خبر اور اطلاع دیتے۔اے منکر جھگڑنے سے باز آجا۔ (قصیدہ غوثیہ)

سیّدنا معین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کی مدد بندگان خدا کو، اللہ اللہ سلسلہ نقشبندیہ کے بانی سیّدنا بہاؤ الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدد فرمائی۔ تفریح الخاطر او دیگر کتب میں ہے۔ شیخ عارف باللہ عبداللہ بلخی اپنی کتاب خوارق الاحباب فی معرفۃ الاقطاب کے پچیسویں باب میں قطب العباد و غوث البلاد خواجہ بہاؤ الحق والدین محمد بن محمد نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات میں لکھتے ہیں کہ میں نے خواجہ کی مرمست سے سنا اور انہوں نے نجاری کے مشائخ کاملین عمر رسیدہ و سالکین سے سنا ہے کہ وہ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حکایت بیان کرتے تھے کہ ایک دن آپ جماعت کے ساتھ کھڑے تھے کہ نجاری کی طرف متوجہ ہوئے اور ہوا کو سونگا اور بعد میں فرمایا، میری وفات کے ایک سو ستاون سال بعد ایک مرد قلندری محمد مشرب المسمی بہاؤ الدین محمد نقشبندی پیدا ہوگا جو میری خاص نعمت سے بہرہ ور ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ روایت ہے کہ حضرت شاہ نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب اپنے مرشد سیّد امیر کلاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے تلقین لی تو انہوں نے اسم ذات کے ورد کرنے کا امر فرمایا لیکن آپ کے دل میں اسم اعظم کا نقش نہ جما جس سے آپ کو رنج و غم ہوا اور (اسی گھبراہٹ میں) غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے مزار پر حاضر ہو کر عرض کی، اے دستگیر! میری مدد فرما ایسی کہ لوگ مجھے دستگیر کہنے لگیں مزار سے جواب ملا، اے شہ نقشبند نقشے بہ بند، نقشے چنیں بہ بند کہ گویند نقشبند۔

اس کی تفصیل و تحقیق فقیر کے رسالہ 'فیوضات الغوثیہ علی السلسلۃ النقشبندیہ' میں ہے۔

سیّدنا مبین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے ظاہر کہ بچہ بچہ جانیں بلکہ ایمان ہو تو سمجھ آئے کہ ذرّہ ذرّہ بولے یہ ہیں غوثِ اعظم جیلانی رضی اللہ عنہ۔

سیّدنا مصباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قرآن مجید میں ہے۔ (ترجمہ) جیسے ایک طاق کہ اس میں چراغ ہے وہ چراغ تو ایک فانوس میں ہے۔ (پ ۱۸۔النور)

اور حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ چراغ ہیں کہ تمام اولیاء کرام آپ سے نور حاصل کر رہے ہیں اور تا قیامت نور حاصل کرتے رہیں گے بلکہ قیامت میں بھی آپ کا نام کام آئیگا مثلاً جو دل ہی دل میں عقیدت سے مضبوط کرے کہ میں غوثِ اعظم (رضی اللہ عنہ) کا مرید ہوں تو بھی آپ اس کی شفاعت کریں گے اوبعدِ وصال آپ نے بیشمار خلقِ خدا کو دامن میں لگایا۔ تفریح الخاطر میں ہے کہ کہتے ہیں کہ ایک شہر میں غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مخلص معتقد ایک تاجر رہتا تھا جو صرف معتقد ہی نہ تھا بلکہ اُس نے اپنے دل میں آپ کے سلسلہ میں بغیر کسی واسطہ کے داخل ہونے کا (یعنی مرید بننے کا) عزم بھی کر رکھا تھا۔ دنیا کے کاروبار کے سبب آپ کی خدمت میں چالیس سال تک حاضر نہ ہو سکا۔ آخر آپ کی زیارت کیلئے سفر کر کے بغداد پہنچا تو سنا کہ آپ کا وصال ہو چکا ہے۔ اپنی مراد کے بر نہ آنے پر اُس نے اپنے آپ کو ہلاک کرنے کا ارادہ کر لیا (لیکن یہ خیال بھی آیا کہ پہلے آپ کی قبر انور کی زیارت کرلوں) چنانچہ زیارتِ قبر کیلئے آیا اور آدابِ زیارت بجالایا۔ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی قبر انور سے نکلے اور اُس کا ہاتھ پکڑ کر اسے توجہ دی اور اپنے سلسلہ میں داخل فرمالیا اور وہ اور تین صد آدمی دوسرے آپ کے ارشاد کے شرف سے مشرف ہو کر واصل باللہ ہو گئے۔ ایسی ہی سچی ارادت کے بارے میں کہتے ہیں، مجھے ارادت دکھا کر سعادت حاصل کر۔

سیّدنا مفتاح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کا نام ہر مشکل کی کنجی ہے۔ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود فرماتے ہیں، اے میرے مرید کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں اللہ کریم میرا پروردگار ہے اور اس نے اپنی رحمت سے مجھے وہ مرتبہ عطا کیا ہے کہ میں اپنی تمام آرزوئیں پالیتا ہوں اور زمین و آسمان میں ہماری عظمت کا طوطی بولتا ہے اور خوش قسمتی اور سعادت ہمارے ہمرکاب رہتی ہے۔

سیّدنا شاکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیّدنا ذاکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اللہ تعالیٰ کے شکر گزار اور ذاکر بلند جیسے آپ تھے اور کون ہوگا۔

سیّدنا ملاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیّدنا معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

غریبوں مسکینوں کی پناہ گاہ آپ ہی تھے۔

سیّدنا صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اسی وجہ سے آپ کے والدِ گرامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابوصالح تھی اور وہ بھی باکمال بزرگ تھے۔

سیّدنا ناصح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دین کے جیسے خیر خواہ آپ تھے وہ آپ ہی کا حصہ تھا۔

سیّدنا فالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فلاح و بہبودی آپ پر ختم تھی۔

سیّدنا واضح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ روشن نام اور روشن ضمیر تھے۔

وہ اسماء جو تفریح الخاطر میں ہیں وہ یہاں ختم ہوئے مزید جو مشہورِ زمانہ ہیں بطورِ تتمہ ملاحظہ ہوں

آپ کا یہ لقب منجانب اللہ ہے۔ چنانچہ سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے آپ کے لقب محی الدین کی وجہ تسمیہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ ۵۱۱ھ میں برہنہ پاؤں بغداد شریف کی طرف آ رہا تھا کہ راستہ میں مجھے ایک بیمار شخص جو نحیف البدن، متغیر رنگ تھا ملا، اُس نے میرا نام لے کر مجھے سلام کیا اور قریب آنے کو کہا۔ جب میں اُس کے قریب پہنچا تو اُس نے مجھے سہارا دینے کیلئے کہا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس کا جسم صحت مند ہونے لگا اور رنگ وصورت میں تر و تازگی نظر آنے لگی۔ میں دیکھ کر ڈرا۔ اُس نے مجھ سے پوچھا، کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ میں نے لاعلمی کا اظہار کیا تو کہنے لگا، میں دین اسلام ہوں میں قریب المرگ ہوگیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری بدولت از سرِ نو زندہ کیا۔ پھر میں اس کو چھوڑ کر جامع مسجد میں پہنچا۔ جب میں اندر داخل ہوا تو ایک شخص نے اپنا جوتا اُتار کر مجھے پہننے کو دیا اور 'یا سیّدی محی الدین' کے الفاظ سے مخاطب کیا۔ نمازِ جمعہ تمام ہوئی تو لوگ دوڑتے ہوئے میری طرف آئے اور 'یا محی الدین' 'یا محی الدین' پکارتے ہوئے میرے ہاتھوں کو بوسے دینے لگے حالانکہ اس سے پہلے کبھی کسی نے مجھے اس نام سے نہیں پکارا۔

استدلال...... شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح مشکوٰۃ شریف میں فرماتے ہیں کہ اسلام ظاہری اعمال کا نام ہے ایمان باطنی اعتقاد کا اور دین ان ہر دو کے مجموعے کو کہتے ہیں۔ گویا دین وہ جامع نظام ہے جو بنی نوع انسان کے عقائد و اعمال، ظاہر و باطن، صورت و معنی، روحانیت و جسمانیت پر مشتمل ہے۔ ایسے نظام کا احیاء نبی مرسل یا اُس کے کامل ترین نائب کے بغیر ممکن نہیں اگرچہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر صدی کے سرے پر ایسی ہستیوں کی نشاندہی فرمائی ہے جن سے تجدید دین کا فریضہ انجام پذیر ہوتا ہے مگر تجدید اور احیاء میں ایک نمایاں فرق ہے۔ مجددین کی فہرست میں ابتداء سے لے کر اس وقت تک بہت سے حضرات کے اسمائے گرامی پائے جاتے ہیں مگر محی الدین کا لقب کسی اور کو عطا نہیں ہوا۔ تاریخ اسلام کے مطالعہ سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتا ہے کہ احیائے دین کا اہم ترین فریضہ حقیقتاً جنابِ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتِ گرامی قدر ہی سے پایۂ تکمیل کو پہنچا اور یہ عظیم الشان لقب صرف آپ ہی کے وجودِ مسعود پر صادق آتا ہے۔

یہ لقب تو آپ کے اسم سے بھی زیادہ مشہور ہو چکا ہے لیکن اس سے وہابیوں دیوبندیوں کو تو ضد ہوئی تھی کہ اس کا معنی بھی ان کیلئے شرک اکبر سے بڑھ کر ہے کیونکہ غوثِ اعظم کا معنی ہے سب سے بڑا اور سب سے زیادہ فریادرس اور یہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کسی دوسرے کو لائق نہیں اسی لئے انہوں نے اس پر رسالہ بھی لکھ مارا۔ اس کا نام بھی 'غوثِ اعظم (جل جلالہ)' رکھا۔ فقیر نے اس کے رڈ میں لکھا غوثِ اعظم جیلانی کا لقب ہے۔ الحمد للہ فقیر کی محنت کام آئی لیکن ہمارے دَور میں ایک اور خبطی نام کا چشتی کھڑا ہو گیا ہے جو لقب غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو مانتا ہے لیکن اس کی حقیقت کا منکر ہے مثلاً کہتا ہے قدمی الخ کا دعویٰ ہی سکر میں تھا اور وہ بھی صرف ہمزمان عوام کیلئے اس کے باوجود حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آخری عمر میں اس سے بھی توبہ کر لی اور غوثِ اعظم غوث ہیں لیکن صرف اپنے زمانہ تک اس کے باوجود مراتب میں آپ سے بے شمار اولیاء افضل تھے اور ہیں۔ اس نظریہ کے تحت جتنا اس سے غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین ہو سکی کر ڈالی اور اس کا نام رکھا ہے کلام الاولیاء الاکابر علی قول الشیخ عبدالقادر عرف حکایت قدمِ غوث کا تحقیقی جائزہ فقیر نے اس کا رڈ لکھا تحقیق الاکابر فی قدم الشیخ عبدالقادر۔

چند توہینی مضمون ملاحظہ ہوں:۔

۱......غوثِ اعظم کو غوثیت ایک نقشبندی ولی اللہ کی دعا سے ملی۔

تردید......وہ ولی اللہ ضرور تھے لیکن نقشبندیت کے عرف سے پہلے اور دعا کی اور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت کی خبر بھی دی لیکن غوثیت کی عطا کا اِضافہ خبطی نے از خود کیا۔

۲......سکر کا الزام لگا کر صحو والوں کا مرتبہ بلند ثابت کر کے غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتبہ گھٹانے کی خام کوشش کی۔

تردید......غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دعویٰ سکر میں نہ تھا تبھی تو جملہ اولیاء کرام نے گردن جھکائی ورنہ سکر والے قول کو ہم بھی نہیں مانتے چہ جائیکہ اولیاء کرام سر جھکائیں۔

۳......شیخ جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ زندگی بھر صاحبِ حال رہے صاحبِ مقام نہ ہو سکے۔ (معاذ اللہ)

تردید......غلط اور سخت گستاخی کے صرف چند نمونے عرض کیے ہیں' تفصیل فقیر کی کتاب 'تحقیق الاکابر' میں پڑھیے۔

غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ......خبطی، پاگل کے قلم سے لفظ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہیں لکھا صرف الشیخ سیّدنا وغیرہ لکھتا ہے۔ 'غوث' کہیں لکھا ہے تو بوجہ مجبوری لیکن غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لقب سے گریز کیا ہے۔ ۳۲۰ صفحات سیاہ کر ڈالے۔ جو اس کا ایک ایک حرف اس کی قبر میں سیاہ سانپ بن کر اس کی باچھیں چیرے گا اور اپنی بد انجامی اپنی زندگی میں دیکھ لے گا۔ (اِن شاءَ اللہ)

خبطی پاگل کا موقف

غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قدم اور اس کا معنوی مطلب افضلیت بر جملہ اولیاء غلط ہے صرف ہمعصر اولیاء پر قدم (فضیلت) ہے اور وہ بھی بعض پر ورنہ آپ کے ہمعصر بیشمار بلکہ خود آپ کے مرید 'ابوالسعوذ' آپ سے افضل تھے اس کے جوابات فقیر کی کتاب میں ہیں 'تحقیق الاکابر' میں ہیں۔ خبطی جاہل نے حضور مجدد الف ثانی امام ربانی الشیخ احمد سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکتوب جلد اوّل کا سہارا لے کر مکتوب جلد ۳ کو منسوخ قرار دیا ہے فقیر یہاں صرف اس کی اس غلط روی اور گمراہی کا پردہ چاک کرتا ہے خبطی نے اس بحث کو صفحہ ۱۴۳ تا ۱۴۹ تک لکھا ہے اور کوشش کی ہے کہ امام ربانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکتوب جلد اول ناسخ ہے اور جلد ثالث کا مکتوب منسوخ ہے۔

تردید از اویسی غفرلہ...... (۱) اس جاہل پاگل کو کون سمجھائے کہ ناسخ بعد کو ہوتا ہے اور منسوخ پہلے۔

مکتوب جلد اول منسوخ ہوگا اور مکتوب جلد سوم ناسخ لیکن جاہل نے معاملہ برعکس کر کے عقلی ڈھکوسلوں سے مکتوب اوّل کو ناسخ کیا۔

اہل انصاف غور فرمائیں کہ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بغض خبطی کو کہاں سے کہاں تک لے گیا۔

(۲) ناسخ کا حکم دائمی ہوتا ہے منسوخ کا حکم ختم ہوجاتا ہے پھر اس منسوخ کا عمل میں لانا گمراہی ہے اور گمراہوں کا کام۔

فقیر چند دلائل قائم کرتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مکتوب جلد اول منسوخ ہے۔

نوٹ...... خبطی جاہل کا مطالبہ ہے قادری حوالے نہ ہوں نقشبندی یا چشتی یا غیر جانبدار لوگ۔ فقیر اِن شاءَ اللہ تعالیٰ خبطی کا کہنا مان کر حوالے درج کرتا ہے:۔

☆ حضرت علامہ محمود آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مشہور تفسیر روح المانی میں لکھتے ہیں۔ مرتبۂ قطبیت بالاصالۃ صرف ائمہ اہل بیت مشہورین کیلئے ہے۔ ائمہ اہل بیت کے بعد اگر کسی ولی کو مرتبۂ قطبیت حاصل ہوا ہے تو ائمہ اہل بیت کی نیابت سے حاصل ہوا نہ کہ بالاصالۃ اور مرتبۂ اہل بیت کے بعد ہر قطب مرتبۂ اہل بیت کا نائب ہے اور جب سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی محبوبِ سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ آیا تو آپ بالاصالۃ قطب کے زمانہ پر فائز ہوئے اور جب ان کی روح نے اعلیٰ علّیین کی طرف پرواز کی تو اس کے بعد ہر قطب حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نائب ہے اور جب حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ آیگا تو وہ قطب بالاصالۃ ہوں گے۔

فائدہ...... اس عبارت کا پورا مطلب یہ ہوا کہ قطب بالاصالۃ ائمۂ اہل بیت ہیں اور حضرت غوثِ اعظم و امام مہدی رضی اللہ عنہم ہیں۔ جب تک ائمۂ اہل بیت اس زمین پر جلوہ گر رہے تو ہر قطب ان کا نائب رہا اور ان کے بعد حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ آیا تو غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قطب بالاصالۃ ہوئے۔ آپ کے بعد حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دَور تک ہر قطب آپ کا نائب ہے خواہ وہ کسی سلسلہ سے تعلق رکھتا ہو آخری اور اور قطب بالاصالۃ امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

انتباہ...... صوفیاء کرام میں اختلاف ہے کہ اہل بیتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بغیر درجۂ قطبیت کسی اور کو حاصل ہوسکتا ہے یا نہیں؟ بعض صوفیاء کرام کا مذہب ہے کہ اہل بیت کا غیر قطب نہیں ہوسکتا۔ اور بعض کے نزدیک غیر اہل بیت بھی قطب ہوسکتا ہے لیکن قطب بالاصالۃ نہیں ہوسکتا۔ البتہ اہل بیت کے قطب کا نائب ہوگا۔ جیسا کہ حضرت امام ربانی شیخ محمد احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عبارت سے واضح ہو چکا ہے۔ لیکن اس امر پر تقریباً اجماع ہے کہ قطب الاقطاب صرف اہل بیت سے ہی ہوگا۔ اس تفصیل پر علامہ آلوسی بغدادی کی عبارت ملاحظہ ہو۔

روح المعانی میں ہے...... صوفیا میں سب ایک قوم کا مذہب یہ ہے کہ ہر زمانہ میں قطب صرف اہل بیت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہوتا ہے اور اُستاد ابو العباس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ قطب قلیل طور پر غیر اہل بیت سے بھی ہوتا ہے اور غالب ظن یہ ہے کہ اگرچہ قطب تو غیر اہل بیت سے قلیل طور پر آسکتا ہے لیکن قطب الاقطاب صرف اہل بیت سے ہی ہوتا ہے کیونکہ اہل بیت اصل کے لحاظ سے تمام لوگوں سے پاکیزہ تر اور بزرگی کے لحاظ سے زیادہ تر ہیں۔

غلطی کا ازالہ...... ہمارے دَور میں بعض لوگ جوشِ عقیدت میں بعض مشائخ کو قطب الاقطاب کہہ دیتے ہیں حالانکہ وہ مشائخ اہل بیت سے نہیں ہوتے اور ظالم تو وہ ہیں جو بے عمل پیروں اور معمولی حیثیت کے ولیوں کو قطب الاقطاب اور غوثِ اعظم جیسے القابات کا ڈھنڈورہ پیٹتے ہیں لیکن میرے نزدیک خود وہی پیر بدترین ظالم ہیں جو جانتے ہیں کہ وہ اس لقب کے اہل نہیں تب بھی ایسے القاب کے اعلان پر خوش ہوتے ہیں اور ان مولویوں، واعظوں، مقرروں کا حال اُن سے بدتر ہے جو جوشِ خطابت میں کہاں سے کہاں تک چلے جاتے ہیں۔

تردیدِ مزید...... خبطی پاگل نے تحقیقی جائزہ میں کوشش کی ہے کہ کسی طرح ثابت ہو جائے کہ ضروری نہیں قطب الاقطاب اہل بیت میں سے ہو اور عبارات وہی نقل کی ہیں جو بعض صوفیہ کا مذہب ہے اور جو فرق صاحبِ روح المعانی نے واضح فرمایا ہے اس کا مطالعہ اسے نصیب نہ ہوا۔ اگر یہ عبارت دیکھ لیتا تو ممکن ہے جہالت پر جرأت نہ کرتا۔

خلاصہ یہ کہ اصل قطب الاقطاب تو اہل بیت سے ہوتا ہے نائب کی حیثیت سے غیر اہل بیت سے بھی ہو سکتا ہے۔

☆ حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی نقشبندی قدس سرہ نے بھی السیف المسلول میں مکتوب ۳ سے استدلال کیا ہے اور پورا مکتوب نقل کیا ہے۔

☆ سیّدنا غلام علی مجددی دہلوی جنہیں سلسلہ نقشبندیہ کا مجدد مانا گیا ہے' نے بھی اپنے مکتوب میں سیّدنا مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے مکتوب ۳ سے استدلال فرمایا ہے یہ تمام عبارات فقیر کے رسالہ 'فیوضات الغوثیہ علے السلسلۃ نقشبندیہ' میں پڑھیے۔ دورِ حاضرہ کے ایک مردِ کامل کی گواہی میری مراد حضرت پیر بارو سائیں ہیں۔

حضرت خواجہ پیر بارو قدس سرہ

حضرت مولانا خواجہ محمد عبداللہ المعروف پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ذیل کے عنوان سے ایک مضمون حاضر ہے۔

فضیلت طریقہ عالیہ نقشبندیہ

طریقہ عالیہ نقشبندیہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب ہے مختلف زمانوں میں اس کے مختلف نام رہے ہیں چنانچہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے سے بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تک اسے طریقہ صدیقیہ کہتے ہیں بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تک طیفوریہ خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے خواجہ بہاؤ الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تک اسے سلسلۂ خواجگان کہتے ہیں۔ خواجہ بہاؤ الدین سے مجدد الف ثانی تک نقشبندیہ پکارتے ہیں حضرت مجدد کے زمانہ سے نقشبندیہ مجددیہ کہلاتا ہے حضرت شاہ عبداللہ حضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ راہِ ولایت کے کھلنے کا راستہ جناب امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا وجود باجود ہے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس میں شریک ہیں اس کے بعد بارہ امام اور حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس امانت کا بوجھ اُٹھانے والے ہیں۔ لیکن وہ فرماتے ہیں اس دوسرے ہزار میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی اس معاملہ میں شریک ہیں شاہ غلام علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ بات ثابت ہے کہ اس دوسرے ہزار میں جو شخص درجہ ولایت تک پہنچا ہے' چاہے وہ کسی خاندان میں مرید ہو اس کیلئے اس راستے کا کھلنا بغیر مجدد صاحب کے ناممکن ہے اور اس سلسلہ کی فضیلت یوں بھی ظاہر ہے کہ اس سلسلے کی نسبت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شروع ہو کر حضرت امام مہدی تک پہنچتی ہے۔

نوٹ...... یہ مضمون 'فیوضات بارویہ' شائع کردہ مکتبہ ضیاء السنۃ ملتان کے صفحہ ۲۳۹، ۲۴۰ پر ملاحظہ فرمائیں۔

سیّدنا پیر پیراں یا پیرانِ پیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیّدنا میر میراں رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دونوں بلکہ تینوں اسماء کا ایک مطلب ہے کہ واقعی آپ جملہ اولیاء کرام کے پیر اور سردار ہیں جیسا اسلاف تا اخلاف سب کو اتفاق ہے سوائے خبطی پاگل مصنف تحقیقی جائزہ اور اس کے حواریوں کے۔

سوال...... پیرانِ پیر کی ترکیب ہی غلط ہے اس لئے کہ پیر مضاف اور پیران مضاف الیہ اور قاعدہ ہے کہ مضاف پہلے ہو۔ یہاں مضاف الیہ پہلے ہے۔

جواب...... یہ قاعدہ عربی عبارت کا ہے فارسی عبارت میں ہر طرح جائز ہے مضاف پہلے ہو یا بعد کو جیسے فن فارسی کے ماہرین کو معلوم ہے۔

سیّدنا دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

لفظ غوثِ اعظم کی طرح لفظ دستگیر بھی آپ کیلئے علمیت کی طرح ہے۔ جملہ عالم آپ کو دستگیر مانتا ہے سوائے وہابیوں، دیوبندیوں اور شرارتی حاسدوں کے۔

اعجوبہ...... آپ سن کر حیران ہوں گے کہ دیوبندی فرقہ کا ایک عام فرد نہیں بلکہ حرم مکہ کا مدرس و مبلغ کعبہ معظمہ کے سامنے بیٹھ کر درس دیتے ہوئے بکتا ہے جسے سن کر زمین پاؤں سے نکل جاتی ہے۔ دروس حرم جلد ا صفحہ ۲۹ میں بکتا ہے کہ وہ (بریلوی) کہتے ہیں کہ ایک دن اللہ تبارک وتعالیٰ اور پیرانِ پیر شیخ عبدالقادر جیلانی جنت میں اکٹھے سیر کر رہے تھے کہ نیچے کیلے کا چھلکا پڑا تھا جس پر سے اللہ میاں کا قدم پھسل گیا حضرت پیران پیر نے اللہ میاں کا ہاتھ پکڑ کر گرنے سے بچالیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا جا آج سے تم دستگیر ہو۔

فقیر اویسی غفرلہ...... ہم تمام وہابیوں، دیوبندیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ یہ حوالہ کسی مستند کتاب میں دِکھاؤ ورنہ جہنم اختیار کرو۔ یہ کتاب حرم کے دروس اور کعبہ کے سامنے۔ اِنا للہ وانا الیہ راجعون

گر ہمیں است دروس و ملا ...... کاروبیاں تمام خواہد شد

دستگیر کا شرعی معنی

ہمارا عقیدہ حدیثِ قدسی کے مطابق یوں ہے کہ بندہ محبوب مانگے خدا تعالیٰ عطا کردے 'ئن سا ء نی الاعطینہ' اور ظاہر ہے غوثِ اعظم نے جو مانگا وہ فوراً ملا۔ ذیل میں چند سائلین کے سوالات ملاحظہ ہوں:۔

شیخ ابوالخیر محمد بن محفوظ نے بغداد میں اپنے مکان واقع باب الازج میں بتاریخ ۳ رجب ۵۹۳ھ بیان کیا کہ میں از شیخ ابوالمسعود بن ابی بکر مسعود بن ابی بکر شیخ محمد بن قائد اوانی، شیخ ابومحمد حسن فارسی، شیخ جمیل، شیخ ابوالقاسم عمر بزاز، شیخ ابوحفص عمر غزال، شیخ خلیل بن احمد صرصری، شیخ ابوالبرکات علی بطائحی، شیخ ابوالفتوح نصر معروف ابن الخضری، شیخ ابوعبداللہ محمد بن الوزیر عون الدین ابوالفتوح عبداللہ بن ہبۃ اللہ، ابوالقاسم علی بن محمد بن الصاحب بغداد میں سیّدنا شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آپ کے مدرسے میں حاضر تھے۔ آپ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک اپنی حاجت طلب کرو میں عطا کروں گا۔ شیخ ابوالسعود نے کہا میں ترکِ اختیار چاہتا ہوں۔ شیخ ابن قائد نے کہا میں مجاہدے کی قوت چاہتا ہوں۔ شیخ بزاز نے کہا میں خوفِ الٰہی چاہتا ہوں۔ شیخ فارسی نے کہا اللہ تعالیٰ کے ساتھ میرا ایک حال تھا جسے میں کھو بیٹھا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ وہی حال پھر وارد ہو جائے۔ شیخ جمیل نے کہا میں حفظ وقت چاہتا ہوں۔ شیخ عمر غزال نے کہا میں علم کی زیادتی چاہتا ہوں۔ شیخ خلیل صرصری نے کہا میں چاہتا ہوں کہ مجھے موت نہ آئے یہاں تک کہ مقامِ قطبیت حاصل کروں۔ شیخ ابوالبرکات نے کہا میں محبتِ الٰہی میں استغراق چاہتا ہوں۔ شیخ ابوالفتوح بن خضری نے کہا میں چاہتا ہوں کہ مجھے قرآن وحدیث حفظ ہو جائے۔ میں نے کہا میں معرفت چاہتا ہوں جس سے موارد ربانیہ اور مواردِ غیر ربانیہ میں تمیز کر سکوں۔ ابوعبداللہ محمد بن الوزیر عون الدین نے کہا میں نائب وزیر بننا چاہتا ہوں۔ ابوالفتوح ہبۃ اللہ نے کہا میں خلیفہ کے گھر اُستاد بننا چاہتا ہوں۔ ابوالقاسم بن الصاحب نے کہا میں خلیفہ کی دربانی چاہتا ہوں۔

تمام کی حاجات سن کر حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا،

كلا نمد هؤلاء من عطاء ربك ط وما كان عطاء ربك محظورا (بنی اسرائیل، ۲۶)

ہر ایک کو ہم مدد دیتے ہیں عطائے ربّ سے اور ربّ کی عطا پر روک نہیں۔

فائدہ...... شیخ ابوالخیر کا بیان ہے کہ اللہ کی قسم سب کو وہی ملا جو انہوں نے طلب کیا تھا میں نے ہر ایک کو اسی حالت میں دیکھا جو وہ چاہتا تھا سوائے شیخ خلیل کے کیوں کہ وہ وقت نہ آیا تھا جس میں ان سے قطبیت کا وعدہ تھا۔ (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۳۰)

فائدہ...... اس میں وہ شیخ ابوالسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں جن کیلئے ایک خبطی پاگل لکھتا ہے کہ وہ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل ہیں حالانکہ انہیں جو ملا حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا۔ دلیل میں وہ خبطی لکھتا ہے کہ شیخ ابوسعود عزلت کی وجہ سے افضل ہو گئے یہ اس کا دھوکہ ہے حضور غوثِ اعظم بھی عزلت کے خواہاں تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو خلق کو فیض پہنچانے کیلئے مامور فرمایا اس لئے آپ نے اس مقام کو نبھایا۔ تفصیل دیکھئے فقیر کی تصنیف تحقیق الاکابر فی قدم الشیخ عبدالقادر۔

ہر زمان و ہر مکان میں دستگیر

حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث قدسی کے صحیح مصداق ہیں اسی سے آپ کی دستگیری زمان و مکان سے مقید نہیں۔ چند واقعات ملاحظہ ہوں:۔

☆ شیخ ابو عمر وعثمان صریفینی اور شیخ ابو محمد عبدالحق حریمی نے بغداد میں ۵۶۹ھ میں بیان کیا کہ ایک شنبہ ۳ ماہ صفر ۵۵۵ھ میں ہم سیّدنا شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آپ کے مدرسے میں حاضر تھے آپ اُٹھے اور نعلین چوبین میں وضوفرمایا اور دو رکعت نماز پڑھی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو زور سے نعرہ مارا اور ایک نعلین لیکر ہوا میں پھینک دی' وہ ہماری نظر سے غائب ہوگئی پھر آپ نے دوسرا نعرہ مارا اور دوسری نعلین شریف ہوا میں پھینک دی، وہ بھی ہماری نظر سے غائب ہوگئی۔ پھر آپ بیٹھ گئے اور کسی کو پوچھنے کی جرأت نہ ہوئی۔ بعدازاں ۲۳ دن کے بعد بلادِ عجم سے قافلہ آیا وہ کہنے لگے کہ ہمارے پاس شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے نذر ہے۔ پس وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا ان سے نذر لے لو۔ انہوں نے ہم کو آدھ سیر ریشم اور خز کے کپڑے اور سونا اور نعلین دیئے جو حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس دن پھینکے تھے۔ ہم نے ان سے دریافت کیا کہ یہ نعلین تمہیں کہاں سے ملیں؟ انہوں نے کہا کہ یک شنبہ ۳ صفر کو ہم چل رہے تھے کہ ناگاہ عرب ہم پر آن پڑے جن کے دوسر گروہ تھے۔ انہوں نے ہمارا مال لوٹ لیا اور ہم میں سے بعض کو قتل کرڈالا اور وہ وادی میں تقسیم کرنے کیلئے اُترے اور ہم کنارہ وادی پر اُترے۔ ہم نے کہا اگر ہم اس وقت شیخ محی الدین کا نام لیں اور بصورت سلامت اپنے مال میں سے آپ کیلئے کچھ نذر مان لیں تو بہتر ہے پس جب ہم نے آپ کا نام لیا تو ہم نے دو نعرے سنے، جن سے جنگل گونج اُٹھا اور ہم نے ان کو خوف زدہ پایا۔ ہم نے گمان کیا کہ دوسرے عرب ان کے پاس آگئے ہیں پس ان میں سے بعض ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے آؤ اپنا مال لے لو اور دیکھو کہ ہم پر ناگاہ کیا مصیبت ٹوٹ پڑی۔ پھر وہ ہم کو اپنے سرگروہوں کے پاس لائے۔ ہم نے ہر دو کو مردہ پایا' ہر ایک کے پاس نعلین چوبیں پانی سے بھیگا ہوا پڑا تھا۔ پس انہوں نے ہمارا مال ہمیں واپس کردیا اور کہا کہ اس کا کوئی بڑا سبب ہے۔ (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۶۷)

☆ بوالمعالی عبدالرحیم بن مظفر بن مہذب قرشی نے بیان کیا کہ حافظ ابو عبداللہ محمد بن محمود بن النجار بغدادی نے بغداد میں ہمیں خبر دی کہ مجھے شیخ عبداللہ جبائی نے لکھا اور میں نے ان کے خط سے نقل کیا کہ میں ہمدان میں اہل دمشق میں سے ایک شخص سے ملا جس کو ظریف کہتے تھے۔اس نے ذکر کیا کہ میں نیشاپور یا کہا خوارزم کے راستے میں بشر قرظی سے ملا اور اس کے ساتھ چودہ اُونٹ شکر سے لدے ہوئے تھے۔اس نے مجھ سے بیان کیا کہ ہم ایک خطرناک جنگل میں اُترے جہاں خوف کے مارے بھائی بھائی کا ساتھ نہ دیتا تھا۔جب ہم نے شروع رات بوجھ لادے تو چار لدے ہوئے اونٹوں کو نہ پایا۔میں نے ہر چند تلاش کیا مگر نہ ملے۔ قافلہ چل دیا اور میں اونٹوں کو ڈھونڈنے کیلئے پیچھے رہ گیا اور شتربان بھی میری خیر خواہی کیلئے میرے ساتھ ٹھہر گیا۔ہم نے اونٹوں کو بہت ڈھونڈا مگر نہ پایا۔جب صبح نمودار ہوئی تو مجھے سیّد شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول یاد آیا کہ اگر تو کسی سختی میں مبتلا ہو تو مجھے پکار وہ سختی جاتی رہے گی۔اس لئے میں نے یوں فریاد کی ، یا شیخ عبدالقادر! میرے اونٹ گم ہو گئے ہیں، یا شیخ عبدالقادر! میرے اونٹ گم ہو گئے ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔پھر مشرق کی طرف جو توجہ کی تو میں نے فجر کی روشنی میں ٹیلے پر ایک شخص کو دیکھا جس پر نہایت سفید کپڑے تھے وہ اپنی آستین سے مجھے اشارہ کر رہا تھا یعنی کہہ رہا تھا کہ ادھر آؤ۔جب ہم ٹیلے پر چڑھے تو وہاں کسی کو نہ پایا۔پھر ہم نے چاروں اونٹ ٹیلے کے نیچے بیٹھے دیکھے۔وہ ہم نے پکڑ لئے اور قافلے سے جا ملے۔

☆ ابوالمعالی کا قول ہے کہ پھر میں شیخ ابوالحسن علی خباز کے پاس آیا اور اس سے یہ ماجرا کہہ سنایا۔اس نے کہا کہ میں نے شیخ ابوالقاسم عمر بزاز کو سنا کہ کہتے تھے کہ میں نے سیّدنا شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ فرماتے تھے جس نے کسی مصیبت میں مجھ سے فریاد کی وہ مصیبت دُور ہو گئی۔جس نے کسی سختی میں میرا نام پکارا وہ سختی جاتی رہی۔جس نے کسی حاجت میں اللہ کی طرف میرا وسیلہ پکڑا وہ حاجت پوری ہو گی اور جو شخص دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۂ اخلاص گیارہ گیارہ بار پڑھے پھر سلام پھیر کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دُرود وسلام بھیجے اور میرا نام لے اور اپنی حاجت بیان کرے خدا کے حکم سے وہ حاجت پوری ہو جاتی ہے۔ (بہجہ، صفحہ ۱۰۲)

ایک روز شیخ صدقہ بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خانقاہ میں آئے اور بیٹھ گئے اور دوسرے مشائخ بھی حضرت کی آمد کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جب حضرت نکلے تو کرسی پر رونق افروز ہوئے اور کچھ کلام نہ فرمایا اور نہ قاری کو حکم دیا کہ کوئی آیت پڑھے۔ مگر لوگوں میں بڑا وجد پیدا ہوا۔ شیخ صدقہ نے اپنے جی میں کہا، حضرت نے کچھ کلام نہیں فرمایا اور نہ قاری نے کچھ پڑھا یہ وجد کہاں سے ہے۔ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شیخ کی طرف نگاہ کی اور فرمایا میرا ایک مرید بیت المقدس سے یہاں تک ایک قدم میں آیا ہے اور اس نے میرے ہاتھ پر توبہ کی ہے۔ حاضرین مجلس تمام اس کی ضیافت میں ہیں۔ شیخ نے دل میں کہا جس کا ایک قدم بیت المقدس سے بغداد تک ہو وہ کس بات سے توبہ کرتا ہے اور اسے پیر کی کیا ضرورت ہے۔ حضرت نے شیخ کی طرف توجہ کی فرمایا وہ جو ہوا میں اُڑتا ہے توبہ کرتا ہے کہ پھر ایسا نہ کرے گا اور وہ محتاج ہے اس بات کا کہ میں اسے محبتِ الٰہی کا طریقہ سکھاؤں۔ پھر حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میری تلوار میان سے کھچی ہوئی ہے، میری کمان پر چلّہ چڑھا ہوا ہے، میرے سوفار ترکش میں رکھے ہوئے ہیں، میرے تیر نشانہ پر پہنچنے والے ہیں، میرا نیزہ خطا نہیں کرتا میرے گھوڑے پر زین کسا ہوا ہے، میں اللہ کی آتش سوزاں ہوں، میں احوال کا سلب کرنے والا ہوں، میں بحرِ بے کنار ہوں، میں اپنے وقت کا رہنما ہوں، میں اپنے غیر میں کلام کرنے والا ہوں، میں محفوظ ہوں، میں ملحوظ ہوں۔ اے روزہ دارو! اے رات کے جاگنے والو! اے پہاڑوں میں رہنے والو پست ہوں تمہارے پہاڑ۔ اے صومعہ نشینو! منہدم ہوں تمہارے صومعے۔ اللہ کے امر کی طرف آؤ' میں اللہ کا امر ہوں۔ اے رستہ چلنے والو! اے مردو! اے پہلوانو! اے لڑکو! آؤ اور اس سمندر سے فیض لو جس کا کنارہ نہیں۔ (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۲۱)

خلاصہ یہ ہے کہ حضور غوثِ اعظم سیّدنا محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مریدین و معتقدین و محبین کی مدد کیلئے خواہ نزدیک ہوں یا دور ہر وقت تیار ہیں اسی واسطے سلسلہ قادریہ میں وظیفہ 'یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاءللہ' معمول ہے۔

فائدہ...... حضرت مرزا مظہر جانجاناں شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ (آپ ہند و پاک کے تمام نقشبندیوں کے پیران پیر ہیں ان کا حوالہ متعصب نقشبندی کیلئے نہایت مفید ہے۔ اویسی غفرلہ) اپنے مکتوبات میں اپنا تجربہ بدیں الفاظ بیان فرماتے ہیں:۔

(ترجمہ) حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توجہ والتفات بہت ہے اور یہ سب کو معلوم ہے کوئی بھی کسی سلسلہ کا بھی ہو آپ کی توجہ سب پر ہے ایسے ہی سیّدنا شہ نقشبند کو اپنے معتقدوں پر توجہ ہے نقشبندیوں کا طریقہ ہے کہ وہ جہاں بھی ہوں اپنے امور حضرت خواجہ کو سپرد کرتے ہیں غیبی طریقہ سے انہیں مدد پہنچتی ہے۔ اس قسم کی بیشمار حکایات ہیں۔ (کلمات طیبات مطبوعہ مجتبائی دہلی صفحہ ۸۳)

یونہی سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مزار کے زائرین پر خصوصی شفقت فرماتے ہیں یونہی حضرت شیخ جلال پانی پتی بھی عنایت فرماتے ہیں۔

فقط والسلام

واللہ ورسولہ الاعلیٰ بالصواب

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری ابوالصالح **محمد فیض احمد** اویسی غفرلہ

بہاول پور۔ پاکستان۔ ۲۳ جمادی الاوّل ۱۴۱۹ھ